www.alahazratnetwork.org

وَمِنْ سُوْرَةِ سَأَلَ سَائِلٌ

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلٰى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ۔

تفسیر سورۂ سأل سائل

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قول "کالمھل" کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ یہ زیتون کے تلچھٹ تیل کی طرح ہے جب اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي أَبُو الْوَلِيْدِ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَآهُمْ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِيْنَ إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولٰٓئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهُ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا

تفسیر سورۂ جن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جنوں پر کچھ پڑھا اور نہ ہی ان کو دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ ادھر شیطانوں اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہو گئی ان پر ٹوٹنے والے ستارے (شہاب) بھیجے گئے شیطان اپنی قوم کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا۔ کہنے لگے ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا اور ہم پر ٹوٹنے والے ستارے بھیجے گئے کہنے لگے اس رکاوٹ کا سبب یقیناً کوئی نیا واقعہ ہے لہٰذا زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہو گئی۔ راوی فرماتے ہیں پھر وہ مشارق و مغارب میں چل پڑے اور ان میں سے ایک گروہ تہامہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا۔ آپ کھجور کے نخلستان میں تھے اور بازار عکاظ کی طرف جانے کا ارادہ تھا آپ صحابہ کرام کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے جب شیطانوں نے قرآن سنا تو کہنے لگے "اللہ کی قسم! یہی تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہے" راوی فرماتے ہیں شیطان وہاں سے ہی اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے اور کہا اے قوم! ہم نے عجیب قرآن سنا جو راہ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور ہم کبھی

يا قومنا انا سمعنا قرانا عجبا يهدي الى الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا فانزل الله تبارك وتعالى على نبيه صلى الله عليه وسلم قل اوحي الي انه استمع نفر من الجن وانما اوحي اليه قول الجن وبهذا الاسناد عن ابن عباس قال قول الجن لقومهم لما قام عبد الله يدعوه كادوا يكونون عليه لبدا قال لما راوه يصلي واصحابه يصلون بصلوته ويسجدون بسجوده قال تعجبوا من طواعية اصحابه له قالوا لقومهم لما قام عبد الله يدعوه كادوا يكونون عليه لبدا هذا حديث حسن صحيح۔

۱۲۵۰۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا اسرائيل نا ابو اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان الجن يصعدون الى السماء يستمعون الوحي فاذا سمعوا الكلمة زادوا فيها تسعا فاما الكلمة فتكون حقا واما ما زادوه فيكون باطلا فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم منعوا مقاعدهم فذكروا ذلك لابليس ولم تكن النجوم يرمى بها قبل ذلك فقال لهم ابليس ما هذا الا من امر قد حدث في الارض فبعث جنوده فوجدوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما يصلي بين جبلين اراه قال بمكة فلقوه فاخبروه فقال هذا الحدث الذي حدث في الارض هذا حديث حسن صحيح۔

ومن سورة المدثر

۱۲۵۱۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اس پر اللہ تعالٰی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی "قل اوحی الی" الخ [1] اسی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ فرماتے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ صحابہ کرام آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ کے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں تو انہیں صحابہ کرام کی اس عظیم اطاعت پر تعجب ہوا تو اپنی قوم سے کہا "لما قام عبد اللہ یدعوہ" الخ [2] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں جن، آسمانوں کی طرف چڑھتے اور نہایت غور سے وحی سنتے ایک کلمہ سنتے تو اس کے ساتھ نو کلمے اپنی طرف سے ملاتے۔ ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل ہوتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا جنوں نے ابلیس سے ذکر کیا اور اس سے پہلے انہیں ستاروں سے نہیں مارا جاتا تھا۔ ابلیس نے کہا ضرور زمین میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا جس کی وجہ سے یہ رکاوٹ ہوئی چنانچہ اس نے اپنا لشکر بھیجا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑوں کے درمیان نماز پڑھتے ہوئے پایا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے مکہ میں دیکھا پھر اس لشکر نے ابلیس سے ملاقات کر کے یہ بات اسے بتائی اس نے کہا یہی وہ نئی بات ہے جو زمین میں پیدا ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ مدثر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ انقطاع وحی کا ذکر فرما رہے تھے آپ نے فرمایا میں

[1] تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا۔ [2] جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں۔

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ إِلَى قَوْلِهِ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيْضًا۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوِي بِهِ كَذٰلِكَ أَبَدًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَقَدْ رُوِيَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْقُوفٌ۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غُلِبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَا غُلِبُوا قَالَ سَأَلَهُمْ يَهُودُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوا قَالَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا قَالَ أَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالُوا لَا نَعْلَمُ حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا لٰكِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوا أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً عَلَيَّ بِأَعْدَاءِ اللّٰهِ إِنِّي سَائِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَ

چل رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ میں اس کے رعب سے خوف زدہ ہو گیا واپس لوٹا اور کہا مجھے کپڑا اوڑھاؤ (دو مرتبہ فرمایا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایھا المدثر قم فانذر[1] الخ" یہ فرضیت نماز سے پہلے کا واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے یحیی بن ابی کثیر نے بھی اسے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صعود" آگ کا ایک پہاڑ ہے (جہنمیوں کو) اس پر ستر سال تک چڑھایا جائے گا پھر اتنی مدت اس سے گرایا جائے گا، یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اس کا کچھ حصہ موقوفاً مروی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کچھ یہودیوں نے چند صحابہ کرام سے کہا کیا تمہارے نبی جہنم کے داروغوں کی تعداد جانتے ہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر نہیں جانتے ایک شخص نے آکر عرض کیا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آج آپ کے صحابہ کرام مغلوب ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کیسے؟ اس نے کہا یہودیوں نے پوچھا کہ تمہارے نبی کو جہنم کے داروغوں کی تعداد معلوم ہے؟ آپ نے فرمایا پھر انہوں نے کیا جواب دیا؟ اس نے کہا انہوں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے جب تک کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لیں۔ آپ نے فرمایا کیا وہ قوم ہار جاتی ہے جس سے ایسی بات پوچھی جائے جو وہ نہ جانتا ہو اور لاعلمی کا اظہار کر دے کہہ دے خود یہودیوں

[1] اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

www.alahazratnetwork.org

هي الدرمك فتناجوا قالوا يا ابا القاسم كم عدد خزنة جهنم قال هكذا وهكذا في مرة عشرة وفي مرة تسع قالوا نعم قال لهم النبي صلى الله عليه وسلم ما تربة الجنة قال فسكتوا هنيهة ثم قالوا اخبزة يا ابا القاسم فقال النبي صلى الله عليه وسلم الخبز من الدرمك هذا حديث انما نعرفه من هذا الوجه من حديث مجالد -

۱۲۵۴ - حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا زيد بن حباب انا سهيل بن عبد الله القطعي وهو اخو حزم بن ابي حزم القطعي عن ثابت عن انس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال في هذه الاية هو اهل التقوى واهل المغفرة قال قال الله تبارك وتعالى انا اهل ان اتقى فمن اتقاني فلم يجعل معي الها فانا اهل ان اغفر له هذا حديث حسن غريب وسهيل ليس بالقوي في الحديث وقد تفرد سهيل بهذا الحديث عن ثابت .

نے اپنے نبی سے سوال کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کو ظاہر اً دکھاؤ۔ ان اللہ کے دشمنوں کو میرے پاس لاؤ میں ان سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھوں اور وہ میدہ ہے وہ آئے تو کہنے لگے اے ابوالقاسم! جہنم کے داروغے کتنے ہیں؟ آپ نے اتنے اتنے ایک مرتبہ دس اور ایک مرتبہ نو فرمایا کہنے لگے ہاں ٹھیک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا جنت کی مٹی کیا ہے؟ راوی فرماتے ہیں وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا اے ابوالقاسم! روٹی ہے" رسول اللہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت "ھو اھل التقوی واھل المغفرۃ"[1] کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا خدا نہ بنایا تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اسے بخش دوں۔ یہ حدیث غریب ہے سہیل احادیث میں قوی نہیں ثابت سے روایت کرنے میں یہ منفرد ہیں۔

ومن سورة القيامة

۱۲۵۵ - حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن موسى بن ابي عائشة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نزل عليه القران يحرك به لسانه يريد ان يحفظه فانزل الله تبارك وتعالى لا تحرك به لسانك لتعجل به قال فكان يحرك به شفتيه وحرك سفيان شفتيه هذا حديث حسن صحيح قال علي بن المديني قال يحيى بن سعيد القطان كان سفيان الثوري يحسن الثناء

تفسیر سورۃ قیامۃ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت زبان مبارک کو حرکت دیتے تاکہ اسے یاد رکھ سکیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "لاتحرك به لسانك"[2] الخ راوی کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہونٹوں کو ہلاتے اور سفیان نے اپنے ہونٹ ہلا کر بتایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے علی بن مدینی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری، موسیٰ بن ابی عائشہ کی اچھی تعریف کرتے تھے۔

---

[1] ڈرنے کے لائق وہی ہے اور مغفرت فرمانا (بھی) اسی کی شان ہے۔

[2] تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

www.alahazratnetwork.org

عَلٰی مُوسَی بْنِ عَائِشَۃَ خَیْرًا

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنِیْ شَبَابَۃُ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ ثُوَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً لَمَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی جِنَانِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَخَدَمِہٖ وَسُرُرِہٖ مَسِیْرَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ وَاَکْرَمُھُمْ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی وَجْھِہٖ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ[1] ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ مِثْلَ ھٰذَا مَرْفُوْعًا وَرَوٰی عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ اَبْجَرَ عَنْ ثُوَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَہٗ وَلَمْ یَرْفَعْہُ وَرَوَی الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ ثُوَیْرٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَہٗ وَلَمْ یَرْفَعْہُ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَکَرَ فِیْہِ عَنْ مُجَاھِدٍ غَیْرَ الثَّوْرِیِّ

وَمِنْ سُوْرَۃِ عَبَسَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاُمَوِیُّ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ قَالَ ھٰذَا مَا عَرَضْنَا عَلٰی ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلّٰی فِی ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ الْاَعْمٰی اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرْشِدْنِیْ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِکِیْنَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرِضُ عَنْہُ وَیُقْبِلُ عَلَی الْاٰخَرِ وَیَقُوْلُ اَتَرٰی بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَیَقُوْلُ لَا فَفِیْ ھٰذَا اُنْزِلَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوٰی بَعْضُھُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ادنیٰ درجے کا جنتی اپنے باغات، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہوگا جو صبح وشام دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوگا۔" اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ"[1] یہ حدیث غریب ہے متعدد افراد نے اسرائیل سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ عبدالملک بن ابجر نے بواسطہ ثویر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوف حدیث روایت کی اشجعی نے بھی بواسطہ سفیان، ثویر اور مجاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوفاً روایت کیا۔ مجاہد سے صرف سفیان ثوری نے بیان کیا ہے۔

تفسیر سورۂ عبس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "عبس وتولیٰ" حضرت ابن مکتوم نابینا رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! مجھے ہدایت فرمائیے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کا ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے منہ پھیر کر دوسری طرف ہوگئے اور فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس میں حرج سمجھتے ہو۔ اس نے کہا نہیں اس موقعہ پر یہ سورت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ، حضرت عروہ سے روایت کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا "عبس وتولیٰ" حضرت ابن مکتوم

[1] کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

www.alahazratnetwork.org

هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلّٰی فِی ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا ثَابِتُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَاَةٌ اَیُبْصِرُ اَوْ یَرٰی بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ یَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنْ عَبْدِ الْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیِّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ یَزِیْدَ الصَّنْعَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ كَاَنَّهٗ رَاْیُ عَیْنٍ فَلْیَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

وَمِنْ سُوْرَةِ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِیْمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِیْئَةً نُكِتَتْ فِیْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِیْدَ فِیْهَا حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ

کے بارے میں نازل ہوئی۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ شدہ اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کیا ایک دوسرے کے ستر کو بھی دیکھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں عورت! "لکل امری منھم یومئذ شان یغنیہ"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

تفسیر سورۂ اذا الشمس کورت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کو اس طرح دیکھنا پسند کرتا ہو جیسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے وہ سورہ "اذا الشمس کورت" "اذا السماء انفطرت" اور "اذا السماء انشقت" پڑھے

تفسیر سورۂ مطففین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بنا دیا جاتا ہے جب گناہ سے باز آتا ہے معافی چاہتا اور توبہ کرتا ہے اس کا دل صیقل کر دیا جاتا ہے اگر دوبارہ گناہ کرے تو یہ نقطہ بڑھا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے اور یہی "ران"

---

[1] ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے وہی اسے بس ہے۔

مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۶۱ - حدثنا يحيى بن درست البصري نا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال حماد هو عندنا مرفوع يوم يقوم الناس لرب العلمين قال يقومون في الرشح الى انصاف اذانهم۔

۱۲۶۲ - حدثنا هناد نا عيسى بن يونس عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم يوم يقوم الناس لرب العلمين قال يقوم احدهم في الرشح الى انصاف اذنيه هذا حديث حسن صحيح وفيه عن ابي هريرة۔

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

۱۲۶۳ - حدثنا عبد بن حميد انا عبيد الله بن موسى عن عثمان بن الاسود عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من نوقش الحساب هلك قلت يا رسول الله ان الله تبارك وتعالى يقول فاما من اوتي كتابه بيمينه الى قوله يسيرا قال ذلك العرض هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن ابان وغير واحد قالوا انا عبد الوهاب الثقفي عن ايوب عن ابن ابي مليكة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

۱۲۶۴ - حدثنا محمد بن عبيد الحمداني نا علي بن ابي بكر عن همام عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حوسب عذب هذا حديث غريب من حديث

ہے جس کا اللہ تعالےٰ نے ذکر فرمایا کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (حماد کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ مرفوع ہے) "یوم یقوم الناس لرب العالمین[2]" کے متعلق فرماتے ہیں۔ وہ نصف کانوں تک پسینے میں غرق ہو کر کھڑے ہوں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم یقوم الناس لرب العالمین" کے متعلق فرمایا ان میں سے کوئی نصف کانوں تک پسینے میں ڈوبا ہوا کھڑا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

تفسیر سورۃ انشقاق

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس حساب میں چھان پھٹک کی گئی وہ ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" فاما من اوتی کتابہ بیمینہ[3] الخ آپ نے فرمایا یہ تو اعمال کا پیش کرنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کئی دوسرے حضرات نے بیان کیا کہتے ہیں ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بواسطہ ایوب اور ابن ابی ملیکہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا۔ یہ حدیث بواسطہ قتادہ حضرت انس کی روایت سے غریب ہے ہم بواسطہ قتادہ حضرت

---

[1] کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کی کمائیوں نے زنگ چڑھا دیا ہے [2] جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے [3] تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے عنقریب آسان حساب لیا جائے گا۔

www.alahazratnetwork.org

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

انس کی روایت سے اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ

تفسیر سورۂ بروج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یوم موعود" قیامت کا دن ہے، "یوم مشہود" سے عرفہ کا دن مراد ہے اور مشاہد، جمعہ کا دن ہے سورج اس سے اچھے دن پر طلوع و غروب نہیں ہوا اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں مومن کی دعائے خیر اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور وہ جس چیز سے پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ، حدیث میں ضعیف ہیں یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کیا ہے شعبہ، سفیان ثوری اور کئی دوسرے ائمہ نے اسے موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کیا ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

علی بن حجر نے بواسطہ قران بن تمام اسدی موسیٰ بن عبیدہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ موسیٰ بن عبیدہ ربذی کی کنیت ابو عبدالعزیز ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم عصر کی نماز پڑھتے تو اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے گویا کہ کلام فرما رہے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ عصر کی نماز پڑھ کر ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں آپ نے فرمایا ایک نبی کو

صلى الله عليه وسلم إذا صلى العصر همس و
الهمس في قول بعضهم تحرك شفتيه كأنه يتكلم
فقيل له إنك يا رسول الله إذا صليت العصر
همست قال إن نبيا من الأنبياء كان أعجب
بأمته فقال من يقوم لهؤلاء فأوحى الله إليه
أن خيرهم بين أن أنتقم منهم وبين أن
أسلط عليهم عدوهم فاختاروا النقمة فسلط
عليهم الموت فمات منهم في يوم سبعون ألفا
قال وكان إذا حدث بهذا الحديث حدث
بهذا الحديث الآخر قال وكان ملك من
الملوك وكان لذلك الملك كاهن يكهن
له فقال الكاهن انظروا لي غلاما فهما أو قال
فطنا لقنا فأعلمه علمي هذا فإني أخاف أن أموت
فينقطع منكم هذا العلم ولا يكون فيكم من
يعلمه قال فنظروا له على ما وصف فأمروه أن
يحضر ذلك الكاهن وأن يختلف إليه فجعل
يختلف إليه وكان على طريق الغلام راهب
في صومعة قال معمر أحسب أن أصحاب الصوامع
كانوا يومئذ مسلمين قال فجعل الغلام يسأل
ذلك الراهب كلما مر به فلم يزل به حتى
أخبره فقال إنما أعبد الله قال فجعل الغلام
يمكث عند الراهب ويبطئ عن الكاهن فأرسل
الكاهن إلى أهل الغلام أنه لا يكاد يحضرني
فأخبر الغلام الراهب بذلك فقال له الراهب
إذا قال لك الكاهن أين كنت فقل عند
أهلي وإذا قال لك أهلك أين كنت فأخبرهم
أنك كنت عند الكاهن قال فبينما الغلام
على ذلك إذ مر بجماعة من الناس
كثير قد حبستهم دابة فقال بعضهم

اپنی امت سے بہت محبت تھی۔ انہوں نے فرمایا ان کا مقابلہ
کون کرے گا اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انہیں دو باتوں میں سے
ایک کا اختیار دیں یا تو میں خود ان سے بدلہ لوں یا ان پر دشمن
مسلط کر دوں۔ انہوں نے (اللہ تعالیٰ کے) بدلہ لینے کو اختیار
کیا تو ان پر موت مسلط کی گئی چنانچہ ایک دن میں ان میں سے
ستر ہزار کی موت واقع ہوئی۔ راوی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث
بیان کرتے تو ساتھ ہی دوسری حدیث بھی بیان کرتے کہ ایک
بادشاہ کے پاس ایک کاہن تھا جو اسے پوشیدہ باتیں بتایا کرتا
(ایک مرتبہ) کاہن نے کہا میرے لیے ایک سمجھ دار ذہین لڑکا تلاش
کرو جس کو میں اپنا علم سکھاؤں۔ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ میرے
مرنے کے بعد کہیں یہ علم تم سے منقطع نہ ہو جائے اور تم میں
کوئی سکھانے والا نہ ہو۔ انہوں نے اس کی بتائی ہوئی صفات
کے مطابق لڑکا تلاش کیا اور اسے اس کے پاس آنے جانے کو
کہا۔ اس نے کاہن کے پاس آنا جانا شروع کر دیا راستے
میں ایک پادری کا عبادت خانہ تھا۔ معمر کہتے ہیں میرا خیال ہے
ان دنوں گرجے والے مسلمان ہوتے تھے۔ لڑکا اس پادری
کے پاس سے گزرتا تو پوچھا کرتا تھا حتیٰ کہ پادری نے کہا میں
عبادت کرتا ہوں۔ لڑکا اس پادری کے پاس ٹھہرتے اور
کاہن کے پاس جانے میں دیر کرنے لگا۔ کاہن نے لڑکے
کے والدین کے پاس پیغام بھیجا کہ اب وہ بہت کم حاضر ہوتا
ہے لڑکے نے راہب کو بتایا تو اس نے کہا کاہن تم سے پوچھے
کہ کہاں تھے تو کہو گھر والوں کے پاس تھا گھر والے پوچھیں کہ کہاں
تھے تو کہو کاہن کے پاس تھا۔ لڑکا اس طریقہ پر تھا کہ ایک دن وہ
ایک بڑی جماعت کے پاس سے گزرا انہیں ایک جانور نے گھیر
رکھا تھا بعض کہتے ہیں کہ شیر تھا۔ لڑکے نے پتھر لیا اور کہا اے اللہ
اگر راہب سچ کہتا ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس جانور
کو ہلاک کر دے یہ کہہ کر پتھر پھینکا اور جانور کو مار ڈالا۔ لوگوں
نے کہا اسے کس نے ہلاک کیا ہے؟ (دیکھنے والے) لوگوں
نے جواب دیا "اس لڑکے نے" اس سے وہ سب گھبرا گئے

www.alahazratnetwork.org

إِنْ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ أَسَدًا قَالَ فَأَخَذَ الْغُلَامُ
حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا
فَأَسْأَلُكَ أَنْ أَقْتُلَهَا ثُمَّ رَمَى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ
النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوا
قَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ أَحَدٌ
قَالَ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى فَقَالَ لَهُ إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ
بَصَرِي فَلَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا أُرِيدُ مِنْكَ
هَذَا وَلَكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعَ إِلَيْكَ بَصَرُكَ أَتُؤْمِنُ
بِالَّذِي رَدَّهُ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ
فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهُ فَآمَنَ الْأَعْمَى فَبَلَغَ الْمَلِكَ أَمْرُهُمْ
فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَالَ لَأَقْتُلَنَّ كُلَّ
وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ فَأَمَرَ
بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَعْمَى فَوُضِعَ
الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ وَقَتَلَ الْآخَرَ
بِقِتْلَةٍ أُخْرَى ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوا بِهِ
إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَأَلْقُوهُ مِنْ رَأْسِهِ فَانْطَلَقُوا
بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا بِهِ إِلَى ذَلِكَ
الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادُوا أَنْ يُلْقُوهُ مِنْهُ جَعَلُوا
يَتَهَافَتُونَ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّوْنَ حَتَّى
لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَرَ بِهِ
الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُونَهُ فِيهِ
فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللَّهُ الَّذِينَ كَانُوا
مَعَهُ وَأَنْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَا
تَقْتُلُنِي حَتَّى تَصْلُبَنِي وَتَرْمِيَنِي وَتَقُولَ إِذَا رَمَيْتَنِي
بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ وَ
فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا
الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى صُدْغِهِ
حِينَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ أُنَاسٌ لَقَدْ عَلِمَ
هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهُ أَحَدٌ فَإِنَّا نُؤْمِنُ

کہ اس لڑکے نے ایسا علم سیکھا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا۔ ایک
نابینا شخص نے سنا تو کہا اگر تو میری بینائی لوٹا دے تو میں تجھے
یہ چیزیں دوں گا۔ اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں البتہ یہ بتاؤ
اگر تمہاری بینائی لوٹ آئے تو اس ذات پر ایمان لے آؤ گے
جس نے تمہاری ۔ بینائی واپس لوٹائی اس نے کہا ہاں "لڑکے
نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ
نے اس نابینا کی بینائی واپس کر دی چنانچہ وہ ایمان لے آیا۔ بادشاہ
کو پتہ چلا تو اس نے انہیں لانے کا حکم دے دیا چنانچہ وہ لائے گئے
بادشاہ نے کہا میں تم میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ طریقہ سے
قتل کروں گا۔ راہب اور نابینا کے قتل کا حکم دیا ایک کے
سر پر آرا رکھوایا اور اسے قتل کر دیا دوسرے کو دوسرے طریقے
سے ختم کیا۔ پھر غلام کو لانے کا حکم دیا اور کہا اسے لے جا کر
پہاڑ کی چوٹی پر سے گرا دو۔ وہ پہاڑ پر لے کر پہنچے گرانے کا ارادہ
کیا تو خود ہی گرنے لگے۔ یہاں تک کہ ان میں سے صرف وہی لڑکا
باقی رہا وہ واپس آگیا بادشاہ نے کہا اسے لے جا کر سمندر میں ڈال
دو۔ سمندر کی طرف لے جایا گیا تو (اب بھی) ساتھ جانے والے
ڈوب گئے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی۔ لڑکے نے بادشاہ
سے کہا تم مجھے صرف اسی صورت میں قتل کر سکتے ہو کہ مجھے سولی
پر چڑھا کر تیر مارو اور ساتھ ہی یہ کلمات کہو (اس لڑکے کے رب
کے نام پر (تیر مارتا ہوں) بادشاہ کے حکم سے اسے سولی پر چڑھایا
گیا اور یہی کلمات کہتے ہوئے تیر پھینکا گیا جس وقت اسے تیر لگا
اس نے اپنا ہاتھ کنپٹی پر رکھا اور شہید ہو گیا لوگ کہنے لگے اس لڑکے
نے ایسے علم حاصل کیا جو کسی نے نہیں سیکھا لہٰذا ہم بھی اس کے
رب پر ایمان لاتے ہیں۔ بادشاہ سے کہا گیا پہلے تو صرف تین
آدمیوں کی مخالفت سے خوف زدہ تھا اب یہ تمام لوگ تیرے
مخالف ہیں چنانچہ اس نے ایک بہت بڑا گڑھا کھود کر اس میں
لکڑیاں جمع کرائیں اور آگ لگائی لوگوں کو جمع کیا
اور اعلان کیا جو شخص اپنا دین ترک کر دے گا
اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہیں پھیرے گا

www.alahazratnetwork.org

بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقُتِلَ بِذٰلِكَ اَجْزَعْتَ اَنْ تُقْتَلَ ثَلَاثَةٌ بَعْدَ الْعَالِمِ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوكَ قَالَ فَخُدَّ اُخْدُوْدًا ثُمَّ اَلْقَى فِيهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ اَلْقَيْنَاهُ فِي هٰذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيْهِمْ فِيْ تِلْكَ الْاُخْدُوْدِ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْهِ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ حَتّٰى بَلَغَ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ قَالَ فَاَمَّا الْغُلَامُ فَاِنَّهٗ دُفِنَ قَالَ فَيُذْكَرُ اَنَّهٗ اُخْرِجَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاِصْبَعُهٗ عَلٰى صُدْغِهٖ كَمَا وَضَعَهَا حِيْنَ قُتِلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

اسے آگ میں ڈالیں گے چنانچہ اس نے لوگوں کو اس گڑھے میں ڈالنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ (اسی کے بارے میں) فرمایا ہے۔ "قتل اصحاب الاخدود[1] الخ" لڑکا دفن کر دیا گیا راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں نکالا گیا تو اس کی انگلی کنپٹی پر تھی جہاں اس نے بوقت شہادت رکھی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تفسیر سورۂ غاشیہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ کلمہ توحید" لا الہ الا اللہ" نہ کہہ دیں۔ پس جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور مال بچا لیا البتہ دین کا حق باقی ہے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر پڑھا "انما انت مذکر[2] الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عِصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وِتْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ

تفسیر سورہ فجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "شفع" اور "وتر" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ نماز ہے بعض جفت اور بعض طاق رکعات ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف قتادہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ خالد بن قیس نے بھی اسے قتادہ

[1] خندقوں والے ہلاک ہوئے [2] تم تو بس نصیحت سنانے والے ہو۔

www.alahazratnetwork.org

حَدِيثِ قَتَادَةَ وَقَدْ رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ اَيْضًا عَنْ قَتَادَةَ .

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

۱۲۶۹- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيْزٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهِ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ النِّسَآءَ فَقَالَ اِلٰى مَا يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلٰى مَا يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَمِنْ سُوْرَةِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

۱۲۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيْعِ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَجَلَسْنَا مَعَهٗ وَمَعَهٗ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَآءِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلشَّقَآءِ قَالَ بَلِ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ مُيَسَّرٌ

سے روایت کیا ہے۔

تفسیر سورۂ والشمس وضحٰھا

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹنی اور اس کو زخمی کرنے والوں کا ذکر سنا آپ نے فرمایا اذا انبعث اشقٰھا الخ اس کے ہلاک کرنے کو ایک خبیث شریر اٹھا جو اپنی قوم میں ابوزمعہ کی طرح باوقار اور دبدبہ والا تھا۔ فرماتے ہیں پھر آپ نے عورتوں کا ذکر کیا اور فرمایا تم میں سے کوئی کیا ارادہ کرتا ہے جب وہ اپنی بیوی کو غلام کی طرح درے مارتا ہے شاید کہ وہ اسی شام اس سے ہم بستر ہو۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گوز کی آواز پر ہنسنے سے متعلق نصیحت فرمائی آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات سے کیوں ہنستا ہے جسے وہ خود کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ واللیل اذا یغشٰی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر بیٹھے ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے سر انور آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ہر پیدا ہونے والے کا ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کرلیں ہم میں سے جو خوش بخت ہوگا وہ اعمال سعادت کرے گا اور جو بدبخت ہوگا بدبختی کے اعمال کرے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ عمل کرو ہر ایک کے لیے آسانی رکھی گئی۔ جو نیک بخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے سعادت کا عمل آسان کردیا گیا اور جو بدبخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے

لے یعنی اس کا سبب ہے بدبخت الخ ۱۲

www.alahazratnetwork.org

لِلسَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهٗ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى

۱۲۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَدَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ قَالَ وَاَبْطَأَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ.

وَمِنْ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ

۱۲۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ اَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشَرَحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَا يَعْنِيْ قَالَ اِلٰى اَسْفَلِ بَطْنِيْ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِيْدَ

بد بختی کا عمل آسان کر دیا گیا اس کے بعد آپ نے پڑھا "فاما من اعطی"[1] الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ والضحی

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ کی انگلی مبارک سے خون بہہ نکلا تو آپ نے فرمایا "تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوئی اور یہ تکلیف تجھے اللہ ہی کے راستے میں پہنچی" راوی فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام کے آپ کے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی تو مشرکین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ما: ودعک ربک وما قلی[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اسے اسود بن قیس سے روایت کیا ہے۔

تفسیر سورہ الم نشرح

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بیت اللہ شریف کے پاس بیداری اور سونے کے درمیان تھا کہ ایک کہنے والے سے سنا کہہ رہا تھا تین میں سے ایک ہیں، پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا۔ اس میں آب زمزم تھا۔ پھر میرا سینہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا گیا قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کہاں تک انہوں نے فرمایا پیٹ کے نچلے حصے تک چاک کیا۔ قلب اقدس نکالا گیا اسے آب زمزم سے دھویا گیا اور اپنی جگہ رکھ دیا گیا پھر اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ اس حدیث میں ایک

[1] جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی چیز کی تصدیق کی تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کریں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی چیز کو جھٹلایا تو ہم بہت جلد اسے دشواری مہیا کر دیں گے۔ [2] کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيْمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ.

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالتِّيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا بَدَوِيًّا أَعْرَابِيًّا يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَرْوِيْهِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَقَرَأَ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ إِنَّمَا يُرْوٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ هٰذَا الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَا يُسَمّٰى.

سُوْرَةُ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَأَطَأَنَّ عَلٰى عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَأَخَذَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عِيَانًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَجَاءَ أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهُ فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرُ مِنِّيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

تفسیر سورۂ والتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، جو آدمی سورۂ "والتین والزیتون" "الیس اللہ باحکم الحاکمین"[1] (یعنی مکمل) پڑھے اسے یہ کہنا چاہیئے "بلی وانا علی ذلک من الشاھدین"[2] یہ حدیث اس سند کے ساتھ اعرابی کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس اعرابی کا نام نہیں لیا گیا۔

تفسیر سورہ اقراء باسم ربک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "سندع الزبانیہ"[3] کے متعلق روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا اگر میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کی گردن روند ڈالوں گا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اگر وہ ایسا کرتا تو فرشتے اسے کھلم کھلا پکڑ تے" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل آگیا اس نے تین بار کہا کیا میں نے تمہیں اس سے نہیں روکا نماز سے فراغت پر آپ نے اسے جھڑکا تو ابوجہل کہنے لگا تمہیں معلوم ہے کہ یہاں (مکہ مکرمہ) میں کوئی مجلس میری مجلس سے بڑی نہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "فلیدع نادیہ سندع الزبانیہ"[4] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اگر وہ اپنی مجلس طلب کرتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے

[1] انجیر کی قسم اور زیتون، اور طور سینا اور اس امان والے شہر کی قسم ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ انہیں بے حد ثواب ہے تو اب کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں۔ [2] ہاں کیوں نہیں اور میں اس پر گواہوں سے ہوں [3] ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں [4] اب پکارے اپنی مجلس کو ہم ابھی سپاہیوں کو بلاتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاؤُدَ الطَّيَالِسِىُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِىُّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِىٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِىْ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَاِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِىَ بَنِىْ اُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِىْ نَهْرًا فِى الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْ اُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَاِذَا هِىَ اَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيْدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ ابْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ قِيْلَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَازِنٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِىُّ هُوَ ثِقَةٌ وَثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعْدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ۔

فرشتے اسے پکڑ لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

تفسیر سورۂ لیلۃ القدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت یوسف بن سعد سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کے بعد ایک شخص حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے سامنے کھڑا ہوا سا اور کہنے لگا آپ نے مسلمانوں کا منہ کالا کر دیا آپ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے زیادہ غصہ نہ دکھاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو امیہ منبر پر دکھائے گئے تو آپ نے ناپسند فرمایا۔ اس پر آپ کو یہ آیت نازل ہوئی انا اعطیناک الکوثر" اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے (جنت کی ایک نہر) کوثر عطا کی نیز یہ نازل ہوئی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر[1] الخ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بعد بنو امیہ بادشاہ ہوں گے۔ قاسم فرماتے ہیں ہم نے حساب کیا تو پورے ہزار مہینے بنتے تھے۔ نہ زائد تھے نہ کم یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق (یعنی) قاسم بن فضل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یوسف بن مازن کا واسطہ بھی مذکور ہے قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ یوسف بن سعد مجہول شخص ہے۔ ہم اسے حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

....

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِىْ لُبَابَةَ وَعَاصِمٍ سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اَخَاكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پورا سال قیام کرے لیلۃ القدر کو پالے گا۔ حضرت ابی

[1] بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

www.alahazratnetwork.org

يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِالْعَلَامَةِ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُورَةُ لَمْ يَكُنْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُورَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ أَخْبَارُهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

بن کعب نے فرمایا اللہ تعالٰی ابو عبدالرحمٰن کو بخشے انہیں معلوم تھا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور ستائیسویں شب ہے لیکن ان کا مطلب یہ تھا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کرلیں۔ پھر انھوں نے انشاء اللہ کہے بغیر (یقینی) قسم کھائی کہ وہ ستائیسویں شب ہی ہے فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابوالمنذر! آپ کس دلیل سے فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس نشانی کے ساتھ جس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی وہ یہ کہ اس دن سورج کی شعاع نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ لم یکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "خیر البریہ" (بہترین مخلوق) کہا تو آپ نے (تواضع کے طور پر) فرمایا وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ اذا زلزلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "یومئذ تحدث اخبارھا" پھر فرمایا جانتے ہو اس (زمین) کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے وہ کہے گی اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا "یہی اس کی خبریں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

تفسیر سورہ الهٰکم التکاثر

ل اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔

۱۲۸۰ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۲۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَازِلْنَا نَشُكُّ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مَرَّةً عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْمِنْهَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّ النَّعِيْمِ نُسْئَلُ عَنْهُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ سَيَكُوْنُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ اَيِّ النَّعِيْمِ نُسْئَلُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَسُيُوْفُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ

حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ "الھاکم التکاثر" پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا انسان کہتا ہے "میرا مال" حالانکہ تیرا تو صرف وہی مال ہے جو صدقہ کردیا یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں "ہم ہمیشہ عذاب قبر میں شک کیا کرتے تھے حتیٰ کہ "سورۃ الھاکم التکاثر" نازل ہوئی" ابو کریب کبھی بواسطہ عمرو بن ابی قیس اور ابن ابی لیلیٰ منہال سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

....

حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب آیت کریمہ "ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم[1]" نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا، ہمارے پاس (دو ہی تو نعمتیں ہیں کھجور اور پانی - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس ہوں گی[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت جب یہ آیت نازل ہوئی "ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم" لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا ہمارے پاس تو صرف یہی دو چیزیں ہیں (کھجور اور پانی) ہیں دشمن حاضر ہے اور تلواریں ہمارے کاندھوں پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "عنقریب یہی ایسا ہوگا" ابن عیینہ کی روایت میرے نزدیک

[1] پھر بے شک ضرور تم سے نعمتوں کے بارے میں پرسش ہوگی [2] استقبال کے بتانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آئندہ پیش آنے والے واقعات پر نگاہ تھی (مترجم)

www.alahazratnetwork.org

بْنِ عَمْرٍو عِنْدِيْ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ وَأَصَحُّ حَدِيْثًا مِنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ.

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا شَبَابَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَمٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيْمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيْكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالضَّحَّاكُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ وَيُقَالُ عَرْزَمٌ.

وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ أَعْطَاكَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عُرِضَ لِيْ نَهْرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ أَعْطَاكَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلٰى طِيْنَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَأَيْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِيْمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ

زیادہ صحیح ہے۔ ابوبکر بن عیاش سے سفیان بن عیینہ احفظ ہیں اور ان کی روایات اصح ہیں۔

....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔ اس سے پوچھا جائے گا کیا ہم نے تمہیں جسمانی صحت نہ دی اور ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا؟ یہ حدیث غریب ہے۔ ضحاک عبدالرحمن بن عرزب کے بیٹے ہیں عرزم بھی کہا جاتا ہے۔

تفسیر سورۂ کوثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "انا اعطیناک الکوثر" کے بارے میں مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (کوثر) جنت میں ایک نہر ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضور نے مزید فرمایا میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کنارے موتیوں کے قبے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل نے عرض کیا یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں چلا جا رہا تھا کہ اتنے میں ایک نہر سامنے آئی جس کے کنارے موتیوں کے قبے ہیں میں نے فرشتے سے پوچھا یہ کیا ہے! اس نے عرض کیا یہ وہ (حوض) کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمایا۔ پھر اس نے اس کی مٹی میں ہاتھ مارا تو اس سے مشک نکلا اس کے بعد میرے لیے سدرۃ المنتہیٰ اٹھایا گیا تو میں نے اس کے پاس ایک عظیم نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ.

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِي مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا بَنُونَ مِثْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّورَةَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوثر جنت کی ایک نہر ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں اور وہ موتیوں اور یاقوت پر چلتی ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار، پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

....

تفسیر سورہ فتح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ مجھ سے بھی مسائل پوچھا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ان جیسے تو ہمارے لڑکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ (پوچھنا اس فضیلت کی) وجہ سے ہے جس کا تمہیں علم ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ (حضرت ابن عباس) سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "اذا جاء نصر اللہ والفتح"[1] میں نے عرض کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی تھی۔ پھر آخر تک سورت پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم اس کے متعلق میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ انہوں نے کہا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ہمارے بھی ان جیسے لڑکے ہیں

تفسیر سورہ تبت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے

[1] جب اللہ کی مدد اور فتح آئی۔

www.alahazratnetwork.org

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادَى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنِّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّيكُمْ أَوْ مُصَبِّحُكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اور پکارا یا صباحاہ "قریش آپ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں بتلاؤ تو سہی! اگر میں تمہیں خبر دوں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کو حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ ابولہب نے کہا "تم نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا تمہارے لیے ہلاکت ہو۔ اس پر اللہ تعالٰے نے یہ سورت نازل فرمائی "تبت یدا ابی لہب وتب"[1]

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو سَعْدٍ هُوَ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ فَالصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُولَدُ إِلَّا سَيَمُوتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوتُ إِلَّا سَيُورَثُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمُوتُ وَلَا يُورَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيهٌ وَلَا عِدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ.

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ آلِهَتَهُمْ فَقَالُوا انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّورَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سعد وَأَبُو سَعْدٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ.

....

تفسیر سورۂ اخلاص

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتائیں اس پر اللہ تعالٰی نے یہ سورت نازل فرمائی "قل ہو اللہ احد[2] اللہ الصمد" وہ ہے جو نہ خود جنے اور نہ کسی سے جنا گیا ہو کیونکہ ہر پیدا ہونے والے کے لیے موت ہے اور ہر مرنے والا اپنے وارث چھوڑتا ہے۔ اللہ تعالٰی کے لیے نہ موت ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث ہے "لم یکن لہ کفوا احد" اس کا کوئی شبیہ نہیں اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے اور اس کی مثل کوئی چیز ہے۔

....

حضرت ابوعالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے معبودان باطلہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتاؤ راوی فرماتے ہیں اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورت لے کر اترے "قل ہو اللہ احد" اس کے بعد گذشتہ حدیث کے ہم معنی مذکور ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو سعد کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے ابو سعد کا نام محمد بن میسّر ہے

[1] ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا [2] فرما دیجئے وہ اللہ ایک ہے۔

www.alahazratnetwork.org

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تفسیر سورۂ معوذتین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا" اے عائشہ! اس کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے جب حجیب جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

....

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ نَا قَيْسٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل فرمائیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئیں۔ یہ (دو سورتیں) "قل اعوذ برب الناس" اور "قل اعوذ برب الفلق" ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

....

بَابٌ ۳۸۱

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى نَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ اِذْهَبْ اِلٰى اُولٰٓئِكَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوْا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لَهٗ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو ان کو چھینک آئی انہوں نے "الحمد للہ" کہا اور اس کے حکم سے اس کی تعریف کی۔ ان کے رب نے فرمایا "یرحمک اللہ" "اے آدم! تم ان فرشتوں کی طرف جاؤ وہاں فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ انہیں کہو" السلام علیکم" فرشتوں نے کہا "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ" پھر وہ اپنے رب کے پاس آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی تحیت (سلام) ہے" مزید فرمایا ان میں جو چاہو اختیار کرو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھ بند کر رکھے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا میں نے رب تعالیٰ کا داہنا ہاتھ اختیار کیا حالانکہ اس کے دونوں

وَكِلْتَا يَدَىْ رَبِّىْ يَمِيْنٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيْهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ فَقَالَ اَىْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَكْتُوْبٌ عُمُرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَءُهُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمُرَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِىْ عُمُرِهٖ قَالَ ذَاكَ الَّذِىْ كُتِبَ لَهٗ فَقَالَ اَىْ رَبِّ فَإِنِّىْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمُرِىْ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَنْتَ وَذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ اٰدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ قَالَ فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِىْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِىَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہاتھ داہنے اور بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالٰے نے مٹھی کھولی تو اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد موجود تھی۔ عرض کیا اے رب! یہ کیا ہے؟" اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہاری اولاد ہے۔ آپ نے دیکھا کہ تمام انسانوں کی آنکھوں کے درمیان اس کی عمر تحریر ہے۔ ان میں ایک شخص سب سے زیادہ روشن ہے۔ عرض کیا یارب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ اور میں نے اس کی چالیس سال عمر لکھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ! اس کی عمر بڑھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے لیے یہی عمر لکھی ہے عرض کیا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی عمر سے ساٹھ سال انہیں دے دیئے۔ فرمایا تمہارا اور ان کا معاملہ ہے۔ جب تک اللہ تعالےٰ نے چاہا آپ جنت میں رہے پھر وہاں سے اتارے گئے آپ اپنی عمر کو شمار کرتے تھے۔ حضور فرماتے ہیں پھر آپ کے پاس موت کا فرشتہ آیا آدم علیہ السلام نے فرمایا تم نے جلدی کی میری عمر ہزار سال مقدر ہے فرشتے نے عرض کیا ٹھیک لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ پس آدم نے انکار کیا اور ان کی اولاد نے بھی انکار کیا حضرت آدم سے بھول ہوئی اور آپ کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسی دن سے لکھنے اور گواہوں کا حکم ہوا۔ یہ حدیث حسن ¹

¹ اس واقعہ سے قریب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے۔

بَابٌ ۳۴۳

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَىْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالےٰ نے زمین پیدا فرمائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ تو اللہ تعالےٰ نے پہاڑ پیدا کئے اور انہیں زمین پر رکھ دیا چنانچہ وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت اور قوت پر تعجب ہوا انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں لوہا ہے انہوں نے عرض کیا یارب! تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے۔ فرمایا ہاں آگ ہے انہوں نے

www.alahazratnetwork.org

يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيْحُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

پھر پوچھا اے پروردگار! آگ سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالےٰ نے فرمایا "ہاں پانی ہے" پھر عرض کیا " اے رب! تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا" ہاں ہوا ہے "پوچھا" ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی مخلوق ہے؟" وہ اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ — ابواب دعا

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۸۳ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَاءِ — فضیلت دعا

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ أَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ بِنَحْوِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز بزرگ تر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، عمران قطان سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

....

باب ۳۸۴ مِنْهُ — عنوانِ بالا کا دوسرا باب

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دعا، عبادت کا مغز ہے۔"

www.alahazratnetwork.org

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ.

۱۲۹۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ذَرٍّ.

بَابٌ ۳۴۵ مِنْهُ

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوٰى وَكِيْعٌ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

بَابُ ۳۴۶ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الذِّكْرِ

۱۳۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہی تو) عبادت ہے پھر پڑھا (ترجمہ) "اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے" یہ حدیث حسن صحیح ہے منصور اور اعمش نے اسے حضرت ذر سے روایت کیا اور ہم اسے ذر ہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

اسی عنوان کا ایک اور باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے وکیع نے بواسطہ متعدد افراد، ابوالملیح سے یہ حدیث روایت کی۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسحاق بن منصور نے بواسطہ ابو عاصم، حمید ابوالملیح اور ابو صالح، حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اسے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔

فضیلت ذکر

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! احکام اسلام مجھ پر غالب آگئے ہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں التزام سے کرتا رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیری زبان ہر وقت ذکر اللہ سے تر رہنی چاہیے۔" یہ حدیث

حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

بَابٌ ۳۸۷ مِنْهُ

۱۳۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا أَفْضَلَ دَرَجَةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ دَرَّاجٍ

بَابٌ ۳۸۸ مِنْهُ

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ زِيَادٍ مَوْلٰى بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ بَحْرِيَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا شَيْءٌ أَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ مِثْلَ هٰذَا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْهُ فَأَرْسَلَهٗ .

بَابٌ ۳۸۹ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

۱۳۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حسن غریب ہے۔

کثرت ذکر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کس کا درجہ بڑا ہوگا آپ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کا ابوسعید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی ؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اپنی "تلوار کفار ومشرکین پر چلائے یہاں تک کر ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والوں کا درجہ بڑا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے دراج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قبولیت ذکر

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک اچھا اور پاکیزہ ہے تمہارے درجات میں سب سے بلند، اور اللہ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہے کہ تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تم ان کی گردیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں صحابہ کرام نے عرض کیا "یارسول اللہ! ہاں ضرور بتائیے آپ نے وہ اللہ تعالےٰ کا ذکر ہے۔" حضرت ابودرداء فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔ بعض راوۃ نے اسے حضرت عبداللہ بن سعید سے اس کی مثل روایت کیا۔ اور بعض نے ان ہی سے مرسل روایت کیا ہے۔

....

فضیلت حلقہ ذکر

اغرابی مسلم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ اور

ابن مهدي نا سفيان عن أبي إسحاق عن الأغر أبي مسلم أنه شهد على أبي هريرة وأبي سعيد الخدري أنهما شهدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال ما من قوم يذكرون الله إلا حفت بهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده. هذا حديث حسن صحيح.

١٣٠٥ - حدثنا محمد بن بشار نا مرحوم بن عبد العزيز العطار نا أبو نعامة عن أبي عثمان عن أبي سعيد الخدري قال خرج معاوية إلى المسجد فقال ما يجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله قال آلله ما أجلسكم إلا ذاك قالوا والله ما أجلسنا إلا ذاك قال أما إني ما أستحلفكم تهمة لكم وما كان أحد بمنزلتي من رسول الله صلى الله عليه وسلم أقل حديثا عنه مني إن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على حلقة من أصحابه فقال ما يجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله ونحمده لما هدانا للإسلام ومن علينا به فقال آلله ما أجلسكم إلا ذاك قالوا آلله ما أجلسنا إلا ذاك قال أما إني لم أستحلفكم لتهمة لكم أنه أتاني جبريل وأخبرني أن الله يباهي بكم الملائكة. هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وأبو نعامة السعدي اسمه عمرو بن عيسى وأبو عثمان النهدي اسمه عبد الرحمن بن مل.

باب ٣٩ ما جاء في القوم يجلسون ولا يذكرون الله

١٣٠٦ - حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت اللہ تعالے کا ذکر کرتی ہے انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ان پر سایہ فگن ہوتی ہے، ان پر اطمینان قلب اترتا ہے اور اللہ تعالے اپنی مجلس (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے اور (حاضرین سے) پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ تعالے کے ذکر کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں، فرمایا کیا اللہ کی قسم! اللہ کے ذکر ہی کے لیے بیٹھے ہو۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنو! میں نے کسی الزام یا تہمت کے پیش نظر تم سے قسم نہیں لی اور باوجودیکہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل تھا مگر تم میں سے کوئی مجھ سے کم احادیث رکھنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تعریف کرنے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ کی قسم! تم اسی خاطر بیٹھے ہو؟ عرض کیا اللہ کی قسم! ہم تو محض اس مقصد کے لیے بیٹھے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں اس لیے قسم نہیں دی کہ تم پر کوئی تہمت یا الزام رکھنا مقصود ہے۔ میرے پاس جبرئیل آئے اور بتایا کہ اللہ تعالے تمہارے باعث فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔ ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔

اللہ کے ذکر سے خالی مجلس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم

www.alahazratnetwork.org

بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس منعقدہ مجلس میں اللہ تعالٰی کا ذکر نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا جائے وہ ان کے لیے نقصان دہ ہے اللہ تعالٰی چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

بَابُ ۳۹ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

مسلمان کی دعا مقبول ہے۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالٰی اسے وہ چیز عطا فرماتا جو اس نے مانگی یا اس کی مانند کوئی بلا دور کر دیتا ہے۔ جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے اس باب میں حضرت ابو سعید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ نَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عَطِيَّةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالٰی سختیوں اور مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائے اسے صحت و کشادگی کی حالت میں کثرت سے دعا کرنی چاہیے۔" یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ذکر "لا الٰہ الا اللہ" ہے اور افضل دعا "الحمد للہ" ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسٰی بن ابراہیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے حضرات نے موسٰے بن ابراہیم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ هٰذَا الْحَدِيثَ.

روایت کیا ہے

....

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَالْبَهِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بہی کا نام عبد اللہ ہے

....

بَابُ ۲۹۲ مَا جَاءَ إِنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ

دعا اپنے آپ سے شروع کرنا

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو قَطَنٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَطَنٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا ذکر کرتے ہوئے اس کے لیے دعا مانگتے تو اپنے آپ سے ابتدا کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ابو قطن کا نام عمرو بن ہثیم ہے۔

....

بَابُ ۲۹۳ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ

دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتّٰى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرۂ اقدس پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ چھوڑتے محمد بن مثنیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "چہرے پر پھیرنے سے پہلے واپس نہ لوٹاتے"۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن عیسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ اس میں منفرد ہیں۔ وہ قلیل الحدیث ہیں ان سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

يَسْمَعُ بِهِمَا وَجْهَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ عِيْسٰى قَدْ تَفَرَّدَ بِهٖ وَهُوَ قَلِيْلُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ وَحَنْظَلَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ ثِقَةٌ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ.

حنظلہ بن ابی سفیان بھی ثقہ ہیں۔ یحیی بن سعید قطان نے ان کی توثیق کی ہے۔

....

بَابُ ٣٩٤ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَسْتَعْجِلُ فِيْ دُعَائِهٖ

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عُبَيْدٍ اِسْمُهُ سَعْدٌ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ وَيُقَالُ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

دعا میں جلدی کرنا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے کہ کہے میں نے دعا مانگی اور وہ قبول نہ ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوعبیدہ کا نام سعد ہے وہ عبدالرحمن بن ازہر کے غلام ہیں انھیں مولی عبدالرحمن بن عوف بھی کہا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

بَابُ ٣٩٥ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ أَقُلْهُ

صبح اور شام کی دعا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی "بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض و لا فی السماء و ہو السمیع العلیم "[1] حضرت ابان پر ایک طرف فالج کا حملہ ہوا ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انھوں فرمایا کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن نہیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالٰے

[1] اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دیتی اور وہ سننے جاننے والا ہے۔

يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَىَّ قَدَرَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ .

مجھ پر اپنی تقدیر پوری کر دے ۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ۔

۱۳۱۵ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ سَعِيْدِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهُ ، هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت کہے " رضیت باللہ ربا بالاسلام دینا ومحمد نبیا"[1] (الخ ترجمہ) پر اس کا حق ہے کہ وہ اس سے راضی ہو ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ۔

۱۳۱۶ ۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ وَكِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اُرَاهُ قَالَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شام کے وقت یہ کلمات کہتے " امسینا و امسی الملک للہ سے "وعذاب القبر" تک[2] اور صبح کرتے تو بھی یہی کلمات فرماتے لیکن امسینا اور اس کی بجائے اصبحنا واصبح فرماتے یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ شعبہ نے اسی سند کے ساتھ ابن مسعود سے غیر مرفوع روایت کی ہے ۔

۱۳۱۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ اَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ اَصْحَابَهٗ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ

علی بن حجر، عبد اللہ بن جعفر، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ والد، حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے جب تم میں سے کوئی صبح

---

[1] میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہوں۔ [2] اے اللہ ہماری صبح، شام، زندگی اور موت تیرے ہی لیے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے (مترجم)

www.alahazratnetwork.org

أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ۔

بَابُ ۳۹۶ مِنْهُ

۱۳۱۸ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ۔

بَابُ ۳۹۷ مِنْهُ

۱۳۱۹ ۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُولُهَا أَحَدُكُمْ حِينَ يُمْسِي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ

کرے تو یہ کہے " اللھم بک اصبحنا " الخ ۱؎ اور شام کے وقت یہ کلمات کہے " اللھم بک امسینا " الخ یہ حدیث حسن ہے ۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسے کلمات بتلایئے جو میں صبح وشام پڑھا کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح وشام یہ کلمات پڑھا کرو " اللھم عالم الغیب الخ " " اے اللہ! پوشیدہ وظاہر کو جاننے والے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے رب اور مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ۔ نفس وشیطان کی شر اور اس کی شرکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں " حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح وشام اور سوتے وقت یہ کہا کرو یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

سید استغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں " سید الاستغفار " نہ بتاؤں ؟ (وہ یہ ہے) " اللھم انت ربی " سے " لایغفر الذنوب الا انت " تک " یا اللہ! تو میرا رب ہے تو ہی معبود ہے تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں ۔ میں تیرے عہد و پیمان پر حتی الامکان قائم ہوں ۔ میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں ، تیری نعمت کے ساتھ تیری طرف رجوع کرتا ہوں اپنے گناہ کا معترف ہوں میرے گناہ بخش دے تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے " جو شخص شام کے وقت یہ کہے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جو آدمی صبح کو یہ کلمات کہے اور شام سے پہلے پہلے اسے موت آجائے وہ بھی جنتی ہے اس باب

۱؎ ہم نے اور پوری کائنات نے اللہ کے لیے شام کی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہ لائق ستائش ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! میں تجھ سے آج رات اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اس رات اور مابعد کے شر سے پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور تکبر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر اور عذاب جہنم سے تیری پناہ ۔

www.alahazratnetwork.org

يَمُوْتُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ أَبْزَى وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ الزَّاهِدُ۔

میں حضرت ابوہریرہ، ابن عمر، ابن مسعود، ابن ابزیٰ اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ عبدالعزیز بن حازم سے ابن ابی حازم زاہد مراد ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ۔

بستر پر جاتے وقت کی دعا

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ وَأَنْتَ عَلَى وُضُوْءٍ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں کہ جب بستر پر جاؤ انہیں پڑھ لیا کرو، اگر اسی رات موت آجائے تو فطرتِ اسلام پر مروگے، اور زندہ رہتے ہوئے صبح کرو تو بھلائی کے ساتھ صبح کرو گے۔ (وہ کلمات یہ ہیں "اللھم اسلمت نفسی" سے "الذی ارسلت" تک۔ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کردیا اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا رغبت وخوف کے ساتھ اپنے معاملہ تجھے سونپ دیا۔ اپنی پیٹھ کو تیری طرف پناہ دی تیرے سوا کہیں بھی پناہ اور نجات نہیں۔ میں تیری اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔" حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "اور اس رسول پر جسے تو نے بھیجا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں ہاتھ مارا اور وہی کلمات کہے "وبنبیک الذی ارسلت" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ منصور بن معتمر نے بواسطہ سعد بن عبیدہ حضرت براء سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ البتہ...

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَخِي رَافِعِ بْنِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی دائیں پہلو پر لیٹے یہ کلمات کہے "اللھم اسلمت

www.alahazratnetwork.org

خَدِيْجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اُؤْمِنُ بِكِتَابِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَاِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ.

نفسی" الخ سلہ اگر اسی رات موت آئی تو جنت میں داخل ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے اس طریق یعنی رافع بن خدیج کی روایت سے غریب ہے۔

....

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ كَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ کلمات کہتے "الحمد للہ الذی اطعمنا" الخ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا پانی پلایا ہماری کفایت فرمائی اور ہمیں پناہ دی کتنے ہی ایسے بھی ہیں جن کے کوئی کفایت کرنے والا اور پناہ دینے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

بَابُ ۳۹۹ مِنْهُ

عنوان بالا کا ایک اور باب

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْوَصَّافِيِّ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بستر پر جاتے وقت یہ کلمات "استغفر اللہ الذی" الخ اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم رکھنا والا ہے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں" تین مرتبہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں، عالج ریت (کے ذرات) اور دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق عبید اللہ بن ولید وصافی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

....

بَابٌ مِنْهُ

ایک اور باب

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت

سلہ ترجمہ گذشتہ حدیث میں گذر چکا ہے (مترجم)

www.alahazratnetwork.org

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ فرماتے دست مبارک سرانور کے نیچے رکھ کر یہ دعا مانگتے "اللھم قنی عذابک الخ اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو جمع کرے گا یا (قبروں سے) اٹھائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِينَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ لَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا أَحَدًا وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَرَجُلٍ آخَرَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت دائیں ہاتھ کو تکیہ بناتے پھر دعا مانگتے "رب قنی عذابک الخ" یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ثوری نے یہ حدیث بواسطہ ابواسحق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان دونوں کے درمیان کوئی واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شعبہ، ابواسحاق، ابوعبیدہ ایک اور راوی کے واسطے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل نے بواسطہ ابواسحاق اور عبداللہ بن یزید، حضرت براء سے اور بواسطہ ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذَ أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ

ایک اور باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو یہ کہے "اللھم رب السموٰت الخ اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے رب! ہر چیز کے رب دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن اتارنے والے میں ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو چوٹی سے پکڑنے

www.alahazratnetwork.org

الْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

والا ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں۔ تو سب سے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی ظاہر ہے (ظہور میں) تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو ہی باطن ہے تجھ سے مخفی کوئی چیز نہیں۔ میری طرف سے قرض پورا کر دے اور مجھے فقر سے بے نیاز کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بابٌ ٣٠٢ مِنْهُ

بستر پر دوبارہ جائے تو کیا کرے

١٣٢٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ إِزَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر سے اٹھے اور پھر واپس جائے تو اسے اپنی ازار کے پلو سے تین مرتبہ جھاڑے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے بعد اس (بستر) پر کیا چیز آئی۔ پھر لیٹتے وقت کہے "باسمك ربي" الخ اے رب میرے الہٰی تیرے نام سے اپنا پہلو رکھا تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر میری جان روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر اسے چھوڑے تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے"۔ بیدار ہو تو کہے "الحمد لله الذي عافاني الخ" اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے میرے جسم میں مجھے عافیت دی میری روح میری طرف لوٹائی اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث ابی ہریرہ حسن ہے۔

بابٌ ٣٠٣ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت قرآن پڑھنا

١٣٢٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملاتے اور "قل ہو اللہ" اور "معوذتین" پڑھ کر ان میں پھونکتے جہاں تک ہو سکتا جسم پر ہاتھ پھیرتے سر اور چہرہ مبارکہ اور جسم کے اگلے حصے سے

www.alahazratnetwork.org

يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهٗ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَقُوْلُهٗ إِذَا أَوَيْتُ إِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ اِقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْيَانًا يَقُوْلُ مَرَّةً وَأَحْيَانًا لَا يَقُوْلُهَا.

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا أَصَحُّ وَرَوٰى زُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَهٰذَا أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَقَدِ اضْطَرَبَ أَصْحَابُ أَبِيْ إِسْحَاقَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ قَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ أَخُوْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ.

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ وَهٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

آغاز فرماتے تین مرتبہ اس طرح کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عنوانِ بالا کا دوسرا باب

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائیں جسے میں بستر پر جاتے وقت پڑھا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو یہ شرک سے برأت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں ابو اسحٰق کبھی ایک بار (پڑھنے) کا کہتے اور کبھی نہ کہتے۔

موسیٰ بن حزام نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اسرائیل ابو اسحاق اور فروہ بن نوفل، ان کے والد (نوفل) سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حدیث شعبہ سے یہ اشبہ اور زیادہ صحیح ہے اصحاب اسحٰق نے اس حدیث میں اضطراب کیا ہے اس طریق کے علاوہ بھی یہ حدیث مروی ہے عبدالرحمٰن بن نوفل نے بھی بواسطہ اپنے والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن فروہ بن نوفل کے بھائی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، "تنزیل السجدہ" اور تبارک الذی" پڑھے بغیر آرام فرما نہیں ہوتے تھے۔ ثوری اور کئی دوسرے رواۃ نے بواسطہ لیث، ابوزبیر اور جابر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث یونہی روایت کی ہے۔ زبیر نے

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى زُهَيْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ صَفْوَانَ أَوِ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدْ رَوَى شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيثِ لَيْثٍ۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ هَذَا اسْمُهُ مَرْوَانُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ وَسَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَ مِنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُولُ فِيهَا آيَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا أَنْ نَقُولَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا

ابو زبیر سے روایت کی اور کہا میں نے پوچھا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا میں نے صفوان یا ابن صفوان سے سنا ہے شبابہ نے بواسطہ مغیرہ بن مسلم اور ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث لیث کی مثل روایت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورہ زمر اور سورہ بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے آرام فرما نہ ہوتے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) مجھے امام بخاری نے بتایا کہ ان ابولبابہ کا نام مروان ہے عبدالرحمٰن بن زیاد کے غلام ہیں۔ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ہے حماد بن زید نے ان سے سنا ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسبّحات (جن سورتوں کے شروع میں سبح یسبح سبحان کے الفاظ ہیں) پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ آپ فرماتے ان کے آخر میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عنوان بالا ایک اور باب۔

بنو حنظلہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت شداد بن اوس کا ہمسفر ہوا انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ یہ چیز نہ سکھاؤں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے کہ ہم کہا کریں "اللھم انی اسألک" الخ اے اللہ میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی ہدایت میں پختگی شکر نعمت، حسن عبادت، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں۔ ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ اور ہر خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ اِلَّا وَكَّلَ اللهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْعَلَاءِ اِسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ۔

پر اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بستر پر لیٹتے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے کہ بیدار ہونے تک کوئی چیز ایذا نہیں پہنچاتی چاہے کسی وقت بھی جاگے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابو علا کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت تسبیح، تکبیر اور تحمید کہنا۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَتْ اِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجَلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِيْنِ فَقُلْتُ لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَأَلْتِيْهِ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُوْلَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَاَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ مِنْ تَحْمِيْدٍ وَتَسْبِيْحٍ وَتَكْبِيْرٍ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی جو چکی پیسنے کی وجہ سے پڑ گئے تھے میں نے کہا اگر تم اپنے والد ماجد کے پاس جا کر غلام کا سوال کرو (تو اچھا ہے) (وہ حاضر ہوئیں تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے غلام سے بہتر ہے۔ تم سوتے وقت تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر کہا کرو۔

اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث ابن عون کی روایت سے غریب ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ مَجَلَ يَدَيْهَا فَاَمَرَهَا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تسبیح، تکبیر اور تحمید کا حکم فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

باب منه

۱۳۳۷۔ حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن عيينة نا عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلتان لا يحصيهما رجل مسلم الا دخل الجنة الا وهما يسير ومن يعمل بهما قليل يسبح الله في دبر كل صلوة عشرا ويحمده عشرا ويكبره عشرا قال فانا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقدها بيده قال فتلك خمسون ومائة باللسان والف وخمس مائة في الميزان واذا اخذت مضجعك تسبحه وتكبره وتحمده مائة فتلك مائة باللسان والف في الميزان فايكم في اليوم والليلة الفين وخمس مائة سيئة قالوا فكيف لا نحصيها قال يأتي احدكم الشيطان وهو في صلاته فيقول اذكر كذا اذكر كذا حتى ينفتل فلعله ان لا يفعل ويأتيه وهو في مضجعه فلا يزال ينومه حتى ينام هذا حديث حسن صحيح وقد روى شعبة والثوري عن عطاء بن السائب هذا الحديث وروى الاعمش هذا الحديث عن عطاء بن السائب مختصرا وفي الباب عن زيد بن ثابت وانس وابن عباس.

۱۳۳۸۔ حدثنا محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا عثام بن علي عن الاعمش عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقد التسبيح هذا حديث حسن غريب من حديث الاعمش.

عنوانِ بالا کا ایک اور باب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان ان کو حاصل کرے گا جنت میں داخل ہوگا سنو! وہ نہایت آسان ہیں لیکن ان پر بہت کم لوگ عمل پیرا ہیں ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ دس دس بار کہے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات زبان پر ڈیڑھ سو ہیں لیکن میزان پر ڈیڑھ ہزار ہیں۔ نیز فرمایا بستر پر جاؤ تو سو مرتبہ تسبیح تکبیر اور تحمید کہو۔ پس یہ زبان پر تو ایک سو ہیں لیکن میزان پر ایک ہزار ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو دن رات میں اڑھائی ہزار برائیاں کرتا ہے انہوں نے عرض کیا ہم کیسے ان کا خیال نہیں رکھیں گے رجبکہ وہ اس قدر آسان ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہوتا ہے کہ اس کے پاس شیطان آتا ہے۔ وہ کہتا ہے فلاں بات یاد کرو فلاں بات یاد کرو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا ہے۔ تو ہو سکتا ہے وہ ایسا نہ کرے جب آدمی اپنے بستر پر ہوتا تو شیطان وہاں بھی آتا ہے۔ تو وہ اسے سلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث روایت کی۔ اعمش نے عطاء بن سائب سے مختصراً روایت کی۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت، انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات مروی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیحات گنتے دیکھا ہے یہ حدیث، اعمش کی روایت سے حسن غریب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَكَمِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ فَرَفَعَهُ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند معقبات (پیچھے آنے والی) ہیں جن کا کہنے والا کبھی نامراد نہیں ہوگا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس (۳۳، ۳۳) بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر کہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن قیس ملائی ثقہ حافظ ہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث، حکم سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔ منصور بن معتمر نے مرفوع روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کو بیدار ہونے کی دعا۔

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلٰوتُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کو بیدار ہوا اور اس نے کہا "لا الہ الا اللہ الخ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہ تعریف کے لائق ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے تعریف کے لائق ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے نیکی کرنے برائی سے باز رہنے کی قوت اسی کی عطا سے ہے" پھر کہے "رب اغفر لی" "اے اللہ مجھے بخش دے" اور پھر دعا مانگے قبول ہوگی۔ اور اگر ہمت کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے اس کی نماز قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ۔

سلمہ بن عمرو کہتے ہیں عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار سجدہ (پرمشتمل) نماز پڑھتے اور ایک لاکھ بار تسبیح کرتے۔

www.alahazratnetwork.org

بَابٌ ۳۹ مِنْهُ

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَأَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوْا نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْطِيْهِ وَضُوْءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابٌ ۴۰ مِنْهُ

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا أَبِيْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيٰى نَفْسِيْ بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابٌ ۴۱ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلٰوةِ

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاؤُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس رات گزارتا تھا اور آپ کو وضو کے لیے پانی دیتا رات کے بعض حصے میں آپ سے "سمع اللہ لمن حمدہ" کی آواز سنتا اور کچھ حصے میں "الحمد للہ رب العالمین" سنتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے "اللھم باسمک" الخ اے اللہ تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور اسی کے ساتھ بیدار ہوتا ہوں۔ بیدار ہوتے تو پڑھتے "الحمد للہ الذی" الخ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے میرے نفس کو موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رات کو نماز کے لیے اٹھے تو کیا کہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے درمیان نماز کے لیے اٹھتے تو یہ کلمات کہتے "اللھم لک الحمد" الخ۔ اے اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے تو ہی لائق ستائش ہے زمین و آسمان کو قائم رکھنے والا، تو تعریف کے لائق ہے۔ تو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان

www.alahazratnetwork.org

أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۳۱۲ مِنْهُ

۱۳۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ انا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ ثَنِيْ قَالَ ثَنِيْ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ دَاوٗدَ بْنِ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْلَةً حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ إِيْمَانًا وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ افْتَقَرْتُ إِلٰى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ

میں ہے، کا رب ہے تو حق تیرا وعدہ حق تیری ملاقات حق، جنت حق، جہنم حق اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لیے مسلمان ہوا تجھ پر ایمان لایا تجھ ہی پر بھروسہ کیا تیری طرف رجوع کرتا ہوں تیری مدد سے لڑتا ہوں تیرے دربار میں فیصلے لے جاتا ہوں میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف کر دے تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

عنوانِ بالا کا ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک رات آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا "اللھم انی اسألک الخ" اے اللہ! میں تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے میرے دل کو ہدایت دے میرے کام جمع کر دے میری پراگندگی رفع فرمائے، میرے غائب کی اصلاح فرمائے اور میرے حاضر کو بلند کر دے میرے اعمال پاک کر دے مجھے میری ہدایت کی تعلیم دے۔ میری الفت لوٹا دے اور مجھے ہر برائی سے بچا اے اللہ! مجھے ایسا ایمان یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو۔ ایسی رحمت جس کے ذریعے مجھے دنیا اور آخرت میں شرافت و بزرگی حاصل ہو۔ یا اللہ! میں تجھ سے قضاء میں کامیابی، مرتبہ شہداء، نیک بختوں کی زندگی اور دشمن پر فتح مانگتا ہوں یا اللہ! میں اپنی حاجت تیرے ہاں لاتا ہوں اگرچہ میری سمجھ کم اور عمل کمزور ہے میں تیری رحمت کا محتاج ہوں اے ضروریات کو پورا کرنے والے! سینوں کو شفا بخشنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس طرح تو سمندروں کے درمیان پناہ دیتا ہے مجھے جہنم کے عذاب، ہلاکت کی پکار اور فتنۂ قبر سے اسی طرح پناہ دے۔ اے اللہ! جس بھلائی سے میری سمجھ قاصر ہے نیت اور عمل کی وہاں تک رسائی نہیں اور تو نے اپنی مخلوق

www.alahazratnetwork.org

الْبُحُورِ أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ
دَعْوَةِ الثُّبُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ اللّٰهُمَّ مَا
قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ
مَسْأَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ
فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ
رَبَّ الْعٰلَمِينَ اللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ وَ
الْأَمْرِ الرَّشِيدِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ
وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ
الرُّكَّعِ السُّجُودِ الْمُوفِينَ بِالْعُهُودِ إِنَّكَ رَحِيمٌ
وَدُودٌ وَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا
هَادِينَ مُهْتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ
سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَائِكَ نُحِبُّ
بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ
خَالَفَكَ اللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ
وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ
لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَنُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ
يَدَيَّ وَنُورًا مِنْ خَلْفِي نُورًا عَنْ يَمِينِي وَنُورًا
عَنْ شِمَالِي وَنُورًا مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي
وَنُورًا فِي سَمْعِي وَنُورًا فِي بَصَرِي وَنُورًا فِي شَعْرِي
وَنُورًا فِي بَشَرِي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي دَمِي وَ
نُورًا فِي عِظَامِي اللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَأَعْطِنِي
نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ
الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَبِسَ الْمَجْدَ وَ
تَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا
لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي
الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا مِنْ
حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

سے اس کی عطا کا وعدہ کر رکھا ہے، جو بھلائی اپنے کسی بندے
کو دینے والا ہے۔ میں اس کے لیے تیری طرف رغبت کرتا ہوں
اور تیری رحمت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اے تمام جہانوں
کے پالنہار! اے اللہ! مضبوط رسی والے! بسیدھے امر والے!
میں تجھ سے وعید کے دن امن اور ہمیشگی کے دن ان مقربین کے
ساتھ جنت مانگتا ہوں جو ہر وقت حاضر رہتے، رکوع و سجود
کرنے والے اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک
تو مہربان اور محبت والا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہمیں ہدایت یافتہ
ہدایت دینے والے بنا گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے والے نہ بنا تو ہمیں
اپنے دوستوں سے صلح کرنے والا اور دشمنوں کا دشمن بنا، تیری محبت
کے سبب ان سے محبت کریں جو تیرے محب ہیں۔ اور تیرے
دشمنوں سے اس دشمنی کریں کہ وہ تیرے دشمن ہیں۔ یا اللہ! یہ دعا
ہے قبول کرنا تیرا کام ہے یہ کوشش ہے بھروسہ تجھ ہی پر ہے
اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما میری قبر میں، میرے آگے
پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے، نور ہی نور پھیلا دے اے اللہ!
میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے
گوشت، میرے خون، اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے اے اللہ!
میرے لیے نور کو بڑا فرما۔ مجھے نور عطا فرما، اور میرے لیے نور بنا
دے۔ وہ ذات پاک جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے
بیان بھی کیا، وہ پاک ہے جس نے بزرگی اور کرامت کا لباس
پہنا۔ وہ ذات پاک ہے جس کے سوا کسی دوسرے
کی تسبیح مناسب نہیں۔ وہ فضل و
نعمت والا پاک ہے۔ بزرگی و شرافت
والا پاک ہے۔ جلال و اکرام والا
پاک ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔
ہم اسے اس انداز میں ابن ابی
لیلیٰ کی روایت سے صرف اسی
طریق سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ اور
سفیان ثوری نے بواسطہ سلمہ بن کہیل

www.alahazratnetwork.org

وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوْهُ بِطُوْلِهٖ.

اور کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کا بعض حصہ روایت کیا پوری روایت نقل نہیں کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ

رات کی نماز شروع کرتے وقت کی دعا

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو آغاز نماز کن کلمات سے فرماتے؟ ام المومنین نے فرمایا آپ رات کو اٹھتے تو نماز سے پہلے یہ کلمات کہتے۔ "اللھم رب جبرئیل و میکائیل" الخ اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلاف کا فیصلہ فرمائے گا۔ مجھے اپنے حکم سے اس حق کی ہدایت دے جس میں اختلاف کیا گیا۔ بے شک تو سیدھے راستے پر (ملتا) ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنْ أَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے یہ کلمات پڑھتے "وجہت وجھی للذی فطر الخ" میں نے اپنا چہرہ خالصتاً اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور مشرکین سے میرا کوئی تعلق نہیں میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ

www.alahazratnetwork.org

الملك لا إله إلا أنت أنت ربي وأنا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي جميعا إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت واهدني لأحسن الأخلاق لا يهدي لأحسنها إلا أنت واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها إلا أنت آمنت بك تباركت وتعاليت أستغفرك وأتوب إليك فإذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك أسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي فإذا رفع رأسه قال اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات والأرضين وما بينهما وملء ما شئت من شيء فإذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك آمنت ولك أسلمت سجد وجهي للذي خلقه فصوره وشق سمعه وبصره فتبارك الله أحسن الخالقين ثم يكون آخر ما يقول بين التشهد والسلام اللهم اغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت وما أنت أعلم به مني أنت المقدم وأنت المؤخر لا إله إلا أنت هذا حديث حسن صحيح.

ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے، پس میرے تمام گناہ معاف فرما دے تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں، مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے اچھے اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی دے سکتا ہے۔ مجھ سے گناہوں کو دور کر دے اور گناہوں کو دور کرنا بھی تیرا ہی کام ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا تو بابرکت اور بلند و بالا ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں" جب آپ رکوع میں جاتے تو کہتے "اللھم لک رکعت الخ" اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا ہے تجھ پر ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار ہوا میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے اعصاب، تیرے ہی لیے جھکے"۔ رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے "اللھم ربنا لک الحمد" اے اللہ! اے میرے رب تیرے لیے تعریف ہے اس قدر تو چاہے بھر جائے۔ سجدے میں جاتے وقت کہتے "اللھم لک سجدت"۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا تجھ پر ہی ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار ہوا میرے چہرے نے اس کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، صورت دی، اس کی آنکھیں اور کان بنائے پس سب سے اچھا خالق برکت والا ہے پھر آخر میں تشہد و سلام کے درمیان یہ کلمات کہتے "اللھم اغفرلی الخ" اے اللہ! میرے گذشتہ، آئندہ، پوشیدہ، ظاہر گناہ اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، بخش دے تو ہی مقدم و موخر ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۸۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال نا أبو الوليد الطيالسي نا عبد العزيز بن أبي سلمة ويوسف الماجشون قال عبد العزيز حدثني عمي وقال يوسف أخبرني أبي قال ثني الأعرج عن عبيد الله بن أبي رافع عن علي بن أبي طالب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا قام إلى الصلوة قال وجهت وجهي للذي فطر السموات والأرض حنيفا وما أنا من المشركين إن صلاتي ونسكي ومحياي

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ کلمات فرماتے "وجہت وجہی للذی" الخ اس میں "لبیک و سعدیک والخیر کلہ فی یدیک"

www.alahazratnetwork.org

وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَاَنَا مِنْ اَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَعَصَبِيْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اے اللہ! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں تمام بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے" کا اضافہ ہے۔ رکوع کرتے تو کہتے "اللھم لك رکعت" الخ رکوع سے سر اٹھاتے وقت یہ کلمات کہتے "اللھم ربنا لك الحمد" الخ سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات "اللھم لك سجدت" پھر تشہد وسلام کے درمیان یہ کلمات "اللھم اغفر لی" الخ

یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے قرأت کے اختتام پر رکوع میں جاتے وقت بھی اسی طرح کرتے رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی یونہی کرتے لیکن

www.alahazratnetwork.org

إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَكَبَّرَ وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ لَا مَنْجٰى مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِي رُكُوعِهِ أَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يُتْبِعُهَا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَ

بیٹھ کر نماز پڑھتے تو نماز کے کسی حصہ میں ہاتھ نہ اٹھاتے دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے! نماز شروع کرتے وقت تکبیر کے بعد یہ کلمات کہتے "انی وجہت وجہی للذی" الخ اس دعا کے بعد قرأت فرماتے رکوع میں جاتے تو یہ پڑھتے "اللھم لک رکعت" الخ رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر یہ دعا پڑھتے "اللھم ربنا لک الحمد" الخ سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات "اللھم لک سجدت" نماز سے فارغ ہوتے وقت یہ کلمات کہتے "اللھم اغفرلی" الخ

یہ حدیث حسن صحیح ہے

امام شافعی اور ان کے بعض اصحاب کے نزدیک اس پر عمل ہے اہل کوفہ کے بعض علماء اور دوسرے اہل علم فرماتے ہیں یہ نوافل کے بارے میں ہے فرائض میں نہیں میں نے ابو اسماعیل ترمذی سے سنا وہ سلیمان بن داؤد ھاشمی کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث ذکر کی اور فرمایا یہ حدیث ہمارے نزدیک حدیث زھری کی مثل ہے، جو بواسطہ سالم ان کے والد سے

يَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَبَعْضِ اَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُوْلُ هٰذَا فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُوْلُهُ فِي الْمَكْتُوْبَةِ سَمِعْتُ اَبَا اِسْمٰعِيْلَ يَعْنِي التِّرْمِذِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ الْهَاشِمِيَّ يَقُوْلُ وَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰذَا عِنْدَنَا مِثْلُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

مروی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

سجودِ قرآن میں کیا پڑھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں نے آج رات اپنے آپ کو خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو میری وجہ سے درخت نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا۔ "اے اللہ! میرے لیے اس کے بدلے اپنے ہاں ثواب لکھ دے اس کے سبب مجھ سے میرا بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا اور مجھ سے اس طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندہ داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی کلمات کہتے سنا جو اس شخص نے درخت سے نقل کیے تھے یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ .

۱۳۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ يُقَالُ لَهُ كُفِيتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ

ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی روایت منقول ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدہ تلاوت کرتے تو یہ کلمات پڑھتے "سجد وجہی للذی الخ" میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی قدرت اور طاقت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گھر سے باہر نکلتے وقت کیا کہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے "بسم اللہ توکلت الخ" اللہ کے نام سے (باہر جاتا ہوں)، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی قوت اسی (کی عطا) سے ہے"، ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے تیرے کفایت کی گئی تو (شر سے) بچایا گیا اور اس سے شیطان دور رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات کہتے "بسم اللہ توکلت" اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ کیا اے اللہ! ہم، لغزش سے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے یا کئے جانے جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بازار جاتے وقت کیا پڑھے

سالم بن عبداللہ بن عمر بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيَنِيْ أَخِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَهْرَمَانُ اٰلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَحْوَهٗ.

١٣٥٥ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ قَهْرَمَانُ اٰلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي السُّوْقِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

بَابُ ٤٩ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ

١٣٥٦ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِيْ مُسْلِمٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلٰى أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اس سے دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کیے جاتے ہیں وہ کلمات یہ ہیں "لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ" الخ۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہی لائق ستائش ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یہ حدیث غریب ہے۔ عمرو بن دینار (آل زبیر کے وکیل) نے بواسطہ سالم بن عبداللہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں یہ کلمات کہے "لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ" الخ اللہ تعالےٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔ اس سے دس لاکھ گناہ مٹاتا اور اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔

بیمار کیا پڑھے

حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے "لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" اللہ تعالےٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں جب کہتا ہے "لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ"

www.alahazratnetwork.org

قال من قال لا اله الا الله والله اكبر صدقه ربه وقال لا اله الا انا وانا اكبر واذا قال لا اله الا الله وحده قال يقول الله لا اله الا انا وانا وحدي واذا قال لا اله الا الله وحده لا شريك له قال الله لا اله الا انا وحدي لا شريك لي واذا قال لا اله الا الله له الملك وله الحمد قال الله لا اله الا انا لي الملك ولي الحمد واذا قال لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله قال الله لا اله الا انا ولا حول ولا قوة الا بي وكان يقول من قالها في مرضه ثم مات لم تطعمه النار هذا حديث حسن وقد رواه شعبة عن ابي اسحق عن الاغر ابي مسلم عن ابي هريرة و ابي سعيد نحو هذا الحديث بمعناه ولم يرفعه شعبة حدثنا بذلك محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر عن شعبة بهذا۔

باب۲۲ ما جاء ما يقول اذا راى مبتلى

۱۳۵۷۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن بزيع قال نا عبد الوارث بن سعيد عن عمرو بن دينار مولى آل الزبير عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر عن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من راى صاحب بلاء فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلا الا عوفي من ذلك البلاء كائنا ما كان ما عاش هذا حديث غريب وفي الباب عن ابي هريرة و عمرو بن دينار قهرمان آل الزبير هو شيخ بصري وليس بالقوي في الحديث

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں جب کہتا ہے "لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے "لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تیرے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی اور تعریف میرے لیے ہے" جب بندہ کہتا ہے "لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری مدد کے بغیر کوئی قوت و طاقت نہیں" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے جو آدمی اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے پھر مر جائے اسے آگ نہیں کھائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بواسطہ ابواسحاق اور اغر ابی مسلم، حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی

مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ کلمات کہے "الحمد للہ الذی عافانی" الخ "تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی"۔ وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے محفوظ رہے گا یہ حدیث غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عمرو بن دینار رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ قہرمان آل زبیر بصری شیخ ہیں۔ اور حدیث میں قوی نہیں سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایات لینے میں وہ منفرد ہیں ابوجعفر محمد

www.alahazratnetwork.org

وَقَدْ تَفَرَّدَ بِأَحَادِيثَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ ذٰلِكَ فِي نَفْسِهِ وَلَا يُسْمِعُ صَاحِبَ الْبَلَاءِ.

بن علی سے منقول ہے کہ جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے پناہ مانگے اور یہ بات اپنے دل میں کہے مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُطَرِّفُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر کہا "الحمد للہ الذی الخ" وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ

مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے،

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ "سبحانک اللھم الخ" "یا اللہ! میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں" اس باب میں حضرت ابوبرزہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث سہیل سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةُ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا سو بار گنی جاتی تھی" رب اغفرلی وتب علی" اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۴۲ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ

پریشانی کے وقت کیا پڑھے

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت کلمات پڑھتے تھے:" لا الٰہ الا اللہ الحلیم الحکیم" الخ " اللہ تعالٰی بردبار اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالٰی عرش عظیم کے سوا کوئی معبود نہیں، آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عزت والے عرش کا رب ہے"۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی ہشام، قتادہ، ابو العالیہ، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَهَمَّهُ الْاَمْرُ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَآءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی معاملہ میں مغموم ہوتے تو سر انور آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے "سبحان اللہ العظیم"، اور جب دعا میں زیادہ کوشش فرماتے تو کہتے " یاحی یاقیوم"۔

www.alahazratnetwork.org

بَابُ ۲۳ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

١٣٦٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيْمِ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْأَشَجِّ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَيَقُوْلُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَجْلَانَ.

بَابُ ۲۴ مَا يَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

١٣٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةُ إِصْبَعَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ

کسی مقام پر اترے تو کیا پڑھے

حضرت خولہ بنت حکیم سلیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (سفر میں) کسی جگہ اترے تو یہ کلمات کہے۔ "اعوذ بکلمات اللہ" الخ اللہ تعالٰی کے کمل کلمات کے ساتھ ہر مخلوق کی شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں" اس منزل سے کوچ کرنے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مالک بن انس نے اسے یعقوب بن اشجع سے روایت کیا۔

ابن عجلان نے بھی یعقوب بن اشجع سے روایت کی اور سعید بن مسیب کے واسطہ سے اسے خولہ تک پہنچایا حضرت لیث، ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔

....

سفر میں جاتے وقت کیا کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے "اللھم انت الصاحب الخ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور سفر آسان فرما۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ أَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْنِ أَيْضًا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْنِ أَوِ الْكَوْرِ وَكِلَاهُمَا لَهٗ وَجْهٌ وَيُقَالُ إِنَّمَا هُوَ الرُّجُوْعُ مِنَ الْإِيْمَانِ إِلَى الْكُفْرِ أَوْ مِنَ الطَّاعَةِ إِلَى الْمَعْصِيَةِ إِنَّمَا يَعْنِي الرُّجُوْعَ مِنْ شَيْءٍ إِلٰى شَيْءٍ مِنَ الشَّرِّ۔

چاہتا ہوں"۔ سوید بن نصر نے بواسطہ عبداللہ بن مبارک، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے ابن ابی عدی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے وقت یہ دعا مانگتے "اللھم انت الصاحب" الخ اے اللہ تو ہی میرا سفر کا ساتھی اور میرے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ الٰہی! سفر میں ہمارا رفیق اور گھر میں ہمارا نگہبان ہو۔ الٰہی! میں سفر کی مشقت اور پریشان کن واپسی اچھی حالت کے بعد بری حالت، مظلوم کی بددعا اور اہل و مال میں برے انجام سے تیری پناہ چاہتا ہوں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ "الحور بعد الکون" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ ہر ایک کی توجیہ ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے ایمان سے کفر کی طرف، فرمانبرداری سے نافرمانی کی طرف اور ایک (اچھی) چیز سے کسی بری چیز کی طرف پھرنا مراد ہے۔

....

بَابُ ۳۵ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ

سفر سے واپسی پر کیا کہے

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ الْبَرَاءِ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ربیع بن براء بن عازب، اپنے والد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ کلمات فرماتے "آئبون تائبون" الخ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ثوری نے اسے بواسطہ ابواسحاق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ربیع بن براء کا واسطہ ذکر نہیں کیا شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

باب ۴۲۶ مِنْهُ

۱۳۶۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حب مدینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے جب مدینہ طیبہ کی دیواریں نظر آتیں تو اپنی اونٹنی کو ایڑ لگاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے تیز کر دیتے یہ مدینہ کی محبت کے سبب سے ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۴۲۷ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا وَدَّعَ اِنْسَانًا

۱۳۶۹- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ السُّلَيْمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

رخصت کرتے وقت کیا کہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو رخصت کرتے وقت اس کا ہاتھ پکڑتے اور جب تک وہ خود نہ چھوڑتا آپ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے "استودع اللہ" الخ ہم تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۳۷۰- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ خُثَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اُدْنُ مِنِّيْ اُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

....

حضرت سالم سے روایت ہے جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے میرے قریب آؤ میں تمہیں رخصت کروں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت کیا کرتے تھے پھر آپ وہی کلمات کہے "استودع اللہ الخ" یہ حدیث حسن صحیح اس طریق (یعنی) سالم بن عبداللہ کی روایت سے غریب ہے۔

....

باب ۴۲۸ مِنْهُ

۱۳۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا

زادراہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص

www.alahazratnetwork.org

سیار نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی ارید سفرا فزودنی قال زودک اللہ التقوی قال زدنی قال وغفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیث ما کنت هذا حدیث حسن غریب.

باب ۲۱ منه

۱۳۷۲ - حدثنا موسی بن عبد الرحمن الکندی الکوفی نا زید بن حباب اخبرنی اسامة بن زید عن سعید المقبری عن ابی هریرة ان رجلا قال یا رسول اللہ انی ارید ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ان ولی الرجل قال اللهم اطو له البعد وهون علیه السفر هذا حدیث حسن.

باب ما ذکر فی دعوة المسافر

۱۳۷۳ - حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا الحجاج الصواف عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی جعفر عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة الوالد علی ولده حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن ابراهیم عن هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر یقال له ابو جعفر المؤذن ولا نعرف اسمه.

باب ۳۱ ما جاء ما یقول اذا رکب دابة

۱۳۷۴ - حدثنا قتیبة نا ابو الاحوص

نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زادراہ عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادراہ عطا فرمائے انس نے عرض کیا حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا "تیرے گناہ بخشے" اس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو ہر بلندی پر تکبیر کہو"، جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا" اے اللہ! اس کی دوری کو مختصر کر دے اور اس کے لیے سفر کو آسان فرما دے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مسافر کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں (بہت جلد) قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور اولاد کے خلاف باپ کی دعا۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم اور ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس میں یہ اضافہ ہے "ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں" یہ حدیث حسن ہے۔ ابو جعفر جن سے یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں انہیں ابو جعفر مؤذن کہا جاتا ہے ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔

چوپایہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے

حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس ایک سواری کے لیے چوپایہ لایا گیا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب مبارک میں رکھا تو فرمایا "بسم اللہ" اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو فرمایا "الحمدللہ" پھر "سبحان الذی الخ" وہ ذات پاک ہے جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا اور ہم تو اسے قابو نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں پھر "الحمدللہ" "اللہ اکبر" تین تین بار کہا اور تیسری مرتبہ یہ دعا فرمائی "سبحانک انی قد ظلمت نفسی الخ" اے اللہ! تو پاک ہے میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے گناہوں کو تیرے سوا کون بخشتا ہے" پھر آپ ہنس پڑے میں نے پوچھا امیر المومنین! آپ کس بات پر ہنسے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا پھر آپ ہنس پڑے میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے کس بات پر تبسم فرمایا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ یہ کلمات کہتا ہے "رب اغفرلی ذنوبی الخ" اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْأَرْضِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا وَكَانَ يَقُوْلُ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ آيِبُوْنَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے ہوئے اپنی سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر فرماتے "سبحان الذی سخرلنا" الخ پھر یہ دعا مانگتے "اللھم انی اسئلک" اے اللہ! میں اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ہر اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو تجھے پسند ہو۔ اے اللہ! ہمارا سفر آسان کر دے اور راستے کی دوری (لمبائی) ہمارے لیے لپیٹ (کر مختصر کر) دے یا اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ سفر میں ہماری رفاقت اور گھر میں نگہبانی فرما" جب واپس تشریف لاتے تو فرماتے "ائبون تائبون" الخ یہ حدیث حسن ہے۔

www.alahazratnetwork.org

بَابُ ۴۳ مَا جَآءَ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

آندھی کے وقت کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آندھی دیکھ کر یہ دعا مانگتے "اللھم انی اسألک الخ الٰہی! میں تجھ سے اس کی بھلائی، جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اس کی برائی جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں" اس باب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۴۴ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي مَطَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

گرج کی آواز سن کر کیا کہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم لا تقتلنا الخ" یا اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے بھی ہلاک نہ کر ہمارے سابقہ گناہ معاف فرما۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۴۵ مَا يَقُولُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

چاند دیکھ کر کیا دعا مانگے

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم اھللہ الخ الٰہی! اس کا طلوع ہونا ہمارے لیے امن ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

www.alahazratnetwork.org

بَابُ ۲۳۵ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْغَضَبِ

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمَاتَ مُعَاذٌ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى غُلَامٌ ابْنُ سِتِّ سِنِينَ هٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَاٰهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يُكْنٰى أَبَا عِيسٰى وَأَبُو لَيْلَى اسْمُهُ يَسَارٌ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ أَدْرَكْتُ عِشْرِينَ وَمِائَةً مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

غصہ کے وقت کیا پڑھے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کیا یہاں تک کہ ان میں سے ایک کے چہرے پر غصے کا آثار ظاہر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ شخص اسے کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ وہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" ہے اس باب میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن سفیان سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی یہ حدیث مرسل ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے خلافت فاروقی میں وصال فرمایا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔ شعبہ نے بواسطہ حکم عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے یوں ہی بیان کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے روایت کی ہے ان کی کنیت ابو عیسٰی ہے۔ ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے منقول ہے فرماتے ہیں۔ میں ایک سو بیس (۱۲۰) صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔

****

بَابُ ۲۳۶ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ

بُرا خواب دیکھے تو کیا کہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو کچھ دیکھا اسے بیان کرے۔ اور اگر ناپسندیدہ خواب

www.alahazratnetwork.org

بِمَا رَأَى وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اِسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ وَالنَّاسُ۔

بَابٌ ۳۴ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ وَ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوا أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابٌ ۳۵ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ

دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا اس کی شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے پس وہ اسے کچھ نقصان نہ دے گی۔ اس باب میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن مدینی ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ امام مالک اور دوسرے لوگوں نے اس سے روایت کی ہے۔

نیا پھل دیکھے تو کیا کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں کی عادت تھی کہ نیا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے آپ اسے ہاتھ میں پکڑ کر دعا مانگتے۔ "اللھم بارک لنا فی ثمارنا" الخ یا اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ ہمارے شہر کو ہمارے لیے بابرکت بنا۔ ہمارے صاع اور مد (ناپ کے دو پیمانے) میں برکت فرما۔ یا اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ والسلام تیرے بندے خلیل اور نبی ہیں۔ میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا مانگی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی قدر اور اس کی مثل مزید کی دعا مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چھوٹے بچے کو جو نظر آتا بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

کھانا کھائے تو کیا کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور خالد بن ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے ہمیں دودھ کا ایک پیالہ دیا۔

www.alahazratnetwork.org

بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ فَجَآءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ لِيْ الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أُوْثِرُ عَلٰى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَمْرِو بْنِ حَرْمَلَةَ وَلَا يَصِحُّ۔

بَابُ ۳۹ مَا يَقُوْلُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ نَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيْدَةَ قَالَ حَفْصٌ عَنِ ابْنِ أَخِيْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَالَ أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مَوْلًى لِأَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا میں آپ کی دائیں جانب تھا اور خالد بن ولید بائیں طرف تھے حضور نے مجھ سے فرمایا پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میں آپ کے (بابرکت) جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی جسے کھانا کھلائے اسے یہ دعا مانگنی چاہیے۔ "اللھم بارک لنا" الخ یا اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔ اور جسے اللہ تعالٰی دودھ پلائے وہ کہے "یا اللہ! ہمارے لیے اسے بابرکت بنا اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے اور پانی (دونوں) کی جگہ دودھ کے سوا کوئی چیز کفایت نہیں کرتی۔ **یہ حدیث حسن ہے** بعض راویوں نے یہ حدیث علی بن زید سے روایت کی اور کہا "عمر بن حرملہ" بعض نے "عمرو بن حرملہ" کہا اور یہ صحیح نہیں۔

کھانے سے فراغت پر کیا کہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا۔ تو آپ یہ کلمات کہتے "الحمد للہ حمداً کثیراً" اللہ تعالٰی کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔ نہ وہ چھوڑی جا سکتی ہے اور نہ اس سے بے نیازی ہو سکتی ہے اے ہمارے رب! یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش فرماتے یہ کلمات کہتے۔ "الحمد للہ الذی" حمد وستائش اس ذات کے لیے

www.alahazratnetwork.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ.

۱۳۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِیُٔ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْ مَرْحُوْمٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ مَیْمُوْنٍ.

بَابُ ۳۳ مَا یَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ نَهِیْقَ الْحِمَارِ

۱۳۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَکًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطَانًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

بَابُ ۳۴ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّحْمِیْدِ

۱۳۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ السَّهْمِیُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِیْ صَغِیْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَی الْاَرْضِ اَحَدٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا کُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَایَاهُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ

جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

....

حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد (حضرت معاذ بن انس) رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر یہ کلمات کہے "الحمد للہ الذی اطعمنی" الخ "اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ستائش کے لائق ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت و قوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا" اس شخص کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے۔

گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اگر گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تحمید کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل زمین سے جو کوئی یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے ابو بلج سے اسی سند کے ساتھ

www.alahazratnetwork.org

شعبة هذا الحديث عن أبي بلج بهذا الإسناد نحوه ولم يرفعه وأبو بلج اسمه يحيى بن أبي سليم ويقال ابن سليم أيضا حدثنا محمد بن بشار نا ابن أبي عدي عن حاتم بن أبي صغيرة عن أبي بلج عن عمرو بن ميمون عن عبد الله ابن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن أبي بلج نحوه ولم يرفعه.

اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی، حاتم بن ابی صغیرہ، ابوبلج، عمرو بن میمون اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مروی ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابوبلج سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

١٣٨٨۔ حدثنا محمد بن بشار نا مرحوم بن عبد العزيز العطار نا أبو نعامة السعدي عن أبي عثمان النهدي عن أبي موسى الأشعري قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزاة فلما قفلنا أشرفنا على المدينة فكبر الناس تكبيرة ورفعوا بها أصواتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن ربكم ليس بأصم ولا غائب هو بينكم وبين رءوس رحالكم ثم قال يا عبد الله بن قيس ألا أعلمك كنزا من كنوز الجنة لا حول ولا قوة إلا بالله هذا حديث حسن صحيح وأبو عثمان النهدي اسمه عبد الرحمن بن مل وأبو نعامة اسمه عمرو بن عيسى ومعنى قوله هو بينكم وبين رءوس رحالكم إنما يعني علمه وقدرته.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ واپسی پر جب مدینہ طیبہ سامنے آیا تو لوگوں نے بلند آواز سے نعرہ تکبیر کہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب نہ تو بہرہ ہے اور نہ ہی غائب، بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا "اے عبداللہ بن قیس! کیا تمہیں جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔ ابونعامہ کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔ یہ قول کہ "اللہ تعالیٰ تمہارا اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے" اس سے اس کا علم اور قدرت مراد ہے۔

باب ٣٣٢

جنت کے پودے

١٣٨٩۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا سيار نا عبد الواحد بن زياد عن عبد الرحمن بن إسحاق عن القاسم بن عبد الرحمن عن أبيه عن ابن مسعود قال قال رسول الله

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انہوں نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیْتُ اِبْرَاھِیْمَ لَیْلَۃَ أُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَکَ مِنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَآءِ وَاَنَّھَا قِیْعَانٌ وَّاَنَّ غِرَاسَھَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ نَا مُوْسَی الْجُھَنِیُّ قَالَ نِیْ مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُلَسَائِہٖ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ اَحَدُکُمْ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ تُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ وَتُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ سَیِّئَۃٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

بابٌ ۱۳۳

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ

کو میرے طرف سے سلام کہنا اور بتا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے پودے "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" ہیں اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم مجلس صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے مجلس میں سے ایک شخص نے پوچھا ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے کمائے؟ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سو مرتبہ "سبحان اللہ" کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جنت میں کھجور

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا "سبحن اللہ العظیم وبحمدہ" اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے، ہم اسے صرف بواسطہ ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے "سبحن اللہ العظیم وبحمدہ" پڑھا اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

حسن غریب ہے۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سو" مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہٖ" کہا اس کے گناہ معاف بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

........:........

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ .

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے (ایسے) ہیں جو زبان پر آسان، میزان پر بھاری اور رحمٰن کو پسند ہیں۔ (وہ یہ ہیں) "سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبجمدہ" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

....

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهٗ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ سو مرتبہ "لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" الخ پڑھے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ سو گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور شام تک شیطان سے پناہ میں رہتا ہے۔ اور کوئی دوسرا اس سے اچھا عمل نہیں لاتا البتہ وہ جو اس سے زیادہ عمل کرے"۔ اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ جس نے سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ یہ

خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۳۴

بہترین عمل

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہے قیامت کے دن کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جو یہی کلمات یا اس سے زیادہ کہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسٰى نَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ قُولُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہو جس نے ایک مرتبہ کہا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں جس نے دس مرتبہ کہا اس کے لیے سو نیکیاں ہیں جو سو مرتبہ کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو زیادہ کرے اللہ تعالے مزید عطا فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے بخش دیا جاتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۴۳۵

سو حج کا ثواب

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ حُمْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو "سبحان اللہ" کہے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح شام سو مرتبہ "الحمد للہ" کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالے کے راستے میں سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کیا (سواری دی) یا فرمایا سو غزوات لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔ اور جو شخص صبح و شام سو

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ مَنْ كَبَّرَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

سو مرتبہ "لاالہ الااللہ" کہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کیے۔ اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ "اللہ اکبر" کہا تو اس کے دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات یا اس سے زائد کہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيْحَةٌ فِيْ رَمَضَانَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ تَسْبِيْحَةٍ فِيْ غَيْرِهٖ۔

ابو بشر سے روایت ہے امام زہری فرماتے ہیں رمضان شریف میں ایک مرتبہ تسبیح کہنا دوسرے دنوں میں ہزار مرتبہ کہنے سے بہتر ہے۔

بَابٌ

چار کروڑ نیکیاں

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہے "اشہد ان لاالہ الا اللہ الخ" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ واحد معبود ہے۔ ایک ہے بے نیاز ہے۔ نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد اور اس کے برابر کا کوئی نہیں" ایسے آدمی کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ خلیل بن مرہ، محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ محمد بن اسماعیل منکر الحدیث ہے

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کی نماز پڑھ کر اس حالت میں کہ اس نے پاؤں پھیر رکھے ہوں گفتگو کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات کہے "لاالہ الا اللہ" الخ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس سے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اس کے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔ اور وہ

www.alahazratnetwork.org

الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ فِي حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

پورا دن ناپسندیدہ باتوں اور شیطان سے (اللہ تعالٰی کی) امان میں رہتا ہے۔ اور اس دن اسے شرک کے سوا کسی گناہ پر پکڑ نہ ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جامع دعائیں

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهُ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا أَخَذَهُ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ دعا مانگتے سنا "اللھم انی اسالک الخ" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالٰی سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا قبول کی جاتی ہے۔ اور جب ان کلمات کے ساتھ کچھ مانگا جائے دیا جاتا ہے زید کہتے ہیں میں نے کئی سال بعد یہ بات زہیر بن معاویہ کو بتائی تو انہوں نے کہا مجھ سے یہ بات ابو اسحاق نے مالک بن مغول سے روایت کرتے ہوئے بیان کی، زید کہتے ہیں پھر میں نے حضرت سفیان سے ذکر کیا تو انہوں نے بھی مالک بن مغول سے روایت کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے شریک نے اسے بواسطہ ابو اسحاق اور ابن بریدہ، بریدہ سے نقل کیا (حالانکہ صحیح یہ ہے کہ) ابو اسحاق، مالک بن مغول سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم، ان دو آیات میں ہے "والٰھکم الٰہ واحد" الخ

www.alahazratnetwork.org

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةِ آلِ عِمْرَانَ الٓمٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۳۳۸

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبُو هَانِئٍ اسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ وَأَبُو عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ قَالَ ثَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ

اور سورہ آل عمران کے شروع میں "الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دعا مانگنے کا طریقہ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس دوران کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی "اللھم اغفرلی وارحمنی" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھ جایا کرو پھر اللہ تعالیٰ کے شایان شان اس کی حمد وثنا کرو مجھ پر درود شریف بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی فرماتے ہیں پھر ایک اور آدمی نے نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! (رب سے) دعا مانگو قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حیوہ بن شریح نے اسے ابو ہانی خولانی سے روایت کیا ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل سے دعا قبول نہیں فرماتا" یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو

www.alahazratnetwork.org

التُّجِيْبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ أَوْ لِغَيْرِهٖ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ مَا شَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا اور اس نے درود شریف نہیں پڑھا۔ آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اسے بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے آدمی سے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور پھر جو چاہے دعا مانگے یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۳۴۹

آنکھوں کے لیے دعا

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَمْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اللھم عافنی فی جسدی" الخ یا اللہ! میرے تمام جسم بالخصوص آنکھوں کو صحت و عافیت عطا فرما اور اسے میرے لیے باقی رکھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے بہت بڑے عرش کا رب پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے رب کے لیے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں حبیب بن ابی ثابت نے حضرت عروہ بن زبیر سے کچھ نہیں سنا۔

باب ۳۵۰

پناہ مانگنا

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوی میں غلام مانگنے حاضر ہوئیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات کہو[1] اللھم رب السمٰوٰت السبع الخ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے اس کی مثل روایت کیا ہے بعض نے بواسطہ اعمش، ابوصالح سے بلا واسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل روایت کیا ہے۔

[1] ترجمہ دیکھیے حدیث ـــ کے تحت ملاحظہ فرمائیں (مترجم)

الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهٰكَذَا رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

کیا ہے

باب ۳۵۱

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں، غیر مطمئن دل، نامقبول دعا، نہ سیر ہونے والے نفس اور غیر نفع بخش علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں ان چار چیزوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۳۵۲

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا "اے حصین! آج کل کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا چھ زمین میں اور ایک آسمان میں آپ نے پوچھا تمہاری امید وخوف ان میں سے کس سے وابستہ ہیں! عرض کیا "آسمان والے سے" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حصین! اگر تم اسلام لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمے سکھاتا۔ حضرت عمران کہتے ہیں جب حضرت حصین ایمان لائے تو عرض کیا یارسول اللہ! مجھے وہ دو کلمے سکھائیے جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو "اللھم الھمنی" الخ یا اللہ! مجھے میری

www.alahazratnetwork.org

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

ہدایت دکھا اور نفس کی شر سے محفوظ رکھ" یہ حدیث حسن غریب ہے اور حضرت عمران بن حصین سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بابٌ

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْعَامِرٍ نَا اَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو مَوْلَی الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِیْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے سنا کرتا تھا "اللھم انی اعوذبک الخ" یااللہ! میں، حزن و غم، عجز، سستی، بخل، غلبۂ قرض اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَدْعُوْ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِیْحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذبک" یااللہ! میں، کاہلی بڑھاپے، بزدلی بخل، فتنہ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بابٌ مَاجَآءَ فِیْ عَقْدِ التَّسْبِیْحِ بِالْیَدِ

ہاتھ سے تسبیح شمار کرنا

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا عَثَّامُ بْنُ عَلِیٍّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ التَّسْبِیْحَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ وَرَوٰی شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ بِطُوْلِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ یُسَیْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ سے تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اعمش، عطاء بن سائب کی روایت سے غریب ہے شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے طویل حدیث نقل کی۔ اس باب میں حضرت یسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت

بِنْتِ يَاسِرٍ

۱۴۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَهٗ أَمَا كُنْتَ تَدْعُوْ مَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَا تُطِيْقُهٗ وَلَا تَسْتَطِيْعُهٗ أَفَلَا كُنْتَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذکور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی بیمار پرسی فرمائی جو لاغر ہو چکا تھا آپ نے پوچھا کیا تم اپنے رب سے صحت و عافیت کی دعا نہیں مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں یہ کہا کرتا تھا "یا اللہ! جو سزا تو نے مجھے آخرت میں دینی ہے دنیا ہی میں دے دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تم میں اتنی طاقت نہیں اور تم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ تم نے یہ کیوں نہیں کہا "اللھم اتنا الخ" یا اللہ! مجھے دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما اور مجھے عذاب جہنم سے بچا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب ۴۵۵

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اسألک" یا اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، حرام سے احتراز اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۵۶

۱۴۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ ثَنِيْ عَائِذُ اللّٰهِ أَبُوْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے۔ "اللھم انی اسألک حبک" یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں

www.alahazratnetwork.org

كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

کی محبت ، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں یا اللہ ! اپنی محبت میرے لیے ، میرے نفس ، اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے ۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (اپنے دور میں) سب سے زیادہ عبادت کرنے والے انسان تھے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۳۵

۱۳۱۷ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَأَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ اسْمُهُ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُمَاشَةَ.

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے ۔ "اللھم ارزقنی" الخ یا اللہ ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس شخص کی محبت مرحمت فرما، جس کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے یا اللہ ! مجھے جو پسندیدہ چیز عطا فرمائے اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور جس پسندیدہ چیز کو مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر ان سے فارغ البال بنا دے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے ۔

باب ۳۶

۱۳۱۸ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنِيْ سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ أَبِيْهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِكَفِّيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا ۔ یا رسول اللہ ! مجھے ایسی دعا بتائیے جس کے ذریعے میں پناہ مانگا کروں ۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ کہو "اللھم اعوذبک" الخ یا اللہ ! میں آنکھ ، زبان ، دل اور شرمگاہ کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔" یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ ہمیں اسے

www.alahazratnetwork.org

شَيْءٌ مِنِّيْ يَعْنِيْ فَرْجَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ ابْنِ يَحْيٰى.

بَابٌ ۳۵۹

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَأَنْقِ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

صرف اسی طریق یعنی سعد بن اوس، کی روایت سے جانتے ہیں۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کو یہ دعا اس طرح سکھاتے جس طرح انہیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے "اللھم انی اعوذبک" الخ یا اللہ! میں، عذاب جہنم، عذاب قبر فتنۂ دجال اور زندگی و موت کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذبک" الخ یا اللہ! آگ کے فتنہ، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنۂ دولت کی شر، فتنۂ محتاجی کے شر اور مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں الٰہی! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور خطاؤں سے میرے دل کو یوں پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔ مجھے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے یا اللہ! میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ وَفَاتِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کے وقت آپ سے یہ کلمات سنے "اللھم اغفرلی" الخ یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ دوست سے ملا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۶۰

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو نہ پایا تو ہاتھ سے ٹٹولا میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر جا لگا کیا دیکھتی ہوں کہ آپ حالت سجدہ میں ہیں اور یہ دعا پڑھ رہے ہیں "اعوذ برضاک الخ" یا اللہ میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف اس طرح نہیں کر سکتا جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ لیث، یحیٰی بن سعید سے اسی سند سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس پر اضافہ ہے "و اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک۔"

باب ۳۶۱

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح نہ کہے "یا اللہ! اگر چاہے تو مجھے بخش یا اللہ! اگر چاہے تو مجھ پر رحم فرما" بلکہ یقین کے ساتھ سوال کرنا چاہیے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۶۲

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کی خاص رحمت آسمان دنیا پر اترتی ہے تہائی رات

www.alahazratnetwork.org

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرُّ اِسْمُهٗ سَلْمَانُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي الدَّرْدَآءِ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ.

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَآءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ الدُّعَآءُ فِيْهِ أَفْضَلُ وَأَرْجٰى وَنَحْوُ هٰذَا.

باب ۳۶۳

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَآئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا أَصَابَ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَإِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا أَصَابَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

باقی رہتی ہے تو اعلان فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے کہ تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تاکہ اسے بخشش دوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبداللہ اغر کا نام سلمان ہے اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، ابو سعید، جبیر بن مطعم، رفاعہ جہنی، ابو درداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا یارسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوذر اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، رات کے آخری حصہ کی دعا افضل اور قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ (اور اس کی مثل (مذکور ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات کہے "اللھم اصبحنا الخ یا اللہ! ہم نے (اس حال میں) صبح کی (کہ) ہم تجھے گواہ بناتے ہیں اور تیرے حاملین عرش، دیگر فرشتوں اور تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے (خاص) بندے اور رسول ہیں" اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے جن کا وہ اس دن مرتکب ہو۔ اور اگر شام کو یہ کلمات کہے تو رات کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے

❁ ❁ ❁

www.alahazratnetwork.org

باب ۴۶۴

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عُمَرَ الْهِلَالِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ دُعَاءَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِي وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ أَنَّكَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا وَأَبُو السَّلِيلِ اسْمُهُ ضُرَيْبُ بْنُ نُقَيْرٍ وَيُقَالُ نُفَيْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا "یارسول اللہ میں نے آج رات آپ کی دعا سنی اس میں جو حصہ میں نے سنا وہ یہ تھا " اللھم اغفر ذنبي" الخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اس میں سے کچھ چھوٹ گیا ہے؟ ابوسلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے نفیر بھی کہا جاتا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۴۶۵

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بہت کم ایسا ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے لیے یہ دعا مانگے بغیر مجلس سے اٹھتے "اللھم اقسم لنا" الخ یا اللہ ہم پر اپنا خوف غالب کردے جو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما جس کے ذریعے ہمیں جنت میں داخل کر وہ یقین عطا فرما جس کے باعث ہم پر مصائب دنیا آسان ہو ہمیں زندگی بھر کانوں آنکھوں اور قوت سے نفع عطا کر اور اسے باقی رکھ ہمارا غصہ ان لوگوں تک محدود رکھ جو ہم پر ظلم کریں دشمن پر ہماری مدد فرما ہمیں دینی مصائب میں نہ ڈال طلب دنیا ہماری بڑی خواہش، اور منتہائے علم نہ بنا۔ ہم پر بے رحم لوگوں کو مسلط نہ کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اسے بواسطہ خالد بن ابی عمران اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي

مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ دعا مانگتے ہوئے

www.alahazratnetwork.org

بَكْرَةَ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَا بُنَيَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ قَالَ الْزَمْهُنَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابٌ ٣٦٦

١٤٣٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

بَابٌ ٣٦٧

١٤٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ مَرَّةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ

سنا "اللھم انی اعوذبک الخ" تو فرمایا" اے بیٹے! تو نے یہ دعا کس سے سنی؟ میں نے کہا میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا اسے اپنے آپ پر لازم کرلو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات کہتے سنا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں۔ جب تم انہیں کہو گے اللہ تعالٰے تمہیں بخش دے گا اگرچہ تم پہلے سے بخشے ہوئے ہو۔ فرمایا یہ کہو "لا الہ الا اللہ الخ" علی بن خشرم نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اپنے والد سے اس کی مثل روایت کی البتہ آخر میں "الحمد للہ رب العالمین" کا اضافہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی ابواسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ کلمات کہے "لا الہ الا انت سبحانک الخ" تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں زیادتی کرنے والوں سے ہوں جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لیے دعا مانگے اللہ تعالٰے قبول فرماتا ہے۔ محمد بن یوسف

www.alahazratnetwork.org

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ أَبِيْهِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ وَهُوَ أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُوْنُسَ فَقَالُوْا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ.

کبھی بواسطہ ابراہیم بن محمد بن سعد، سعد سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد لوگوں نے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے۔ محمد بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا ابن احمد زبیری نے اسے یونس سے محمد بن یوسف کی روایت کی مثل نقل کیا۔

بَابٌ ٣٦٨

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ يُوْسُفُ وَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ یوسف کہتے ہیں ہم سے عبدالاعلیٰ نے بواسطہ ہشام بن حسان اور محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل مرفوعًا روایت کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابٌ ٣٦٩

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا شُعَيْبُ ابْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا "ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو" الخ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں رحمٰن، رحیم، بادشاہ، برائیوں سے پاک، بے عیب، امن دینے والا، محافظ، غالب، زبردست، بڑائی والا، پیدا کرنے والا، جان ڈالنے والا، صورت دینے والا، درگزر فرمانے والا، سب کو قابو میں رکھنے والا، بہت عطا فرمانے والا، بہت روزی دینے والا، سب سے بڑا مشکل کشا، بہت جاننے والا، روزی تنگ کرنے والا، روزی فراخ کرنے والا، پست کرنے، بلند کرنے والا عزت دینے

العظيم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلي الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوي المتين الولي الحميد المحصي المبدئ المعيد المحيي المميت الحي القيوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الأول الآخر الظاهر الباطن الوالي المتعالي البر التواب المنتقم العفو الرؤوف مالك الملك ذو الجلال والإكرام المقسط الجامع الغني المغني المانع الضار النافع النور الهادي البديع الباقي الوارث الرشيد الصبور هذا حديث غريب۔

۳۴۳۴۔ حدثنا به غير واحد عن صفوان بن صالح ولا نعرفه إلا من حديث صفوان بن صالح وهو ثقة عند أهل الحديث وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا نعلم في كبير شيء من الروايات ذكر الأسماء إلا في هذا الحديث وقد روى آدم بن أبي إياس هذا الحديث بإسناد غير هذا عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وذكر فيه الأسماء وليس له إسناد صحيح۔

۳۴۳۵۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن لله تسعة و تسعين اسما من أحصاها دخل الجنة و

والا، ذلت دینے والا، سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا، حاکم مطلق، سراپا انصاف، لطف و کرم والا، باخبر، بردبار، بڑا بزرگ، بہت بخشنے والا، قدر دان، بہت بڑا، محافظ، قوت دینے والا، کفالت کرنے والا، بڑے مرتبے والا، بہت کرم والا، بڑا نگہبان، دعائیں قبول کرنے والا، وسعت والا، حکمتوں والا، محبت کرنے والا، بڑا بزرگ، مردوں کو زندہ کرنے والا، حاضر و ناظر، برحق، کارساز، بہت بڑی قوت والا، شدید قوت والا، مددگار، لائق تعریف، شمار میں رکھنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، موت دینے والا، قائم رکھنے والا، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، بے نیاز، قادر، پوری طاقت والا، آگے کرنے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلے، سب کے بعد، ظاہر، پوشیدہ، متصرف، بلند و برتر، اچھے سلوک والا، بہت توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، بہت معاف کرنے والا، بہت مشفق، ملکوں کا مالک، جلال و اکرام والا، عدل کرنے والا، جمع کرنے والا، بے نیاز، غنی بنانے والا، روکنے والا، ضرر پہنچانے والا، نفع بخش، نور، ہدایت دینے والا، بے مثال ایجاد کرنے والا، باقی، نیکی پسند کرنے والا، صبر و تحمل والا، یہ حدیث غریب ہے۔

متعدد رواۃ نے صفوان بن صالح سے نقل کیا ہم اسے صرف صفوان کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ لیکن ذکر اسماء ہمارے علم کے مطابق صرف اسی روایت میں ہے۔ آدم ابن ابی ایاس نے دوسری سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسماء کا ذکر بھی کیا لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث

www.alahazratnetwork.org

لَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ الْاَسْمَاءِ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ اَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْاَسْمَاءَ۔

میں ناموں کا تفصیلی ذکر نہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالیمان نے بواسطہ شعیب بن ابی حمزہ، ابوالزناد سے یہ حدیث روایت کی لیکن ناموں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنِ مَكِّيٍّ مَوْلَى ابْنِ عَلْقَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو چر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا "مساجد" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! چرنے سے کیا مراد ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ والحمد للہ "الخ پڑھنا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ الْبُنَانِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالَ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے باغوں سے گزرو تو چر لیا کرو، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ذکر اللہ کے حلقے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

باب ۲۷۰

مصیبت پہنچنے پر دعا۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا فَلَمَّا احْتُضِرَ اَبُوْ سَلَمَةَ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہے "انا للہ وانا الیہ راجعون" الخ بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، یا اللہ! میں اپنی مصیبت کا تجھ سے اجر طلب کرتا ہوں مجھے اس کا ثواب عطا کر اور اس کا اچھا بدل عطا فرما۔ جب حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے عرض کیا الٰہی! میرے گھر والوں کو میرا اچھا

www.alahazratnetwork.org

قَالَ اللّٰهُمَّ اَخْلُفْ فِيْ اَهْلِيْ خَيْرًا مِّنِّيْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ سَلَمَةَ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ۔

بدل عطا فرما جب حضرت ام سلمہ کی وفات کا وقت آیا، تو انہوں نے عرض کیا اے میرے گھر والوں کو میرا اچھا بدل عطا فرما۔ ان کا انتقال ہوا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون الخ۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ ابو سلمہ کا نام عبداللہ بن عبد الاسد ہے۔

بابٌ

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَاُعْطِيْتَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ۔

افضل دعا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا! یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت اور معافی طلب کیا کرو۔ اس آدمی نے دوسرے دن حاضر ہو کر پوچھا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے؟ آپ نے وہی جواب دیا۔ تیسرے دن حاضر ہوا۔ تو آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا نیز فرمایا جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دی گئی تو تم کامیاب ہو گئے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے سلمہ بن وردان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ آپ نے فرمایا کہو "اللھم انک عفو تحب العفو" الخ یا اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ سکھلائیے

www.alahazratnetwork.org

بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ قَالَ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ فَقَالَ لِي يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ وَقَدْ سَمِعَ مِنَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔ حضرت عباس فرماتے ہیں چند دن ٹھہر کر میں دوبارہ حاضر ہوا اور وہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے عباس! اے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبداللہ سے مراد ابن حارث بن نوفل ہیں انہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے سنا ہے۔

باب ۴۷۲

کام کے ارادہ پر دعا۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْوَزِيْرِ نَا زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَنْفَلٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَيُقَالُ لَهُ زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَرَفِيُّ وَكَانَ يَسْكُنُ عَرَفَاتٍ وَتَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو کہتے "اللھم خرلی واخترلی" یا اللہ! اسے میرے لئے بہتر و مختار فرما۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زنفل کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں انہیں زنفل بن عبداللہ عرفی کہا جاتا ہے اور وہ عرفات میں رہائش پذیر تھے اس حدیث میں منفرد ہیں اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

باب ۴۷۳

سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت۔

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا أَبَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ نَا يَحْيَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ سَلَّامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو ایمان کا حصہ ہے۔ "الحمد للہ" میزان کو بھر دے گی اور "سبحان اللہ والحمد للہ" زمین و آسمان کے درمیانی حصہ کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے صدقہ برہان، دلیل و راہنما ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے موافق یا تیرے خلاف حجت ہے ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنے نفس کو بیچتا ہے پس یا تو اسے آزاد کراتا ہے یا

www.alahazratnetwork.org

عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٤٤٤۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ إِلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

١٤٤٥۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيٍّ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْ فِي يَدِهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ۔

باب

١٤٤٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ثَنِي قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَكَانَ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنِ الْأَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَآبِي وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ

ہلاک کر دیتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح (سبحان اللہ کہنا) نصف ترازو ہے۔ "الحمد للہ" اسے بھر دیتی ہے "لا الہ الا اللہ" اور اللہ تعالے کے درمیان کوئی پردہ نہیں وہ اللہ تعالے تک (سیدھا) پہنچتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ۔

بنو سلیم کے ایک فرد سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میرے ہاتھ میں یا اپنے ہاتھ میں گنا کر تسبیح نصف ترازو ہے الحمد للہ اسے بھر دیتی ہے۔ تکبیر زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتی ہے ۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے شعبہ اور ثوری نے اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے ۔

موقف میں دعا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو موقف میں اکثر یہ دعا مانگا کرتے "اللھم لک الحمد" یا اللہ! تیرے ہی لئے حمد و ستائش ہے جیسا کہ تو خود فرمائے اور اس سے بہتر جو ہم کہیں۔ یا اللہ! میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت تیرے ہی لئے ہے میری واپسی بھی تیری ہی طرف ہے اور جو میں چھوڑ جاؤں وہ بھی تیرے ہی لئے ہے یا اللہ! میں عذاب قبر، دل کے وسوسوں اور کاموں کے بکھرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ یا اللہ! آندھی کی لائی ہوئی شر سے بھی تیری پناہ کا طالب ہوں ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب

www.alahazratnetwork.org

هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

باب ۴۷۵

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

باب ۴۷۶

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيرِ قَالَ ثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِأَكْثَرِ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَ

ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

جامع دعا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہ رہا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام دعاؤں کی جامع دعا نہ بتاؤں تم یوں کہو "اللھم انا نسالک الخ یا اللہ! ہم تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی۔ اور اس بری چیز سے پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ تجھ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ تجھ ہی پر پہنچانا ہے اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی قوت بھی تیری طرف سے ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اکثر دعا مانگتے

حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المومنین! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تو اکثر کونسی دعا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا آپ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے "یا مقلب القلوب" الخ اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل ایمان پر قائم رکھ۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اکثر یہ دعا مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "ام سلمہ! ہر انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان (یعنی قبضہ میں) ہے اس نے جس کو چاہا سیدھا رکھا اور جس کو چاہا ٹیڑھا کر دیا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "ربنا لا تزغ قلوبنا" الخ یا اللہ! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر۔ اس باب میں حضرت عائشہ، نواس بن سمعان، انس، جابر، عبداللہ

أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

بن عمرو اور نعیم بن حماد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۴۲۹

بے خوابی کا علاج

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ نَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ شَكٰى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ أَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهٗ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید مخزومی نے بارگاہ نبوی میں بے خوابی کی شکایت کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ! میں رات کو سو نہیں سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات کہو "اللّٰہم رب السمٰوٰت السبع" الخ یا اللہ! سات آسمانوں اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں، کے رب سات زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھایا، شیطان اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا، کے رب! اپنی تمام مخلوق کی شر سے مجھے نجات دے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم کرے۔ تیری پناہ میں آیا ہوا غالب ہے اور تیری تعریف عظیم ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن ظہیر کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ حدیث دوسرے طرق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہے "اعوذ بکلمات اللہ" الخ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل و تمام کلمات کے ذریعہ اس کے غضب و عذاب، بندوں کی شر، شیطانی وسوسوں اور ان کے آموجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔ یہ خواب اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈالتے تھے[1]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

[1] بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا جائز بلکہ ایک اچھا کام ہے ممانعت صرف ان تعویذوں کی ہے جن میں شرکیہ کلمات تحریر ہوں لہٰذا ایسے مستحسن کام کو شرک و بدعت کہنا گمراہی اور جہالت کی علامت ہے ۱۲ (مترجم)

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

باب ۴۷۸

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۴۷۹

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ نِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَاَبُو الْخَيْرِ اسْمُهُ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيُّ۔

باب ۴۸۰

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الرُّحَيْلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ اَخِيْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهُ اَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ مِنْ

اللہ تعالیٰ کی تعریف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں، اسی لئے اس نے ہر ظاہر و باطن بے حیائی کو حرام کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنی تعریف کو پسند کرنے والا بھی کوئی نہیں اسی لئے اس نے اپنی تعریف کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دعائے مغفرت۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ کہو" اللھم انی ظلمت الخ یا اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے اور گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں پس مجھے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوالخیر کا نام مرثد بن عبداللہ یزنی ہے۔

دعائے حاجت۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حاجت سے بے چین ہوتے تو یہ دعا مانگتے "یا حی یا قیوم" الخ اے زندہ اور قائم رکھنے والے ہیں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں۔ اسی سند سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم "یاذوالجلال والاکرام" کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے

www.alahazratnetwork.org

غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ وَالْمُؤَمَّلُ غَلِطَ فِيهِ فَقَالَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَا يُتَابَعُ فِيهِ۔

بھی مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یاذالجلال والاکرام" کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب غیر محفوظ ہے بواسطہ حماد بن سلمہ، حمید اور حسن بصری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یہ زیادہ صحیح ہے۔ مؤمل نے اس میں خطا کی اور حمید نے انس سے روایت کیا اس میں کوئی متابع موجود نہیں۔

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْعَافِيَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا "اللھم انی اسألک الخ یا اللہ! میں تجھ سے پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں" آپ نے فرمایا پوری نعمت کونسی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے اس دعا کے ساتھ بہتری کا ارادہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری نعمت، جنت کا داخلہ اور جہنم سے نجات ہے، آپ نے ایک اور آدمی کو "یا ذا الجلال والاکرام" کہتے ہوئے سنا تو فرمایا تیری دعا یقیناً قبول ہوگی لہذا مانگ۔ ایک اور آدمی سے یہ کلمات سنے "یا اللہ! میں تجھ سے صبر کا طالب ہوں" آپ نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے مصیبت مانگی ہے لہذا اس سے عافیت بھی طلب کر۔ احمد بن منیع نے بواسطہ اسمٰعیل بن ابراہیم، جریری سے اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۸۱

باوضو ہو کر ذکر الٰہی کرتے ہوئے سونا۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا اَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ ظَبْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ شہر بن حوشب، ابوظبیہ اور عمرو بن عبسہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

باب ۴۸۲

صبح و شام کی دعا۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِىِّ قَالَ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقٰى اِلَىَّ صَحِيْفَةً فَقَالَ هٰذَا مَا كَتَبَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَاِذَا فِيْهَا اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ مَا اَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِىْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

ابوراشد حبرانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں۔ انہوں نے مجھے ایک صحیفہ تھمایا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ لکھ کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے اس کو دیکھا تو اس میں لکھا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا بتائیں جسے میں صبح و شام پڑھا کروں آپ نے فرمایا اے ابوبکر! یہ کہا کرو "اللھم فاطر السمٰوات والارض الخ" اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو ہی معبود ہے ہر چیز کا رب اور مالک میں نفس و شیطان کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز گناہ کے ارتکاب یا کسی مسلمان کی طرف منسوب کرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِىُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک پتوں والے درخت کے پاس سے گزرے آپ نے اس پر اپنی لاٹھی مبارک ماری تو پتے جھڑنے لگے۔ آپ نے فرمایا "الحمد للہ سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" بندہ کے گناہ اسی طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطُ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِلْاَعْمَشِ سِمَاعًا مِنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ رَاٰهُ وَنَظَرَ اِلَيْهِ۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اعمش کا سماع معلوم نہیں البتہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْجُلَاحِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ السَّبَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى اَثَرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَمَحٰى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ" تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے فرشتوں کی فوج بھیجتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کے لئے جنت لازم کرنے والی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس مہلک گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور اسے دس مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف لیث بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمارہ بن شبیب کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔

بَابُ ۳۸۳ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ

توبہ، استغفار اور رحمت پروردگار

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ اَسْاَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ قُلْتُ اِنَّهُ حَكَّ فِيْ صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کرنے آیا تو انہوں نے پوچھا اے زر! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا تلاش علم میں حضرت صفوان نے فرمایا فرشتے طالب علم کے مقصد پر رضامندی کی وجہ سے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا پاخانہ اور پیشاب کرنے کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے دل میں شبہ پڑ گیا ہے۔ اور (چونکہ) آپ صحابی رسول ہیں۔

فِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ يَا مُحَمَّدُ فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمُ فَقُلْنَا لَهُ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَغْضُضُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةُ عَرْضِهِ أَوْ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا يَعْنِي لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ حَاكَ أَوْ حَكَّ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِينَ

اس لئے میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں کیا آپ نے حضور اکرم سے اس کے متعلق میں کچھ سنا ہے! انہوں نے فرمایا ہاں آپ ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم حالت سفر میں ہوں یا (فرمایا) مسافر ہوں تو جنابت کے علاوہ تین دن رات تک پیشاب پاخانے یا نیند کی وجہ سے موزے نہ اتاریں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ نے محبت کے بارے میں بھی نبی اکرم سے کچھ سنا انہوں نے فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں آنحضرتؐ کے ہمراہ تھے اس دوران ہم آپ کے پاس موجود تھے ایک اعرابی نے آپ کو بلند آواز سے پکارا یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی اکرم نے اسے اسی انداز میں بلند آواز سے جواب دیا۔ "میں یہاں ہوں" ہم نے اس اعرابی سے کہا تم پر افسوس ہے اپنی آواز پست کرو کیونکہ تم نبی کریمؐ کے پاس ہو۔ اور اس (بلند آواز) سے منع کیا جا چکا ہے اس نے کہا خدا کی قسم میں اپنی آواز پست نہیں کرونگا۔ پھر اس اعرابی نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے اور ابھی تک وہ ان سے نہیں ملا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا قیامت کے دن ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ زر بن حبیش فرماتے ہیں حضرت صفوان ہم سے حدیث بیان کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے مغرب کی جانب ایک دروازے کا ذکر کیا جس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال کی مسافت ہے یا فرمایا اس کی چوڑائی میں ایک سوار چالیس یا ستر سال کی چلتا رہے۔ سفیان فرماتے ہیں وہ شام کی طرف ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع تک کھلا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا "علم کی تلاش میں" انہوں نے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ فرشتے طالب علم کے عمل سے راضی ہوتے ہوئے اس کے لئے پر بچھاتے ہیں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا موزوں پر مسح کے بارے میں میرے دل میں شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیا آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کچھ یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں ہم سفر میں ہوتے یا (فرمایا) ہم مسافر ہوتے تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جنابت کے سوا پیشاب یا پاخانے سے

www.alahazratnetwork.org

أمرنا أن لا نخلع خفافنا ثلاثا إلا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم قال فقلت فهل حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في الهوى شيئا قال نعم كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره فناداه رجل كان في آخر القوم بصوت جهوري أعرابي جلف جاف فقال يا محمد يا محمد فقال له القوم مه إنك قد نهيت عن هذا فأجابه رسول الله صلى الله عليه وسلم على نحو من صوته هاؤم فقال الرجل يحب القوم ولما يلحق بهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من أحب قال زر فما برح يحدثني حتى حدثني أن الله عز وجل جعل بالمغرب بابا عرضه مسيرة سبعين عاما للتوبة لا يغلق حتى تطلع الشمس من قبله وذلك قول الله تبارك وتعالى يوم يأتي بعض آيات ربك لا ينفع نفسا إيمانها الآية هذا حديث حسن صحيح۔

باب ۴۸۴

۱۳۶۲۔ **حدثنا** إبراهيم بن يعقوب نا علي بن عياش الحمصي نا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن مكحول عن جبير بن نفير عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغر هذا حديث حسن غريب حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر العقدي عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن أبيه عن مكحول عن جبير بن نفير عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه۔

تین دن تک موزے نہ اتاریں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ کو نبی کریم سے محبت کے بارے میں بھی کچھ یاد ہے۔ فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں رسول اللہ کے ہمراہ تھے تو مجلس کے آخر سے ایک بے سمجھ سخت اعرابی نے بلند آواز سے پکارا اے محمد! اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ کرام نے کہا چپ کر اس طرح پکارنا منع ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا ہاں آؤ اس نے کہا ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ابھی تک ان سے مل نہیں سکا۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) ہر شخص اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا ہو گا۔ حضرت زر فرماتے ہیں حضرت زر نے باتیں کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا دروازہ بنایا جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے یہ بند نہ ہو گا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے "یوم یاتی بعض آیات ربک" الخ جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توبہ کب تک قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک اس کی روح حلق تک نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے محمد بن بشار نے بواسطہ ابو عامر عقدی، عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان، ثابت بن ثوبان، مکحول اور جبیر بن نفیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۳۸۵

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

اللہ تعالیٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنی گمشدہ اونٹنی پاکر خوش ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، نعمان بن بشیر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۳۸۶

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَرَ مَوْلٰى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

رحمت خداوندی۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے وقت وصال فرمایا میں نے ایک بات جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، تم سے چھپا رکھی تھی۔ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرتا وہ گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا[1] یہ حدیث حسن غریب ہے بواسطہ محمد بن کعب، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی رجال، عمر مولیٰ غفرہ اور محمد بن قرظی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے ہمیں اس کی خبر دی۔

باب ۳۸۷

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا كَثِيرُ بْنُ فَائِدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي

دعا کی اہمیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور امید رکھتا رہیگا میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنے ہی گناہ ہوں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ

---

[1] اس کا مطلب (معاذ اللہ) یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو پسند فرماتا ہے بلکہ یہ اس کی وسیع رحمت کی طرف اشارہ ہے ۱۲ (مترجم)

www.alahazratnetwork.org

وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

نہیں اے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے لیکن تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے اس کے برابر بخشش دوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۴۸۸

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَیْنَ خَلْقِهٖ یَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا وَعِنْدَ اللّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ رَحْمَةً وَفِی الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَجُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْیَانَ الْبَجَلِیِّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

رحمت الٰہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں ایک رحمت اپنی مخلوق کے درمیان رکھی جس سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۴۸۹

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ فِی الْجَنَّةِ اَحَدٌ وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

رحمت وعذاب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمان کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر سزا ہے تو کوئی بھی جنت کی امید نہ رکھتا اور اگر کافر کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو کوئی (کافر) بھی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۴۹۰

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

وسیع رحمت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ثَلْجٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَغْدَادَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ زَرْبِيٍّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلَّى وَهُوَ يَدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا اللّٰهَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ۔

باب ۴۹۱

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا رِبْعِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَظُنُّهُ قَالَ أَوْ أَحَدُهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرِبْعِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ هُوَ أَخُوْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ

مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے دست قدرت سے اپنی ذات کے لئے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک آدمی نماز پڑھ کر یہ دعا مانگ رہا تھا "اللھم لا الٰہ الا انت" الخ یا اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت احسان فرمانے والا آسمانوں اور زمین کو کسی سابقہ نمونہ کے بغیر پیدا کرنے والا بزرگی اور عزت والا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی؟ اس نے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا شرف قبولیت حاصل کرتی ہے اور اس کے ساتھ کچھ مانگا جائے تو دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

درود شریف نہ پڑھنے کی برائی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو کہ جو رمضان شریف کو پائے اور گناہوں سے بخشش حاصل نہ کر سکے یہاں تک کہ رمضان شریف ختم ہو جائے۔ اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو کہ جس کے سامنے اس کے والدین کو بڑھاپا آئے اور وہ ان کے ذریعے جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو بڑھاپا آئے۔ اس باب میں حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ربعی بن ابراہیم

ابن عيينة ويروى عن بعض اهل العلم قال اذا صلى الرجل على النبي صلى الله عليه وسلم مرة في المجلس اجزا عنه ما كان في ذلك

اسمٰعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں اور علیہ کے بیٹے ہیں۔ ثقہ ہیں۔ بعض اہل علم سے مروی ہے کہ جب تک آدمی کسی ایک مجلس میں رہے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لے۔

١٤٧١۔ حدثنا يحيى بن موسى نا ابو عامر العقدي عن سليمان بن بلال عن عمارة بن غزية عن عبد الله بن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب عن ابيه عن حسين بن علي بن ابي طالب عن علي بن ابي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البخيل الذي من ذكرت عنده فلم يصل على هذا حديث

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب ٤٩٢

ایک دعا۔

١٤٧٢۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا عمر بن حفص بن غياث نا ابي عن الحسن بن عبيد الله عن عطاء بن السائب عن عبد الله بن ابي اوفى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم برد قلبي بالثلج والبرد والماء البارد اللهم نق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس هذا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "یا اللہ میرے دل کو برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کردے یا اللہ میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ٤٩٣

اہمیت دعا

١٤٧٣۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون بن عبد الرحمن بن ابي بكر القرشي عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فتح له منكم باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة وما سئل الله شيئا يعني احب اليه من ان يسال العافية وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدعاء ينفع مما نزل ومما لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے اسے عافیت (کا سوال) زیادہ پسند ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی اور اس کے لئے بھی جو ابھی تک نہیں اتری پس اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن ابی بکر قرشی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وہ مکی ملیکی ہیں اور حدیث میں ضعیف ہیں بعض

www.alahazratnetwork.org

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ وَهُوَ الْمُلَيْكِيُّ الْمُلَيْكِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوٰى اِسْرَائِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ بِهٰذَا۔

محدثین نے انکے حفظ میں کلام کیا ہے اسرائیل نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر، موسیٰ بن عقبہ اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اکرم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عافیت طلب کرنے سے زیادہ کوئی سوال محبوب نہیں، ہم سے یہ روایت قاسم بن دینار کوفی نے بواسطہ اسحاق بن منصور کوفی، اسرائیل سے نقل کرتے ہوئے بیان کی۔

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُو النَّضْرِ نَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَكْفِيْرٌ لِلسَّيِّاٰتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ بِلَالٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ مُحَمَّدٌ الْقُرَشِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الشَّامِيُّ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ قَيْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ وَقَدْ تُرِكَ حَدِيْثُهٗ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو عبادت کیلئے کھڑا ہونا اپنے اوپر لازم کر لو یہ تم سے پہلے کے نیکوکار لوگوں کا طریقہ ہے۔ قرب الٰہی کا ذریعہ، گناہوں سے رکاوٹ برائیوں کا کفارہ اور جسمانی بیماریوں کا دافع ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے حدیث بلال سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں، سند کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں۔ میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا فرماتے ہیں محمد قرشی سے محمد بن سعید شامی مراد ہیں، وہ ابو قیس کے بیٹے ہیں۔ یہ محمد بن حسان ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی حدیث کو ترک کیا۔ معاویہ بن صالح نے بواسطہ ربیعہ بن یزید، ابو ادریس خولانی اور ابو امامہ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا قیام لازم پکڑو وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، قرب خداوندی، برائیوں کا کفارہ

www.alahazratnetwork.org

أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ بِلَالٍ۔

باب ۴۹۴

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ ثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

باب ۴۹۵

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طُلَيْقِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ لِيَ الْهُدٰى وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي قَالَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

اور گناہوں سے رکاوٹ ہے۔ یہ روایت ابو ادریس کی بلال سے روایت سے اصح ہے۔

اس امت کی عمریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں بہت کم لوگ اس سے آگے بڑھیں گے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے

ایک جامع دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "رَبِّ أَعِنِّي" الخ اے میرے پروردگار! میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر۔ مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لئے آسان فرما۔ مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے پالنہار! تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا شکر گزار، بہت ڈرنے والا نہایت فرمانبردار، خوب اطاعت کرنے والا، بہت عاجزی کرنے والا بہت گریہ و زاری کرنیوالا اور تیری ہی جانب رجوع کرنیوالا بنا دے میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال میری دعا قبول فرما اور میری دلیل کو قائم رکھ میری زبان کو درست رکھ میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے، محمود بن غیلان کہتے ہیں ہم سے محمد بن بشار عبدی نے

www.alahazratnetwork.org

نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۴۹۶

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ فَقَدِ انْتَصَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ حَمْزَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ اَبِیْ حَمْزَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَهُوَ مَيْمُوْنُ الْاَعْوَرُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِیُّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

باب ۴۹۷

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِیُّ الْكُوْفِیُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ اَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ مَوْقُوْفًا۔

باب ۴۹۸

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا هَاشِمٌ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ الْكُوْفِیُّ ثَنَا كِنَانَةُ مَوْلٰى صَفِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَیَّ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ نَوَاةٍ اُسَبِّحُ بِهَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذِهٖ اَلَا اُعَلِّمُكِ

سفیان ثوری سے اسی کیساتھ اسکی مثل حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مظلوم کی فریاد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظالم کے خلاف مظلوم کی بددعا سُنی جاتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابو حمزہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے ابو حمزہ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ ان سے میمون اعور مراد ہیں۔ قتیبہ نے بواسطہ حمید بن عبدالرحمٰن رؤاسی اور ابو احوص، ابو حمزہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

ایک اہم وظیفہ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے "لا الٰہ الا اللہ" الخ اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے۔

مختصر مگر جامع وظیفہ

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں میں ان سے تسبیح شمار کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا یقیناً تم نے ان سے تسبیح پڑھی ہے کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جن کے ذریعے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ سکو فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہو "سبحان اللہ عدد خلقہ"

www.alahazratnetwork.org

بِاَكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ بِهٖ فَقُلْتُ بَلٰى عَلِّمْنِيْ فَقَالَ قُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ صَفِيَّةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيْدٍ الْكُوْفِيِّ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمَعْرُوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث صفیہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند معروف نہیں اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلٰى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ وَهُوَ شَيْخٌ مَدِيْنِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الْمَسْعُوْدِيُّ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ مصلی پر بیٹھیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے دوپہر کے وقت دوبارہ تشریف لائے تو فرمایا اس وقت سے برابر اپنی حالت پر ہو؟ عرض کیا ہاں (یا رسول اللہ!) آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں (جنہیں تم پڑھا کرو وہ یہ ہیں) "سبحان اللہ عدد خلقہ" الخ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی مرضی کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کے عرش کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر بیان کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، محمد بن عبدالرحمٰن آل طلحہ کے غلام ہیں شیخ مدینی ہیں اور ثقہ ہیں۔ مسعودی اور ثوری نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

باب ۴۹۹

قبولیت دعا

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ اَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُوْنٍ صَاحِبُ الْاَنْمَاطِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیادار کریم ہے وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے

www.alahazratnetwork.org

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَیْهِ یَدَیْهِ اَنْ یَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ وَلَمْ یَرْفَعْهُ

تو وہ اسے خالی اور نامراد واپس کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض محدثین نے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِیْسٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَدْعُوْ بِاُصْبُعَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَمَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اَشَارَ الرَّجُلُ بِاُصْبُعَیْهِ فِی الدُّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لَا یُشِیْرُ اِلَّا بِاُصْبُعٍ وَّاحِدَةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ساتھ دعا (اشارہ) کر رہا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سے کرو ایک سے کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی دعا مانگتے ہوئے شہادت کے وقت صرف ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

اَحَادِیْثُ شَتّٰی مِنْ اَبْوَابِ الدَّعَوَاتِ

دعاؤں کے بارے میں مختلف احادیث

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ نَا زُهَیْرٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَامَ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَوَّلِ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ۔

حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تو رو پڑے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) پہلے سال منبر پر تشریف فرما ہو کر رو دیے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت مانگو کیونکہ کسی شخص کو یقین (ایمان) کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ یَزِیْدَ الْکُوْفِیُّ نَا اَبُوْ یَحْیَی الْحِمَّانِیُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَبِیْ نُصَیْرَةَ عَنْ مَوْلًی لِاَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهٗ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشش مانگنے والا گناہ پر مصر نہیں کہلاتا اگرچہ دن میں ستر مرتبہ (نادانستہ طور پر) گناہ کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو نصیرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

أَبِي نُصَيْرَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْأَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ نَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سَتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا **هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ** عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ۔

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نیا لباس زیب تن فرمایا تو اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا "الحمد للہ الذی" الخ اللہ تعالیٰ لائق ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص نیا لباس پہن کر یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگے اور پرانے کپڑے صدقہ کر دے وہ زندگی بھر اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت، حفاظت اور پردے میں رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث بواسطہ عبید اللہ بن زحر علی بن یزید اور قاسم، حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف لشکر بھیجا، انہوں نے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آگئے جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے ایک نے کہا ہم نے اس لشکر سے زیادہ کسی لشکر کو اتنی جلدی واپس آتے اور اتنا مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی قوم نہ بتاؤں جو مال غنیمت حاصل کرنے میں اس سے بہتر اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز ہے یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد واپس ہونے والے اور بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ حماد بن ابی حمید سے، محمد بن

www.alahazratnetwork.org

هُوَ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ۔

ابی حمید ابو ابراہیم انصاری مدینہ مراد ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہیں۔

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتَاذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ اَيْ اُخَيَّ اَشْرِكْنَا فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا اے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا اور نہ بھولنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ انَا يَحْيَى حَسَّانُ انَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مکاتب ان کے پاس آکر عرض کی کہ میں اپنی کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمایئے آپ نے فرمایا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں۔ اگر تجھ پر ثبیر پہاڑ جتنا قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کردیگا۔ یوں کہا کرو "اللھم اکفنی" الخ یا اللہ! مجھے حلال رزق عطا فرماکر حرام سے بچا اور اپنے فضل وکرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ اَوِ اشْفِهِ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں بیمار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا "اللھم ان کان اجلی" الخ یا اللہ! اگر میری موت آچکی ہے تو مجھے راحت بخش اگر کچھ تاخیر ہے تو مجھے اٹھالے اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا؟ فرماتے ہیں میں نے دوبارہ وہی کلمات کہے، تو آنحضرت نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا "یا اللہ! اسے عافیت دے یا فرمایا شفا دے" شعبہ کو شک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ

حضرت علی مرتضٰے کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے وقت

www.alahazratnetwork.org

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

یوں فرماتے "اذہب الباس" الخ اے لوگوں کے رب! بیماری کی شدت دور فرمادے، شفا دے (کیونکہ) تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے بغیر کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي وِتْرِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو و درگزر کے ذریعے تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری رحمت میں پناہ ڈھونڈتا ہوں میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتا تو ایسا ہی ہے جیسے تونے خود اپنی تعریف کی۔

بَابٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوُّذِهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

نماز کے بعد دعا و تعوذ

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ انا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكَتِّبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ اللهِ أَبُو إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ يَضْطَرِبُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ وَيَقُولُ عَنْ غَيْرِهِ وَيَضْطَرِبُ فِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح معلم اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ اور فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں، بزدلی، بخل، عمر کے ناکارہ حصے، اور دنیوی فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ عبداللہ کہتے ہیں ابواسحاق ہمدانی اس حدیث میں مضطرب ہیں۔ کبھی بواسطہ حضرت عمرو بن میمون، عمر سے اور کبھی ان کے غیر سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَاةٌ أَوْ قَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَعْدٍ۔

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک عورت کے ہاں تشریف لے گئے اس کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح گن رہی تھی آپ نے فرمایا میں تجھے اس سے بھی آسان یا افضل نہ بتادوں (وہ یہ ہے) "سبحان اللہ عدد ما خلق" الخ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی آسمانی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کی ارضی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کے برابر جو اس کے درمیان ہے اور تمام مخلوقات الٰہی کی تعداد کے برابر۔ اتنی ہی مرتبہ "اللہ اکبر" اتنی ہی مرتبہ "الحمد للہ" اتنی ہی مرتبہ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ"۔ یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ إِلَّا مُنَادٍ يُنَادِي سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح ایک منادی آواز دیتا ہے (عیوب سے) پاک بادشاہ کی پاکیزگی بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِي فَمَا أَجِدُنِي أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے حضرت علیؓ تشریف لائے اور عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ قرآن میرے سینے سے نکل گیا ہے اور مجھے اس (کے یاد رکھنے) کی طاقت نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابوالحسن! میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو تمہیں اور ان لوگوں کو جنہیں تم سکھاؤ، نفع دے اور جو کچھ آپ سیکھیں اسے سینے میں محفوظ رکھے، عرض کیا ہاں یارسول اللہ! مجھے سکھائیے نبی اکرم نے فرمایا، جمعہ کی رات کو اگر

وَسَكَتُوا يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ
اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ وَيُثَبِّتُ مَا
تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ قَالَ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ
أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ
مَشْهُودَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ
أَخِي يَعْقُوبُ لِبَنِيهِ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي
يَقُولُ حَتّٰى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ
فَقُمْ فِي وَسَطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا
فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ يٰسٓ وَفِي الرَّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ وَ
فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمّٓ
تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلَ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ
التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ
وَصَلِّ عَلَيَّ وَأَحْسِنْ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِإِخْوَانِكَ الَّذِينَ
سَبَقُوكَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ
ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَ
ارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ
النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي
لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَ
نُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا
عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي
يُرْضِيكَ عَنِّي اللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ
أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ

ہو سکے تو اخیر تہائی میں اٹھو کیونکہ اس گھڑی فرشتے حاضر ہوتے ہیں
اور دعا قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام
نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب
سے طلب مغفرت کرونگا، یعنی جمعہ کی رات آنے پر۔ اور اگر تم
سے نہ ہو سکے تو نصف شب اٹھو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اول
رات میں کھڑے ہو جاؤ چار رکعت (اس طرح) پڑھو کہ پہلی رکعت
میں فاتحہ اور سورۂ یٰسین، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد
"حٰم الدخان" تیسری رکعت میں "فاتحہ اور الم تنزیل السجدۃ" اور چوتھی
رکعت میں فاتحہ اور تبارک الملک" پڑھو تشہد سے فراغت پا لو تو اللہ
کی نہایت عمدہ حمد و ثنا کرو اور نہایت اچھے طریقہ سے
میرے لئے، دیگر انبیاء، مومن مردوں اور عورتوں اور
ان مومنین کے لئے جو گزر چکے، دعائے رحمت کرو اور درود شریف
پڑھو، پھر آخر میں یہ دعا مانگو "اللھم ارحمنی بترک المعاصی" اے اللہ!
جب تک مجھے زندہ رکھے ہمیشہ گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق دے
کر مجھ پر رحم فرما، فضول باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما کر
مجھ پر رحم فرما، اپنے پسندیدہ امور میں اچھی بصیرت نصیب
فرما، اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کو ایجاد کرنے والے
عظمت و جلال اور غیر متصور عزت کے مالک! اے اللہ! اے رحمٰن!
تیری عظمت و ذات کے نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ
جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا اسی طرح میرے دل کو
اپنی کتاب کے حفظ کرنے کا پابند بھی بنا دے جو تجھ کو مجھ سے
راضی کر دے یا اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے
اے عظمت و جلال اور بالاتر تصور عزت کے مالک! اے رحمٰن!
تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ
اپنی کتاب کے نور سے میری نگاہ روشن کر دے اور اسے میری
زبان پر جاری کر دے اس سے میرے دل کی گھٹن دور کر دے
اس کے لئے میرا سینہ کھول دے اور اس کے نور سے میرا بدن
دھو ڈال کیونکہ حق تک پہنچنے کے لئے تیرے سوا میرا کوئی
مددگار نہیں تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔ تمام کی تمام قوت و

www.alahazratnetwork.org

أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي
وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي
وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ
غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَافْعَلْ ذَلِكَ
ثَلَاثَ جُمَعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِإِذْنِ اللَّهِ
وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللَّهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا
حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مِثْلِ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا آخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ وَنَحْوَ
هُنَّ فَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلَى نَفْسِي تَفَلَّتْنَ وَأَنَا أَتَعَلَّمُ
الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً وَنَحْوَهَا فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلَى
نَفْسِي فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللَّهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ
كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتَ وَأَنَا
الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ
أَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ
أَبَا الْحَسَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ
الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ
يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ هَكَذَا
رَوَى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَمَّادُ
بْنُ وَاقِدٍ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَرَوَى أَبُو نُعَيْمٍ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

طاقت اللہ بزرگ و برتر ہی کی (مدد سے) ہے۔ اے
ابوالحسن! تین، پانچ یا سات جمعہ یہ عمل کرو اللہ تعالیٰ
کے حکم سے تمہاری دعا قبول ہوگی اس ذات کی قسم
جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اس نے کسی مومن
سے خطا نہیں کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں اللہ کی قسم! پانچ یا سات ہفتے نہ گزرے
تھے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسی قسم کی ایک
مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ!
میں اس سے پہلے تقریباً چار آیات بھی یاد نہیں کر سکتا
تھا۔ اور وہ بھی بھول جاتی تھیں۔ اور آج میں تقریباً
چالیس آیات یاد کر سکتا ہوں جب میں انہیں پڑھتا ہوں
تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میری
آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور اس سے پہلے جب میں
حدیث سنتا تھا تو دہراتے وقت یاد نہ رہتی
تھی لیکن آج احادیث سنکر جب بیان کرنے
لگتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا اس
پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوالحسن!
رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو۔ یہ حدیث غریب
ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت
سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ
کو پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت
(صبر کے ساتھ) فراخی کا انتظار ہے حماد بن واقد
حافظ نہیں۔ ابونعیم نے یہ حدیث اسرائیل،
حکیم بن جبیر اور ایک دوسرے شخص کے واسطہ
سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی۔ ابونعیم کی روایت اصح ہونے کے زیادہ

www.alahazratnetwork.org

رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ أَبِيْ نُعَيْمٍ أَشْبَهُ أَنْ يَكُوْنَ أَصَحَّ۔

مشابہ ہے۔

١٤٩٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللّٰھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں، سستی، عجز اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ بہت بڑھاپے اور عذابِ قبر سے پناہ مانگتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤٩٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالٰى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَأْثَمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْثَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَابْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدُ الشَّامِيُّ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر ہاآئش پذیر کوئی مسلمان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عطا کرتا ہے یا اس سے اس کی مثل برائی دور کر دیتا ہے جب تک گناہ یا قطع رحم (رشتہ داری ختم کرنے) کی دعا نہ کی ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو ہم بہت مانگیں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عطا فرمانیوالا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن ثوبان سے عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی مراد ہیں۔

١٥٠٠۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ ثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَإِنْ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو نماز کے وضو جیسا وضو کرو پھر دائیں پہلو پر لیٹے ہوئے یہ کلمات پڑھو "اللھم اسلمت وجھی" الخ یا اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا اپنا کام تیرے حوالے کر دیا امید و خوف کے ساتھ تجھ پر ہی بھروسہ کیا تیری پکڑ سے بچنے کا تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں تیری بھیجی ہوئی کتاب اور بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔" (فرمایا) اگر اسی رات مر جائے تو فطرتِ اسلام پر مرے گا۔ حضرت براء فرماتے ہیں میں نے یاد کرنے کے لئے یہ الفاظ دہرائے

www.alahazratnetwork.org

مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذُكِرَ الْوُضُوْءُ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

اور کہا (یا اللہ) میں تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو میں تیرے بھیجے ہوئے نبیؐ پر ایمان لایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت براء سے متعدد طرق سے مروی ہے ہمیں وضو کا ذکر صرف اسی روایت سے معلوم ہوا۔

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْبَرَّادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا قَالَ فَاَدْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْبَرَّادُ هُوَ اَسِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَسِيْدٍ۔

حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بارانی اور سخت اندھیری رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ ہم نے آپ کو پا لیا حضورؐ نے فرمایا کہو۔ میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا کہو میں نے پوچھا کیا کہوں ؟ آپ نے فرمایا صبح و شام تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور معوذتینؐ پڑھا کرو تمہیں ہر چیز (کے شر) سے کافی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو سعید براء کا نام اسید بن ابی اسید ہے۔

۱۰۵۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ فَقَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوٰى بِاُصْبُعَيْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّيْ فِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاَلْقَى النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا پھر کھجوریں لائی گئیں آپ کھاتے جاتے اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے گٹھلیاں نیچے ڈالتے۔ پھر پینے کے لئے لایا گیا آپ نے نوش فرمایا اور اپنے داہنے طرف والے آدمی کو دیدیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا ہمارے لئے دعا فرمایئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔ " اللھم بارک لھم" الخ یا اللہ ! ان کے رزق میں برکت دے، انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

ارحم فھو. ھذا حدیث حسن صحیح۔

۱۵۰۳۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا موسی بن اسمٰعیل نا حفص بن عمر الشنی ثنی ابی عمر بن مرة قال سمعت بلال بن یسار بن زید ثنی ابی عن جدی سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر اللہ لہ وان کان فر من الزحف ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ۔

۱۵۰۴۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عثمان بن عمر نا شعبة عن ابی جعفر عن عمارة بن خزیمة بن ثابت عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فھو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضا فیحسن وضوءہ ویدعو بھذا الدعاء اللھم انی اسألک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمة انی توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث ابی جعفر وھو غیر الخطمی۔

۱۵۰۵۔ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انا اسحاق بن موسی قال ثنی معن ثنی معاویة بن صالح عن ضمرة بن حبیب قال سمعت ابا امامة یقول ثنی عمرو بن عبسة انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرب

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ کلمات کہے "استغفر اللہ الذی" الخ اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفاء عطا فرمائے آپ نے فرمایا چاہو تو دعا مانگوں اور اگر چاہو تو صبر کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کر کے یہ دعا مانگو "اللھم انی اسألک واتوجہ الیک" الخ یا اللہ! میں تیرے نبی رحمت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے یا اللہ! تو میرے بارے میں حضورؐ کی شفاعت قبول فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے اسی طریق یعنی ابو جعفرؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں بندے کے زیادہ قریب ہوتا ہے پس اگر تو اس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں

---

[1] اس دعا میں مطلب وسیلہ کی تعلیم ہے کہ محبوب بارگاہ الٰہی حضور اکرم آنحضرت کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگی جائے تو یقیناً زیور قبولیت سے آراستہ ہوتی ہے نیز رسول اکرم کو حرف "ندا" "یا" سے پکارنا بھی اس دعا کی رو سے تعلیم نبوی ہے جس طرح دیگر کتب احادیث مثلاً مسند امام احمد بن حنبل، ابن ماجہ وغیرہ نیز حصن حصین میں یا محمد کے الفاظ مذکور ہیں اس روایت میں حرف ندا مقدر ہے اس کیا تو جہت بک کے الفاظ شامل حال ہیں ۱۲ (مترجم)

www.alahazratnetwork.org

مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

سے ہوسکتا ہے تو ہو جا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق غریب ہے۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا دَوْسٍ الْيَحْصُبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ عَبْدِي كُلَّ عَبْدِي الَّذِي يَذْكُرُنِي وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ يَعْنِي عِنْدَ الْقِتَالِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

حضرت عمارہ بن زعکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میرا کامل بندہ وہ ہے جو اپنے مدمقابل سے جنگ کرتے وقت بھی مجھے یاد کرے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ زَاذَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدِمُهُ قَالَ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا تاکہ میں آپ کی خدمت کروں۔ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ نے مجھے اپنے پاؤں مبارک سے ٹھوکر مار کر فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ حِزَامٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ هَانِئَ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا (یہ مہاجرہ ہیں) سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ کہنا اور اللہ تعالے کی پاکیزگی بیان کرنا لازم پکڑو۔ اور انگلیوں پہ گنا کرو۔ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور یہ بولیں گی، غافل نہ ہو کہیں رحمت سے بھلائی نہ جاؤ۔ اس

www.alahazratnetwork.org

وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ۔

حدیث کو ہم ہانی بن عثمان کی روایت سے پہچانتے ہیں محمد بن ربیعہ (رضی اللہ عنہ) نے بھی ان سے روایت کی ہے ۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَى قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَأَنْتَ نَصِيرِي وَبِكَ أُقَاتِلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے وقت یہ کلمات فرماتے "اللھم انت عضدی" الخ یا اللہ! تو میرا سہارا اور مددگار ہے اور تیرے ہی نام سے لڑتا ہوں ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے ۔ میں اور مجھ سے پہلے پیغمبروں نے جو کچھ کہا اس میں سے بہترین بات یہ ہے لا الہ الا اللہ وحدہٗ" الخ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے، حماد بن ابی حمید، محمد بن ابی حمید ہیں، اور وہ ابو ابراہیم انصاری مدینی ہیں ۔ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں ۔

باب ۵۰۱

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللَّهُمَّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی "اللھم اجعل سریرتی" الخ یا اللہ! میرے ظاہر کی نسبت میرے باطن کو بہتر بنا اور میرے ظاہر کو بھی اچھا کر دے یا اللہ میں تجھ سے اس اچھے مال، اہل اور اولاد کا سوال کرتا ہوں جو

إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُولُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنِي أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهَا أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ هٰذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُورُ صَلَوَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي

تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے وہ نہ تو گمراہ ہیں اور نہ ہی گمراہ کن۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

عاصم بن کلیب جرمی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے داہنا ہاتھ دائیں ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا ہوا تھا۔ انگلیاں بند تھیں اور شہادت کی انگلی پھیلائی ہوئی تھی۔ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے "اللھم یا مقلب القلوب" الخ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو ایمان پر ثابت رکھ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

محمد بن سالم سے روایت ہے حضرت ثابت بنانی نے ان سے فرمایا اے محمد! جب تمہیں درد کی شکایت ہو تو مقام درد پر ہاتھ رکھو اور کہو "بسم اللہ" الخ اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کے سبب اس درد کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ پھر ہاتھ اٹھاؤ اور پھر رکھو طاق مرتبہ یوں کرو پھر فرمایا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ بتایا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا سکھائی "اللھم ھذا" الخ یا اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے، موذنوں کی اذانوں اور نمازوں کی حاضری کا وقت ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق

www.alahazratnetwork.org

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَفْصَةُ بِنْتُ أَبِيْ كَثِيْرٍ لَا نَعْرِفُهَا وَلَا أَبَاهَا۔

سے پہچانتے ہیں۔ حفصہ بنت ابی کثیر اور ان کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

١٥١٥۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ الصُّدَائِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ خلوص کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" کہتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

١٥١٦۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ وَأَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَعَمُّ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ هُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زیاد بن علاقہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زیاد بن علاقہ کے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

١٥١٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا "اللہ اکبر کبیرا" الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ الفاظ کون کہہ رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس پر تعجب ہوا کیونکہ ان الفاظ کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس کے بعد کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن صحیح ہے۔ حجاج بن ابی عثمان سے

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ هُوَ حَجَّاجُ بْنُ مَيْسَرَةَ الصَّوَّافُ وَيُكْنٰى اَبَا الصَّلْتِ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

حجاج بن میسرہ صواف مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابو صلت ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ اَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی عیادت فرمائی یا انہوں نے حضور اکرم کی عیادت کی۔ تو (اس موقعہ پر) عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کونسا کلام ہے؟ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے پسند فرمایا (وہ یہ ہے) سبحان ربی وبحمدہٗ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِيْ اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ زَادَ يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگا کریں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگو۔ یہ حدیث حسن ہے یحیی بن یمان نے اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا، "قالوا فماذا نقول" الخ

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَهٰكَذَا رَوٰى اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ابو اسحاق ہمدانی نے بواسطہ برید بن ابی مریم کوفی، حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس

www.alahazratnetwork.org

عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ الْكُوْفِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ۔

کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ یہ اصح ہے۔

باب ۵۰۲

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

ذکر الٰہی میں مستغرق لوگ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفردون (اکیلے) سب سے آگے بڑھ گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا "ذکر الٰہی سے مستغرق لوگ"۔ اللہ تعالےٰ کے ذکر کرنے ان کے بوجھ اتار دیئے پس وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سبحان اللہ والحمد للہ" الخ کہنا میرے لئے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدَانَ الْقُبِّيِّ عَنْ اَبِيْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مُدِلَّةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَسَعْدَانُ الْقُبِّيُّ هُوَ سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَاَبُوْعَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاَبُوْمُجَاهِدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار جب کہ افطار کرے عادل حکمران اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔ یہ حدیث حسن ہے سعدان قمی سے سعدان بن بشر مراد ہیں۔ عیسیٰ بن یونس، ابوعاصم اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ابومجاہد سے سعد طائی مراد ہے۔ ابومدلہ

www.alahazratnetwork.org

هُوَ سَعْدٌ الطَّائِيُّ وَاَبُوْ مُدِلَّةَ هُوَ مَوْلَى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ وَاِنَّمَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَطْوَلَ مِنْ هٰذَا وَاَتَمَّ۔

١٥٢٤ - حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

١٥٢٥ - حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ فُضْلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا اَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيْئُوْنَ فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ يَصْنَعُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَذْكُرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ لَكَانُوْا اَشَدَّ تَحْمِيْدًا وَاَشَدَّ تَمْجِيْدًا وَاَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُوْلُ وَاَيُّ شَيْءٍ يَطْلُبُوْنَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ يَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں ہم ان کو اسی حدیث سے پہچانتے ہیں ۔ ان سے یہ روایات اس سے زیادہ طویل اور مکمل مروی ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی "اللہم انفعنی" الخ یا اللہ! تو نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور (مزید) نفع بخش علم عطا فرما میرے علم میں اضافہ فرما ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں حالت عذاب (کفر وغیرہ) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جو اعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں زمین میں پھرتے رہتے ہیں جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ پہنچا نچہ وہ آتے ہیں اور اہل مجلس کو نچلے آسمان تک ڈھانک لیتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو وہ عرض کرتے ہیں ہم نے تیرے بندوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ تیری حمد اور پاکیزگی بیان کرتے اور تیرا ذکر کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے ؟ وہ عرض کرتے ہیں "نہیں" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حالت ہوتی ؟ فرشتے عرض کرتے ہیں (یا اللہ) اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو (پہلے سے) کہیں زیادہ تحمید و تمجید اور ذکر کریں ۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے ؟ وہ کیا مانگتے ہیں ؟ فرشتے جواب دیتے ہیں "جنت مانگتے ہیں" اللہ تعالیٰ استفسار فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے ؟ عرض کرتے ہیں "نہیں" ارشاد ہوتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کیفیت ہوتی ؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی شدید طلب و حرص کرتے ۔ حضور فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں ؟ عرض کرتے ہیں (جہنم کی) آگ سے پناہ مانگتے ہیں ۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے ۔ عرض کرتے ہیں "نہیں" فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا فرشتے جواب

www.alahazratnetwork.org

قَالُوْا يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَاَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَاَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ اِنَّمَا جَاءَهُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى لَهُمْ جَلِيْسٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَاِنِّي اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ وَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ

دیتے ہیں (یا اللہ) اگر وہ اسے دیکھ لیتے۔ اس سے زیادہ بھاگتے بہت ڈرتے اور پناہ مانگتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا فرشتو! گواہ رہو میں نے انہیں بخش دیا وہ عرض کرتے ہیں (الٰہی!) ان میں فلاں آدمی بہت بڑا گناہ گار ہے وہ ذکر سننے کے لئے نہیں بلکہ کسی کام کے لئے آیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشین بھی محروم و بدبخت نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانہ میں سے ہے۔ مکحول فرماتے ہیں جو شخص یہ کہے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ" اس سے مصیبت کے ستر دروازوں کا رخ بدل دیا جاتا ہے جن میں ادنیٰ فقر و فاقہ کا دروازہ ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں، مکحول کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے میں نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے یہ دعا چھپا رکھی ہے اور انشاء اللہ یہ ان میں سے ہر شخص کو پہنچے گی جو شرک پر نہ مرا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بندے کے گمان کے پاس ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے

فی وانا معه حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی ملا ذکرته فی ملا خیر منهم وان اقترب الی شبرا اقتربت الیه ذراعا وان اقترب الی ذراعا اقتربت الیه باعا وان اتانی یمشی اتیته هرولة هذا حدیث حسن صحیح ویروی عن الاعمش فی تفسیر هذا الحدیث من تقرب منی شبرا تقربت منه ذراعا یعنی بالمغفرة والرحمة وهکذا فسر بعض اهل العلم هذا الحدیث قالوا انما معناه یقول اذا تقرب الی العبد بطاعتی وبما امرت تسارع الیه مغفرتی ورحمتی۔

بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اگر میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتی ہے اگر وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میری رحمت پورا ہاتھ اس کی جانب بڑھتی ہے اگر چل کر آتا ہے تو میری رحمت تیز دوڑتے ہوئے اس کے قریب ہوتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کی تشریح میں اعمش سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے رحمت اور مغفرت کے ساتھ قرب مراد ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے کہ جب بندہ اطاعت اور میرے حکم کی بجاآوری کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میری رحمت و مغفرت اس کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے۔

١٥٢٩۔ حدثنا ابو کریب نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم استعیذوا بالله من عذاب جهنم استعیذوا بالله من عذاب القبر استعیذوا بالله من فتنة المسیح الدجال واستعیذوا بالله من فتنة المحیا والممات هذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے، فتنہ دجال سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۵۰۳

زہر سے حفاظت کا وظیفہ

١٥٣٠۔ حدثنا یحیی بن موسی نا یزید بن هارون انا هشام بن حسان عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قال حین یمسی ثلاث مرات اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق لم یضره حمة تلک اللیلة قال سهیل فکان اهلنا تعلموها فکانوا یقولونها کل لیلة فلدغت جاریة منهم فلم تجد لها وجعا هذا حدیث حسن وروی مالک بن انس هذا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے "اعوذ بکلمات اللہ التامات" الخ اسے اس رات زہر نقصان نہیں دے گا۔ سہیل فرماتے ہیں ہمارے گھر والوں نے یہ دعا سیکھی اور وہ ہر رات اسے پڑھا کرتے تھے۔ (پس ایک روز) ان میں سے ایک لڑکی کو (بچھو وغیرہ نے) ڈسا تو اسے کوئی درد محسوس نہ ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مالک بن انس نے

www.alahazratnetwork.org

الْحَدِيثَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُهَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

باب ۵۰۴

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا وَكِيعٌ نَا أَبُو فَضَالَةَ الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نَصِيحَتَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

باب ۵۰۵

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللهَ بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِمَّا أَنْ يُعَجَّلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِمَّا أَنْ يُدَّخَرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ أَوْ يَسْتَعْجِلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالَ يَقُولُ دَعَوْتُ رَبِّي فَمَا اسْتَجَابَ لِي هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ إِبْطُهُ

اسے بواسطہ سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ عبیداللہ بن عمرو وغیرہ نے اسے حضرت سہیل سے روایت کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

کلمات تشکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سیکھی جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ "اللھم اجعلنی اعظم شکرک" الخ یا اللہ! میں تیرا بہت بڑا شکر ادا کرتا ہوں۔ تیرے حکم کا تابع ہوں "اور وصیت کو یاد رکھتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

قبولیت دعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ بھی اپنے رب سے دعا مانگتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اسے بعجلت دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے یا دعا کے مطابق اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں بشرطیکہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ ہو اور جلدی نہ کرے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی کیسے کرے گا۔ آپ نے فرمایا یہ کہنا کہ یا اللہ میں نے دعا مانگی تو نے قبول ہی نہیں فرمائی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے یہاں تک اس کی بغل ظاہر ہو جائے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے

www.alahazratnetwork.org

يسأل الله مسألة إلا آتاها إياه ما لم يعجل قالوا يا رسول الله وكيف عجلته قال يقول قد سألت وسألت فلم أعط شيئا وروى هذا الحديث الزهري عن أبي عبيد مولى ابن أزهر عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لأحدكم ما لم يعجل يقول دعوت فلم يستجب لي۔

وہ عطا فرماتا ہے جبتک کہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا یوں سکھے کہ میں نے مانگا میں نے مانگا اور کچھ نہ دیا گیا۔ زہری سے یہ حدیث بواسطہ ابو عبید مولی ابن ازہر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم نے فرمایا تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جبتک جلدی نہ کرو یعنی اسطرح نہ کہو کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔

۱۵۳۴۔ حدثنا يحيى بن موسى نا أبو داود نا صدقة ابن موسى نا محمد بن واسع عن شتير بن نهار العبدي عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن حسن الظن بالله من حسن عبادة الله هذا حديث غريب من هذا الوجه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے بارے میں اچھا گمان، حسن عبادت سے ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۰۶

۱۵۳۵۔ حدثنا يحيى بن موسى نا عمرو بن عون نا أبو عوانة عن عمر بن أبي سلمة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لينظرن أحدكم ما الذي يتمنى فإنه لا يدري ما يكتب له من أمنيته هذا حديث حسن۔

اچھی آرزو

حضرت عمر بن ابی سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا آرزو کرتا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی آرزوں میں سے اس کے لئے کیا لکھ لیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۵۰۷

۱۵۳۶۔ حدثنا يحيى بن موسى نا جابر بن نوح قال نا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو فيقول اللهم متعني بسمعي وبصري واجعلهما الوارث مني وانصرني على من يظلمني وخذ منه بثاري هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه۔

اعضاء سے حصول نفع کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم متعنی" الخ یا اللہ! مجھے میرے کانوں اور آنکھوں سے نفع دے اور انہیں میرا وارث بنا (صحیح سلامت رکھ) جو شخص مجھ پر ظلم کرے مقابلہ میں میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

باب ۵۰۸

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ السِّجْزِيُّ ثَنَا قُطْنُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَنَسٍ۔

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ قُطْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو تمام حاجات اپنے رب سے مانگنی چاہئیں یہانتک کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے[1] یہ حدیث غریب ہے۔ متعدد افراد نے اسے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت بنانی، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کیا۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ہی سے اپنے ضروریات مانگنی چاہئیں۔ یہانتک کہ نمک اور جوتے کا تسمہ اگر ٹوٹ جائے۔ تو وہ بھی اسی سے مانگے۔ قطن کی روایت سے یہ اصح ہے۔

اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۰۹ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمٰعِيلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَ

ابوابِ مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو، بنی کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو، اور

[1] مراد یہ ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے لیکن اسکی عطا کے حصول کے لئے دنیوی اسباب و وسائل کا استعمال شرعی حکم ہے ان سے صرف نظر نا ممکن ہے ۱۲ (مترجم)

www.alahazratnetwork.org

اصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ مِثْلَ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ ثُمَّ خَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ الْقَبِيْلَةِ ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ هُوَ ابْنُ نَوْفَلٍ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب ونسب کا ذکر ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں رکھا۔ اور دونوں فریقوں کو بہتر بنایا پھر تمام قبائل کو پسندیدہ بنایا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر اس نے گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہتر گھرانے میں رکھا۔ پس میں ان میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبداللہ بن حارث سے ابن نوفل مراد ہیں۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ

حضرت مطلب بن وداعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالتمآب میں حاضر ہوئے گویا کہ انہوں نے کوئی بات سنی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے اچھے گروہ میں رکھا۔ پھر قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے اچھے خاندان میں رکھا۔ اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔

www.alahazratnetwork.org

الثَّوْرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ۔

یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری سے بھی حدیث اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ کی مثل منقول ہے۔

۱۵۴۲۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْاَوْزَاعِيُّ نَا شَدَّادٌ اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنِيْ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسمٰعیل (علیہ السلام) سے کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۵۴۳۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا اس وقت جب کہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت ابوہریرہ کی روایت سے ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

باب ۵۱۰

۱۵۴۴۔ **حَدَّثَنَا** الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا يَئِسُوْا وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔

قیامت کا دولہا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہی اٹھنے والا ہوں۔ جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا وہ ناامید ہوں گے تو میں ہی ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں گا اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

١٥٤٥ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے مجھ پر زمین شق ہوگی ۔ اور مجھے جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا ۔ پھر میں عرش کی داہنی جانب کھڑا ہوں گا ۔ اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا ۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ۔

باب ۵۱۱

طلب وسیلہ

١٥٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ نَا سُفْيَانُ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَعْبٌ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ أَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَكَعْبٌ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوٰى عَنْهُ غَيْرَ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تع سے میرے لئے وسیلہ مانگو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جنت کا اعلیٰ درجہ جسے صرف ایک شخص پائے گا ۔ مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے کعب معروف نہیں ہیں۔ ان سے لیث بن ابی سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کی ۔

١٥٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِيْ فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَأَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام میں میری مثال ایسے ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اسے نہایت خوبصورت مکمل اور اچھا بنایا البتہ ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ۔ لوگ اس عمارت کے اردگرد چکر لگانے اور اسے دیکھ کر متعجب ہونے لگے اور کہنے لگے ۔ کاش اس ایک اینٹ کی جگہ بھی پوری ہو جاتی ۔ انبیاء کرام میں، میں ہی وہ اینٹ کی جگہ ہوں ۔ اسی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ قیامت کے دن انبیاء کا

www.alahazratnetwork.org

وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ أَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ وَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ هٰذَا قُرَشِيٌّ وَهُوَ مِصْرِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ شَامِيٌّ۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ

امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں، قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں، میرے ہاتھ میں تعریف کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔ آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیاء اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ مجھ پر ہی سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو، اس لئے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بیشک وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ عبدالرحمٰن بن جبیر قرشی مصری ہیں اور عبدالرحمٰن بن جبیر نفیر شامی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے چند صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ تشریف لائے جب قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا (آپ نے سنا کہ) ان میں سے بعض نے کہا تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے

فقال بعضهم عجبا ان الله اتخذ من خلقه خليلا اتخذ ابراهيم خليلا وقال آخر ماذا باعجب من كلام موسى كلمه تكليما وقال آخر فعيسى كلمة الله وروحه وقال آخر آدم اصطفاه الله فخرج عليهم فسلم وقال قد سمعت كلامكم وعجبكم ان ابراهيم خليل الله وهو كذلك وموسى نجي الله وهو كذلك وعيسى روحه وكلمته وهو كذلك وآدم اصطفاه الله وهو كذلك الا وانا حبيب الله ولا فخر وانا حامل لواء الحمد يوم القيامة ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع يوم القيامة ولا فخر وانا اول من يحرك حلق الجنة فيفتح الله لي فيدخلنيها ومعي فقراء المؤمنين ولا فخر وانا اكرم الاولين والآخرين ولا فخر هذا حديث غريب۔

۱۵۵۱۔ حدثنا زيد بن اخزم الطائي البصري نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة قال ثني ابو مودود المدني نا عثمان بن الضحاك عن محمد بن يوسف بن عبد الله بن سلام عن ابيه عن جده قال مكتوب في التوراة صفة محمد وعيسى بن مريم يدفن معه قال فقال ابو مودود قد بقي في البيت موضع قبر هذا حديث حسن غريب هكذا قال عثمان بن الضحاك والمعروف الضحاك بن عثمان المديني۔

۱۵۵۲۔ حدثنا بشر بن هلال الصواف البصري نا جعفر بن سليمان الضبعي عن ثابت عن انس بن مالك قال لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں بلاشبہ وہ ایسے ہی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں بیشک وہ اسی طرح ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا وہ بھی یقیناً ایسے ہی ہیں۔ سن لو! میں اللہ کا حبیب ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانیوالا ہوں اور کوئی فخر نہیں قیامت کے دن سب سے پہلا شفیع بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائیگی اور کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے داخل کریگا میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہونگے اور کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم ہوں لیکن کوئی فخر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تورات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں ابو مودود کہتے ہیں روضۂ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت عثمان بن ضحاک نے یوں ہی کہا اور وہ حضرت عثمان بن ضحاک مدنی مشہور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ طیبہ کی ہر چیز روشن ہوگئی اور جس دن آپ کا وصال ہوا اس

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِيْ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

دن مدینہ طیبہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی ہم نے ابھی اپنے ہاتھ بھی نہ جھاڑے تھے اور ابھی تدفین میں مصروف تھے کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا۔

بَابُ ٥١٢ مَا جَاءَ فِيْ مِيْلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٥٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِيْ يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ قَالَ وَرَاَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ۔

ولادت باسعادت

مطلب بواسطہ والد اپنے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے اور میں نے (ابرہہ کے) ہاتھی کی لید سبز رنگ میں بدلی ہوئی دیکھی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ٥١٣ مَا جَاءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٥٤۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ اَبُو الْعَبَّاسِ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ نَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ

آغازِ نبوت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوطالب رؤسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف چلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے تو ابوطالب اترے لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے راہب انکی طرف نکلا حالانکہ اس سے پہلے وہ انکے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ انکے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی انکی طرف متوجہ ہوتا۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ انکے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ

www.alahazratnetwork.org

الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَّاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ فَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَّا يَذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِنْ رَّاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَّاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کا سردار اور رب العالمین کا رسول ہے اس نے انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے رؤسائے قریش نے اس سے پوچھا تمہیں کس نے بتایا؟ اس نے کہا جب تم لوگ عقبہ سے چلے تو کوئی پتھر اور درخت سجدہ کئے بغیر نہ رہا۔ اور وہ صرف نبی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انکو مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو انکے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ اونٹوں کو چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا ان کو بلاؤ۔ آپ تشریف لائے تو سر انور پر بادل سایہ فگن تھا۔ قوم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جب آپ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ پر جھک گیا ہے راوی فرماتے ہیں راہب انکے پاس کھڑا انہیں قسمیں دے رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف نہ لے جاؤ کیونکہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا تو انکی صفات کے ساتھ پہچان لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو سات آدمی روم کی طرف سے آ رہے تھے۔ راہب نے ان کا استقبال کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ نبی اس مہینے میں باہر (گھر سے باہر) نکلنے والے ہیں اس لئے ہر راستے پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں اور ہمیں انکی خبر ملی تو ہمیں اس راستے کی طرف بھیجا گیا۔ راہب نے پوچھا کیا تمہارے پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں آپ کے اس راستے کی خبر دی گئی ہے اس نے کہا بتاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور آپ کے ساتھ مقیم رہے۔ پھر راہب نے کہا میں تمہیں قسم دیکر پوچھتا ہوں انکا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا "ابوطالب" چنانچہ وہ ابوطالب کو مسلسل قسم دیتا رہا یہاں تک کہ ابوطالب نے آپ کو واپس کر دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت

www.alahazratnetwork.org

10

فلم يزل يناشده حتى رده ابو طالب وبعث معه ابو بكر بلالا وزوده الراهب من الكعك والزيت هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ۔

باب ماجاء في مبعث النبي صلى الله عليه وسلم وابن كم كان حين بعث

۱۵۵۵۔ حدثنا محمد بن اسماعيل نا محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن هشام بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس قال انزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن اربعين فاقام بمكة ثلاث عشرة وبالمدينة عشرا وتوفي وهو ابن ثلاث وستين هذا حديث حسن صحيح ۔

۱۵۵۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن هشام عن عكرمة عن ابن عباس قال قبض النبي صلى الله عليه وسلم وهو ابن خمس وستين سنة هكذا نا محمد بن بشار وروى عنه محمد بن اسمعيل مثل ذلك ۔

۱۵۵۷۔ حدثنا قتيبة عن مالك بن انس ح وثنا الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن انه سمع انس بن مالك يقول لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالطويل البائن ولا بالقصير ولا بالابيض الامهق ولا بالآدم وليس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله على راس اربعين سنة فاقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر سنين وتوفاه الله على راس ستين سنة وليس في راسه ولحيته عشرون

بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ کو زاد راہ کے طور پر روٹیاں اور زیتون دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بعثت نبوی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نزول قرآن کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس برس تھی۔ (اس کے بعد) آپ مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اور مدینہ طیبہ میں دس سال رہے تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر مبارک میں ہوا۔ محمد بن بشار نے ہم سے یونہی بیان کیا۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت دراز تھے اور نہ ہی آپ کا قد بہت پست تھا رنگ مبارک نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، بال مبارک نہ بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اس کے بعد آپ دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا[1]۔ اس وقت آپ کے سرانور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی

[1] محدثین کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال تھی ۱۲

www.alahazratnetwork.org

شعرة بيضاء هذا حديث حسن صحيح ۔

باب ۵۱۵ ما جاء في آيات نبوة النبي صلى الله عليه وسلم وما قد خصه الله به

۱۵۵۸۔ حدثنا محمد بن بشار و محمود بن غيلان قالا نا ابو داؤد الطيالسي نا سليمان ابن معاذ الضبي عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بمكة حجرا كان يسلم على ليالي بعثت اني لاعرفه الآن هذا حديث حسن غريب۔

۱۵۵۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا يزيد بن هارون نا سليمان التيمي عن ابي العلاء عن سمرة بن جندب قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم نتداول من قصعة من غدوة حتى الليل يقوم عشرة ويقعد عشرة قلنا فما كانت تمد قال من اي شيء تعجب ما كانت تمد الا من ههنا واشار بيده الى السماء هذا حديث حسن صحيح وابو العلاء اسمه يزيد بن عبد الله ابن الشخير۔

باب ۵۱۶

۱۵۶۰۔ حدثنا عباد بن يعقوب الكوفي نا الوليد بن ابي ثور عن السدي عن عباد بن ابي يزيد عن علي بن ابي طالب قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم بمكة فخرجنا في بعض نواحيها فما استقبله جبل ولا شجر الا وهو يقول السلام عليك يا رسول الله هذا حديث حسن غريب وقد روى غير واحد عن الوليد بن ابي ثور وقالوا

سفید نہ تھے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲

علامات نبوت اور آپ کی خصوصیات

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک پیالے میں صبح سے شام تک کھایا کرتے تھے دس آدمی (کھاکر) اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے ۔ ابو العلاء کہتے ہیں ہم نے پوچھا وہ کھانا کیسے بڑھ جاتا تھا ؟ حضرت سمرہ نے فرمایا تمہیں کس بات سے تعجب ہے ادھر سے بڑھتا تھا یہ کہہ کر انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو العلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے ۔

پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کرنا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ۔ ہم بعض اطراف کی چلے تو جو پہاڑ اور پتھر آپ کے سامنے آتا . . . "السلام علیک یا رسول اللہ کہتا"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ متعدد لوگوں نے اسے ولید بن ثور سے روایت کیا ۔ فروہ بن ابی المغراء بھی ان ہی راویوں میں

www.alahazratnetwork.org

عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ مِنْهُمْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ۔

باب ۵۱۷

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهُ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهُ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۵۱۸

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ نَا زَيْدُ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سے ہیں۔

کھجور کے تنے کا رونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر صحابہ کرام نے آپ کے لئے منبر بنوایا جب آپ نے اس پر تشریف فرما کر خطبہ دیا، تو وہ تنہ اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کے پیچھے روتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا۔ اس باب میں حضرت ابی، جابر، ابن عمر، سہیل بن سعد، ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو وہ گواہی دیگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پھر آپ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگرا پھر آپ نے فرمایا واپس ہوجا وہ واپس ہوگیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کیا

دست مبارک کی برکت

حضرت ابوزید اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی، عزرہ

www.alahazratnetwork.org

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي قَالَ عَزْرَةُ أَنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيضٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو زَيْدٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ ۔

باب ۵۱۹

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا قَالَ فَانْطَلَقُوا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ

راوی کہتے ہیں ابوزید ایک سو بیس ۱۲۰ سال زندہ رہے اور ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوزید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

کھانے میں برکت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی زوجہ) ام سلیم سے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزور آواز سنی مجھے اس میں بھوک کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ام سلیم نے عرض کیا "ہاں" چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لیا اور اس کی ایک طرف وہ روٹیاں لپیٹ کر میری بغل کے نیچے چھپا دیا اور دوسرا حصہ مجھے اوڑھا دیا۔ پھر مجھے آنحضرت کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں، میں اسے لئے ہوئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی ہیں فرماتے ہیں میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا "جی ہاں" فرمایا کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا "جی ہاں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم مجلسوں سے فرمایا "اٹھو" حضرت انس فرماتے ہیں وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اطلاع دی۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا "ام سلیم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو ان کے کھلانے کے لئے کچھ نہیں۔ ام سلیم نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ حضرت ابوطلحہ باہر آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی پھر حضور آگے بڑھے ابوطلحہ بھی ساتھ تھے یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.alahazratnetwork.org

فَأَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ أَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

نے فرمایا[1] ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے لاؤ۔ ام سلیم وہی روٹیاں لائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو توڑا گیا اور ام سلیم نے گھی کا کپا نچوڑ کر اسے تر کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہا اس پر پڑھا اور ازاں بعد ارشاد فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہیں بلایا گیا پس انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ وہ بلائے گئے انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور باہر نکلے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہیں بلایا گیا انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا اور باہر چلے گئے اس طرح تمام افراد نے شکم سیر ہو کر کھایا اور یہ ستر یا اسی آدمی تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۰

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

پانی میں برکت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن نہ پایا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کے لئے پانی لایا گیا آپ نے دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ کے مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی کا فوارہ جاری تھا۔ لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس صحیح ہے۔

باب ۵۲۱

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

آغاز نبوت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے لوگوں پر رحمت کا

[1] کھانے پر کلام الٰہی کا پڑھنا باعث برکت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آج بھی ملت اسلامیہ اس طریقہ حسنہ کو اپنائے ہوئے ہے ۱۲ (مترجم)

اَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهٗ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهٖ اَنْ لَّا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا جَاءَتْ كَفَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّمْكُثَ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّخْلُوَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

ارادہ فرمایا تو اس کی ابتداء یوں ہوئی کہ آپ کا ہر خواب روزِ روشن کی طرح واضح اور سچا ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ اس حالت پر رہے اور آپ کے لئے خلوت محبوب کردی گئی چنانچہ آپ کو کوئی چیز تنہائی سے زیادہ پسند نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۲

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عَذَابًا وَّاِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَاْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰى تَوَضَّأْنَا كُلُّنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

معجزات کی برکت

حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ معجزات کو عذاب سمجھتے ہو ہم عہدِ رسالت میں انہیں باعث برکت سمجھا کرتے تھے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کھانا کھا رہے ہوتے تو کھانے سے تسبیح کی آواز سنتے تھے (ایک مرتبہ) آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا آپ نے اس میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکلنے لگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے مبارک پانی اور آسمانی برکت کی طرف آؤ یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کرلیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۳ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَّاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَّتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ

کیفیت نزولِ وحی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیسے اترتی تھی؟ آپ نے فرمایا کبھی تو گھنٹہ بجنے کی آواز کی طرح آتی" اور یہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت ہوتی" تھی۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا وہ مجھ سے گفتگو کرتا وہ جو کچھ کہتا میں اسے یاد رکھتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر نہایت

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنْزَلُ عَلَیْہِ الْوَحْیُ فِی الْیَوْمِ الشَّاتِیْ الْبَرْدِ فَیَفْصِمُ عَنْہُ وَاِنَّ جَبِیْنَہٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

ٹھنڈے دنوں میں وحی ہوتی اور جب ختم ہوتی تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۴ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حلیۂ مبارکہ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَکِیْعٌ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّةٍ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہٗ شَعْرٌ یَضْرِبُ مَنْکِبَیْہِ بَعِیْدُ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ لَمْ یَکُنْ بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالطَّوِیْلِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے سرخ لباس میں لمبے بالوں والے کسی شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک کندھوں پر پڑے ہوتے دونوں شانوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا آپ نہ بہت پست قد تھے اور نہ ہی زیادہ دراز قد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۵

چاند جیسا چہرہ

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا زُھَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَکَانَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّیْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابواسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور تلوار کی طرح تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ چاند کی مثل تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ۵۲۶

بے مثل رسول

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا اَبُوْ نُعَیْمٍ نَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ ھُرْمُزَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ شَثْنَ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ ضَخْمَ الْکَرَادِیْسِ طَوِیْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰی تَکَفَّاَ تَکَفُّؤًا کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا اَبِیْ عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے قد والے تھے اور نہ ہی پست قد کے تھے ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔ سر مبارک بڑا، ہڈیوں کے جوڑ بڑے تھے سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی لمبی سی لکیر تھی۔ آپ چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن وکیع نے بواسطہ والد مسعودی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۵۲۷

۱۵۷۲۔ حدثنا ابو جعفر محمد بن الحسین بن ابی حلیمۃ من قصر الاحنف واحمد بن عبدۃ الضبی وعلی بن حجر قالوا نا عیسی بن یونس نا عمر بن عبد اللّٰہ مولی غفرۃ حدثنی ابراہیم بن محمد من ولد علی بن ابی طالب قال کان علی اذا وصف النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لیس بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد وکان ربعۃ من القوم ولم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان جعدا رجلا ولم یکن بالمطھم ولا بالمکلثم وکان فی الوجہ تدویر ابیض مشرب ادعج العینین اھدب الاشفار جلیل المشاش والکتد اجرد ذو مسربۃ شثن الکفین والقدمین اذا مشی تقلع کانما یمشی فی صبب واذا التفت التفت معا بین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین اجود الناس صدرا واصدق الناس لھجۃ والینھم عریکۃ واکرمھم عشیرۃ من راٰہ بدیھۃ ھابہ ومن خالطہ معرفۃ احبہ یقول ناعتہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھذا حدیث لیس اسنادہ بمتصل قال ابو جعفر سمعت الاصمعی یقول فی تفسیر صفۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الممغط الذاھب طولا قال وسمعت اعرابیا یقول فی کلامہ تمغط فی نشابتہ ای مدھا مدا شدیدا واما المتردد فالداخل بعضہ فی بعض قصرا واما القطط فالشدید الجعودۃ والرجل الذی فی شعرہ حجونۃ ای ینحنی قلیلا واما المطھم فالبادن الکثیر اللحم

حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے۔ آپ نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت پست تھے بلکہ درمیانہ قد تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھنگھریالے تھے۔ چہرہ مبارک نہ تو بالکل پُرگوشت تھا اور نہ ہی مکمل طور پر گول تھا بلکہ کچھ گولائی تھی رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، مونڈھوں کے سرے اور درمیان کی جگہ بھی پرگوشت تھی۔ بدن مبارک پر معمول سے زیادہ بال نہ تھے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پرگوشت تھے چلتے وقت قوت کے ساتھ چلتے گویا کہ ڈھلوان جگہ میں چل رہے ہوں کسی طرف متوجہ ہوتے تو نظر بھر کر توجہ فرماتے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ سب سے زیادہ سخی دل اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت۔ اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔ آپ کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہوجاتا۔ اور آپ کے ساتھ معاشرت رکھنے والا مانوس ہوکر فدا ہوجایا کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا ہے میں نے آپ سے پہلے اور آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں ابوجعفر کہتے ہیں میں نے اصمعی سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کے بارے میں کہتے تھے "ممغط" کے معنی دراز قد کے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے ایک اعرابی سے سنا

وَاَمَّا الْمُكَلْثَمُ الْمُدَوَّرُ الْوَجْهِ وَاَمَّا الْمُشْرَبُ فَهُوَ الَّذِیْ فِیْ بَیَاضِهٖ حُمْرَةٌ وَالْاَدْعَجُ الشَّدِیْدُ سَوَادُ الْعَیْنِ وَالْاَهْدَبُ الطَّوِیْلُ الْاَشْفَارِ وَالْكَتَدُ مُجْتَمَعُ الْكَتِفَیْنِ وَهُوَ الْكَاهِلُ وَالْمَسْرُبَةُ هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِیْقُ الَّذِیْ كَاَنَّهٗ قَضِیْبٌ مِّنَ الصَّدْرِ اِلَی السُّرَّةِ وَالشَّثْنُ الْغَلِیْظُ الْاَصَابِعِ مِنَ الْكَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ وَالتَّقَلُّعُ اَنْ یَّمْشِیَ بِقُوَّةٍ وَالصَّبَبُ الْحُدُوْرُ تَقُوْلُ انْحَدَرْنَا مِنْ صَبُوْبٍ وَصَبَبٍ وَقَوْلُهٗ جَلِیْلُ الْمُشَاشِ یُرِیْدُ رُؤُوْسَ الْمَنَاكِبِ وَالْعِشْرَةُ الصُّحْبَةُ وَالْعَشِیْرُ الصَّاحِبُ وَالْبَدِیْهَةُ الْمُفَاجَاةُ یَقُوْلُ بَدَهْتُهٗ بِاَمْرٍ اَیْ فَجَاْتُهٗ۔

اپنی گفتگو میں کہہ رہا تھا "تمغط نشابة" اس نے بہت لمبا کھینچا "متردد" اسے کہتے ہیں جس کے پست قد کی وجہ سے اس کے جسم کے اعضاء ایک دوسرے میں گھسے ہوئے ہوں۔ "قطط" بہت گھنگھریالے بال "رجع" ہلکے گھنگھریالے بالوں والا "مطہم" بھاری بدن کثیر گوشت والا "مکلثم" گول چہرے والا "مشرب" سرخی مائل گورے رنگ والا "الادعج" نہایت سیاہ آنکھوں والا "الاہدب" لمبی پلکوں والا "کتد" مضبوط کندھوں والا اور اسے کاہل بھی کہتے ہیں۔ "المسربة" سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر "الشثن" ہاتھوں اور پاؤں کی پر گوشت انگلیوں والا "التقلع" مضبوطی سے چلنا "الصبب" پستی میں اترنا جیسے "انحدرنا من صبوب وصبب" "جلیل المشاش" کاندھوں کے سرے مضبوط "العشرة" صحبت ومجلس "العشیر" ساتھی ہم مجلس "البدیہة" اچانک۔

باب ۵۲۸

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُمَیْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ یَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَیْنَهٗ فَصْلٌ یَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ وَقَدْ رَوَاهُ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

کلام رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ نہایت واضح اور تفصیلی گفتگو فرماتے۔ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف زہری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن یزید نے بھی اسے زہری سے روایت کیا ہے۔

باب ۵۲۹

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا اَبُوْ قُتَیْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَیْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰی عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعِیْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰی۔

انداز بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات تین بار دہراتے تاکہ آپ سے اچھی طرح سمجھی جا سکے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے حضرت عبداللہ بن مثنیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

باب ٥٣٠

١٥٧٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِثْلُ هٰذَا۔

١٥٧٦۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

باب ٥٣١ مَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

١٥٧٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَقُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِيْ رِمْثَةَ وَبُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَعَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

١٥٧٨۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالِقَانِيُّ نَا أَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرٍ

عادتِ تبسم

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے یزید بن ابی حبیب سے بھی اس کی مثل مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ لیث بن سعد کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مہرِ نبوت

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میری خالہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر گئیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا اور دونوں کاندھوں کے درمیان مہرِ نبوت کو دیکھا تو وہ چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح تھی۔ اس باب میں حضرت سلمان قرہ بن ایاس مزنی، جابر بن سمرہ، ابو رمثہ، بریدہ اسلمی، عبداللہ بن سرجس، عمرو بن اخطب اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

www.alahazratnetwork.org

بن سمرة قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني الذي بين كتفيه غدة حمراء مثل بيضة الحمامة هذا حديث حسن صحيح۔

باب ۵۳۲

۱۵۷۹۔ حدثنا احمد بن منيع نا عباد بن العوام انا الحجاج هو ابن ارطاة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان في ساقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة وكان لا يضحك الا تبسما وكنت اذا نظرت اليه قلت اكحل العينين وليس باكحل صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح غريب۔

باب ۵۳۳

۱۵۸۰۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابو قطن نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العينين منهوش العقب هذا حديث حسن صحيح۔

۱۵۸۱۔ حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماك ابن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العينين منهوش العقب قال شعبة قلت لسماك ما ضليع الفم قال واسع الفم قلت ما اشكل العينين قال طويل شق العين قلت ما منهوش العقب قال قليل اللحم هذا حديث حسن صحيح۔

باب ۵۳۴

۱۵۸۲۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة

دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کبوتری کے انڈے کی طرح گوشت کی سرخ گلٹی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سرمگین آنکھیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں مبارک پتلی تھیں، ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا آپ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے حالانکہ ایسی بات نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

کشادہ رو

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ رو تھے آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ شعبہ فرماتے ہیں میں نے سماک سے پوچھا "ضلیع الفم" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا "کشادہ دہن" میں نے پوچھا "اشکل العینین" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا "آنکھوں کے کنارے لمبے" میں نے پوچھا "منہوش العقب" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا "کم گوشت والا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حسن بے مثال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

www.alahazratnetwork.org

عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

بَاب ۵۳۵

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَئِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بَابُ ۵۳۶ مَا جَاءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ مَاتَ.

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ ثَنِي عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ نَا عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ هٰذَا حَدِيثٌ

ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی گویا کہ چہرہ انور میں سورج چلتا تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز چلنے والا بھی کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی ہم (چلتے وقت) اپنے رب کی مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بلا تکلف چلتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہلکا پھلکا قبیلہ شنوءہ کے مردوں جیسا پایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے ان سے زیادہ مشابہ حضرت عروہ بن مسعود کو پایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو انہیں تمہارے ساتھی (یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے زیادہ مشابہ پایا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو ان سے زیادہ مشابہ دیکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عمر شریف

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پینسٹھ سال کی عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں ہوا۔ یہ حدیث حسن الاسناد صحیح ہے۔

www.alahazratnetwork.org

حَسَنُ الْاِسْنَادِ صَحِيْحٌ۔

باب ۵۳۷

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَعْنِيْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَدَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَلَا يَصِحُّ لِدَغْفَلٍ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

باب ۵۳۸

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۵۳۹

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ فِيْ حَدِيْثِهٖ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا۔

ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت کے بعد تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا اس باب میں حضرت عائشہ، انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ دغفل بن حنظلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں، حضرت ابن عباس، عمرو بن دینار رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن غریب ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

جریر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا وصال بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ اور میں بھی تریسٹھ سال کا ہوں۔ یہ حدیث حسن

ایک اور باب۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت زہری کے بھتیجے نے بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

مَنَاقِبُ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاسْمُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُہٗ عَتِیْقٌ۔

۱۵۸۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا الثوری عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابرأ الی کل خلیل من خلتہ ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافۃ خلیلا وان صاحبکم خلیل اللہ هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی سعید وابی هریرۃ وابن عباس وابن الزبیر۔

مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر خلیل کی دوستی سے آزاد ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو بناتا اور تمہارا ساتھی تو اللہ کا دوست ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوہریرہ، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۵۹۰۔ حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری نا اسمعیل بن ابی اویس عن سلیمان بن بلال عن هشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ عن عمر بن الخطاب قال ابوبکر سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا حدیث صحیح غریب۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۵۹۱۔ حدثنا احمد بن ابراهیم الدورقی نا اسمعیل بن ابراهیم عن الجریری عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ ای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ابوبکر قلت ثم من قالت عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبیدۃ بن الجراح قال قلت ثم من قال فسکتت هذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس صحابی سے سب سے زیادہ محبت تھی؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا پھر کس سے؟ فرمایا حضرت عمر سے میں نے کہا ان کے بعد کون زیادہ محبوب تھا؟ ام المومنین نے فرمایا ابو عبیدہ بن جراح۔ پوچھا پھر کون؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۲۔ حدثنا قتیبۃ نا محمد بن فضیل عن سالم بن ابی حفصۃ والاعمش وعبد اللہ بن صهبان وابن ابی لیلی وکثیر النواء کلهم عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اهل الدرجات العلی

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلیٰ درجات والوں کو نچلے درجے والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم افق میں طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو،

www.alahazratnetwork.org

لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم بھی ان ہی میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے ، بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے ۔

باب ۵۴۰

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُعَلَّى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكٰى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَلِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ إِلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلٰكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا وَمَعْنٰى قَوْلِهِ أَمَنَّ إِلَيْنَا يَعْنِي أَمَنَّ عَلَيْنَا۔

حضرت ابن ابی معلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم نے ایکدن خطبہ دیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ جبتک چاہے دنیا میں رہکر جو چاہے کھائے یا اپنے رب کے پاس آجائے۔ تو اسنے رب کے پاس جانے کو پسند کیا۔ (یہ سنکر) حضرت ابوبکر رو پڑے صحابہ کرام نے (ایک دوسرے سے) کہا تمہیں اس شیخ پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں رہنے یا اپنے رب سے ملاقات کرنے کا اختیار دیا تو اس نے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔ راوی فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) ہمارے ماں باپ اور مال آپ پر فدا ہوں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پر جان و مال کے ذریعہ ابو قحافہ کے بیٹے سے زیادہ کسی نے احسان نہیں کیا اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابن قحافہ کو بناتا لیکن مجھے ان سے محبت اور اخوت ایمانی ہے۔ آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی اور تمہارا ساتھی تو اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے دوسری سند کے ساتھ بواسطہ ابوعوانہ، عبدالملک بن عمیر سے بھی مروی ہے۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بن مسلمة عن مالك بن انس عن ابی النضر عن عبيد بن حنين عن ابی سعيد الخدری ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جلس على المنبر فقال ان عبدا خيره الله بين ان يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عنده فاختار ما عنده فقال ابو بكر فديناك يا رسول الله بآبائنا وامهاتنا قال فعجبنا فقال الناس انظروا الى هذا الشيخ يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خيره الله بين ان يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عند الله وهو يقول فديناك بآبائنا وامهاتنا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو المخير وكان ابو بكر هو اعلمنا به فقال النبی صلى الله عليه وسلم ان من امن الناس علی فی صحبته وماله ابو بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام لا تبقين فی المسجد خوخة الا خوخة ابی بكر هذا حديث حسن صحيح۔

منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ یا تو اسے دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے۔ تو اس بندے نے اسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (یہ سنکر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا تو لوگوں نے (ایک دوسرے سے) کہا اس شیخ کی طرف دیکھو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ لیکن درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے صحبت و مال کے لحاظ سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن (ان کے اور میرے درمیان) اسلامی بھائی چارہ ہے۔ اور مسجد کی طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

باب ٤٣١

١٥٩٥۔ حدثنا علی بن الحسن الكوفی نا محبوب بن محرز القواريری عن داود بن يزيد الاودی عن ابيه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لاحد عندنا يد الا وقد كافيناه ما خلا ابا بكر فان له عندنا يدا يكافيه الله بها يوم القيامة وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا الا وان صاحبكم خليل الله هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے ابوبکر کے سوا سب کے احسان کا بدلہ دے دیا۔ ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دے گا کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر کو بناتا سنو! تمہارا ساتھی (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا خلیل ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ هُوَ ابْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ نَحْوَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ زَائِدَةَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلَى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد والوں (یعنی) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری نے اسے بواسطہ عبدالملک بن عمیر، مولیٰ ربعی، ربعی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے احمد بن منیع اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبدالملک بن عمیر سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتے ہیں۔ بعض اوقات زائدہ کا واسطہ کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات نہیں۔ ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال مولیٰ ربعی، ربعی اور حذیفہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

یہ حدیث بواسطہ ربعی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۵۹۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْعَلَاءِ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا میں (اپنے آپ) نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا میرے بعد والوں کی پیروی کرنا (یہ فرما کر) آپ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا۔

۱۵۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ انا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اتنے میں حضرت ابوبکر و عمر رضی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

اللہ عنہما آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولین وآخرین میں سے جتنے جنتی ہیں، ان میں سے انبیاء ومرسلین کے علاوہ تمام ادھیڑ عمر والوں کے یہ دونوں سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ولید بن موقری، حدیث میں ضعیف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ دونوں انبیاء ومرسلین کے علاوہ اولین وآخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَهُ دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما انبیاء ومرسلین کے علاوہ اولین وآخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

باب ۵۴۲

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَلَسْتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهٰذَا أَصَحُّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں اس بات کا لوگوں میں سے سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے اسلام لانے والا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں! بعض راویوں نے اسے بواسطہ شعبہ اور جریری، ابونضرہ سے روایت کیا یہ اصح ہے۔

www.alahazratnetwork.org

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ اور جریری اور ابونضرہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی ذکر کیا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۵۴۳

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى أَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهٗ إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لاتے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے لیکن ان دو حضرات کے علاوہ کوئی بھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما، حضور کی طرف اور حضور ان کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکم بن عطیہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض۔ محدثین نے حکم بن عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

باب ۵۴۴

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ابْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ اقدس سے مسجد میں تشریف لائے حضرت ابوبکر وعمر آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے حضور نے فرمایا ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے سعید بن مسلمہ، محدثین کے نزدیک قوی نہیں یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ ثَنِيْ كَثِيْرٌ أَبُوْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

www.alahazratnetwork.org

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے حوض اور غار کے ساتھی ہو یہ حدیث، حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۵۳

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا (مسلمانوں میں) یہ کان اور آنکھ (کی طرح) ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ عبداللہ بن حنطب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔

باب ۵۴

نائبِ رسول

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسٰى الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ هُوَ ابْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِیْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نہ سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے پھر فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو کچھ، نہ سنا سکیں گے۔ لہٰذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے ایسا ہی کیا، تو رسول کریم نے فرمایا تم تو یوسف والیاں ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوموسیٰ، ابن عباس اور سالم بن عبید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۴۲

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

امامت صدیق۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں کسی دوسرے کو امامت کرانا مناسب نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۴۳

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک جوڑ خرچ کیا اسے جنت میں آواز دی جائے گی اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ جو نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہدین سے ہوگا اسے باب جہاد سے بلایا جائے گا جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا اس کو صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو روزہ داروں سے ہوگا۔ اسے باب ریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگرچہ سب دروازوں سے بلایا جانا ضروری نہیں لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہوگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا، میں نے کہا اگر میں حضرت صدیق اکبر سے کسی دن سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج لے جاؤں گا فرماتے ہیں پھر میں نصف مال لے کر حاضر ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے! میں نے عرض کیا اس کے برابر اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

www.alahazratnetwork.org

رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ابقيت لاهلك قلت مثله واتى ابو بكر بكل ما عنده فقال يا ابا بكر ما ابقيت لاهلك فقال ابقيت لهم الله ورسوله قلت لا اسبقه الى شيء ابدا هذا حديث حسن صحيح.

سارا مال لے کر حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ انھوں نے عرض کیا ان کے لیے اللہ اور رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا میں ان سے کسی بات میں آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۴۹

۱۶۱۰ - حدثنا عبد بن حميد اخبرني يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابي عن ابيه قال اخبرني محمد بن جبير بن مطعم ان اباه جبير بن مطعم اخبره ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته في شيء فامرها بامر فقالت ارأيت يا رسول الله ان لم اجدك قال ان لم تجديني فأتي ابا بكر هذا حديث صحيح.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک خاتون، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی معاملے میں گفتگو کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی بات کا حکم فرمایا پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! بتایئے اگر میں آپ کو نہ پاؤں (تو کیا کروں؟) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۵۵۰

۱۶۱۱ - حدثنا محمد بن حميد نا ابراهيم بن المختار عن اسحاق بن راشد عن الزهري عن عروة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بسد الابواب الا باب ابي بكر وفي الباب عن ابي سعيد هذا حديث غريب من هذا الوجه.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۵۱

۱۶۱۲ - حدثنا الانصاري نا معن نا اسحاق بن يحيى بن طلحة عن عمه اسحاق بن طلحة عن عائشة ان ابا بكر دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انت عتيق الله من النار فيومئذ سمي عتيقا هذا حديث غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن معن وقال عن موسى بن طلحة عن عائشة.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم آگ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔ پس اس دن سے آپ کا نام عتیق ہو گیا یہ حدیث غریب ہے۔ بعض رواۃ نے اسے معن سے روایت کیا ہے حضرت موسیٰ بن طلحہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔

باب ۵۵۲

۱۶۱۳ ۔ حدثنا أبو سعيد الأشج نا تليد بن سليمان عن أبي الجحاف عن عطية عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي إلا وله وزيران من أهل السماء ووزيران من أهل الأرض فأما وزيراي من أهل السماء فجبريل وميكائيل وأما وزيراي من أهل الأرض فأبو بكر وعمر هذا حديث حسن غريب وأبو الجحاف اسمه داؤد بن أبي عوف ويروى عن سفيان الثوري قال نا أبو الجحاف وكان مرضيا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے دو وزیر آسمان والوں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس میرے آسمانی وزیر حضرت جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام ہیں۔ اور زمین والے وزیر حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابوحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ سفیان ثوری سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں ہم سے حجاف نے حدیث بیان کی اور وہ پسندیدہ تھے۔

۱۶۱۴ ۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داؤد أنبأنا شعبة عن سعد بن إبراهيم قال سمعت أبا سلمة بن عبد الرحمن يحدث عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل راكب بقرة إذ قالت لم أخلق لهذا إنما خلقت للحرث فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت بذلك أنا وأبو بكر وعمر قال أبو سلمة وما هما في القوم يومئذ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة بهذا الإسناد هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ بیل نے کہا مجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا، بلکہ میں کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں، رسول اکرم نے فرمایا میں، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس بات پر ایمان لائے۔ حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں وہ دونوں حضرات اس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے اس سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب أبي حفص عمر بن الخطاب رضي الله عنه

مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۱۶۱۵ ۔ حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن رافع قالا نا أبو عامر العقدي نا خارجة بن عبد الله الأنصاري عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم أعز الإسلام بأحب هذين الرجلين إليك بأبي جهل أو بعمر ابن الخطاب قال وكان أحبهما

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ان دو آدمیوں ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ راوی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ زیادہ محبوب تھے، یہ حدیث حسن

www.alahazratnetwork.org

إِلَيْهِ عُمَرُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ

صحیح، ابن عمر کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۵۵۳

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ نَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيهِ شَكَّ خَارِجَةُ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ الْقُرْآنُ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو لوگ بھی اپنی رائے پیش کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنی رائے دیتے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔ اس باب میں حضرت فضل بن عباس ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۵۴

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَأَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ وَهُوَ يَرْوِي مَنَاكِيرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما چنانچہ حضرت عمر نے دوسری صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے نضر ابو عمر کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔ وہ منکر روایات، روایت کرتا ہے۔

باب ۵۵۵

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَخِي مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں مخاطب کیا اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ نے تو یہ بات کہی لیکن میں نے رسول اللہ

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سورج ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر انسان پر طلوع نہیں ہوا، یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قائم نہیں اس باب میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرنے والا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں رکھتا یہ حدیث غریب حسن ہے۔

باب ۵۵۶

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف مشرح بن ہاعان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۵۷

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنِّي أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے پیا اور جو باقی بچا حضرت عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ حضور نے فرمایا "علم" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِشَابٍّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں سونے کا ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک نوجوان کا

www.alahazratnetwork.org

مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ اِنِّيْ اَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوْا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے گمان ہوا کہ وہ میں ہی ہوں میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ تو انہوں نے (فرشتوں نے) فرمایا "عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۵

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ بُرَيْدَةُ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِيْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِيْ فَاَتَيْتُ عَلٰى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ اَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ اَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا اَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّاْتُ عِنْدَهَا وَرَاَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَمُعَاذٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنِّيْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ يَعْنِيْ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنِّيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے پہلے پہنچ گئے میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے آگے تمہاری آہٹ سنی گزشتہ شب میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔ پھر میں ایک مربع محل کے پاس آیا جو سونے کا تھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ایک عربی شخص کا ہے۔ میں نے کہا عربی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا قریش کے ایک آدمی کا۔ میں نے کہا میں بھی تو قریش ہوں یہ کس (قریشی) کا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک امتی کا۔ میں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں یہ محل کس شخص کا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جب بھی اذان پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد دو رکعتیں ادا کرتا ہوں اور جب بھی بے وضو ہوتا ہوں فوراً وضو کرتا ہوں میں نے جان رکھا تھا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو رکعتیں لازمی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دو رکعتوں کے سبب تمہیں یہ مقام ملا۔ اس باب میں حضرت جابر، معاذ، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں سونے کا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا گیا یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث میں جو یہ فرمایا کہ میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں بعض احادیث میں یونہی مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رُؤْيَا الْاَنْبِيَآءِ وَحْیٌ

سے منقول ہے کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔

بَاب ۵۵۹

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَآءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّیْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِیَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِیَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے واپسی پر ایک سیاہ رنگ کی لڑکی حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالٰے آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ اور گانا گاؤں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجا ورنہ نہیں، چنانچہ اس نے بجانا شروع کیا اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ بدستور بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ پھر بھی بجاتی رہی۔ ازاں بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ پھر بجاتی رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف سرین کے نیچے رکھا اور اس پر بیٹھ گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! تم سے شیطان (بھی) ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا تو یہ دف بجاتی رہی حضرت ابوبکر آئے بجاتی رہی حضرت علی آئے پھر بھی دف بجاتی رہی پھر حضرت عثمان آئے تو بھی بجاتی رہی لیکن اے عمر! جب تم داخل ہوئے اس نے دف چھوڑ دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح بریدہ کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحُ الْبَزَّارُ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ہم نے ایک شور سنا اور بچوں کی آواز بھی سنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو کیا دیکھا کہ ایک حبشی عورت رقص کر رہی ہے اور اس کے ارد گرد بچے جمع ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عائشہ! آؤ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اور دیکھو گیں آئی اور اپنی ٹھوڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر رکھ کر آپ کے کندھے اور سر کے درمیان سے اس کا تماشہ دیکھنے لگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سیر نہیں ہوئیں! کیا تم سیر نہیں ہوئیں میں نے کہا نہیں تاکہ میں حضور کے نزدیک اپنا مقام و مرتبہ دیکھوں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ کا آنا تھا کہ لوگ اس عورت سے منتشر ہو گئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ جن و انس کے شیطان، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے ام المومنین فرماتی ہیں پھر میں واپس آگئی یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۶

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ نَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِي ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ لَيْسَ بِالْحَافِظِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی پھر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں شق ہوں گی۔ پھر میں جنت البقیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے پاس جمع ہوں گے۔ پھر میں اہل مکہ کی انتظار کروں گا تو حرمین طیبین کے درمیان ان سے آملوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عاصم بن عمر عمری محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

باب ۵۶

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مجھے بعض اصحاب سفیان عیینہ نے خبر دی کہ ابن عیینہ فرماتے ہیں۔ محدثوں سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو دین کی سمجھ عطا

www.alahazratnetwork.org

مُحَدَّثُوْنَ يَعْنِيْ مُفَهَّمُوْنَ

کی گئی۔

بَاب ٥٦٢

١٦٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آ رہا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آ رہا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اس باب میں حضرت موسیٰ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

١٦٢٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّرْعٰى غَنَمًا لَّهٗ اِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَ شَاةً فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ نَّحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیئے نے آ کر ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس سے بکری چھین لی بھیڑیا کہنے لگا جس دن درندوں کی بادشاہی ہوگی اور میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا، اس دن کیا کرو گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اس پر ایمان لایا اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس دن وہاں لوگوں میں موجود نہ تھے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، سعد سے اس کی مثل روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٦٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ حرکت کرنے لگا حضور نے فرمایا اُحد! ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ یہ حدیث حسن

www.alahazratnetwork.org

وَشَهِيدًا اِنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ وَلَهٗ كُنْيَتَانِ يُقَالُ اَبُوْعَمْرٍو وَاَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ.

مناقب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی دو کنیتیں تھیں ابوعمرو اور ابوعبد اللہ۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَاْ اِنَّمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم حراء پر تشریف فرما تھے پہاڑ نے حرکت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں اس باب میں حضرت عثمان، سعد بن زید، ابن عباس سہل بن سعد انس بن مالک اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ ۵۶۳

اس باب کا عنوان نہیں

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرے رفیق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع حدیث ہے۔

بَابٌ ۵۶۴

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ مکان کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب حراء پہاڑ حرکت کرنے لگا اور رسول

www.alahazratnetwork.org

انْتَقَضَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أُذَكِّرُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُونَ مُعْسِرُونَ فَجَهَّزْتُ ذَلِكَ الْجَيْشَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أُذَكِّرُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ بِئْرَ رُومَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ وَأَشْيَاءَ عَدَّدَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ

۱۶۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا السَّكَنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَيُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلًى لِآلِ عُثْمَانَ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ فَرْقَدٍ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ هَذَا حَدِيثٌ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حراء! ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں۔ محاصرین نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرت (غزوہ تبوک) کے موقعہ پر فرمایا کون ہے جو مقبول نفقہ خرچ کرے اس وقت لوگ مشقت و تنگدستی میں مبتلا تھے۔ تو میں نے لشکر کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ انھوں نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ بیر رومہ سے کوئی شخص بلاقیمت پانی نہیں پی سکتا تھا۔ تو میں نے اسے خرید کر مالدار محتاج اور مسافروں سب کے لیے وقف کر دیا محاصرین نے کہا "ہاں" آپ نے اور بھی کئی باتیں یاد دلائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طریق یعنی ابو عبدالرحمان سلمی کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عسرت کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کیا یارسول اللہ! اللہ کے راستہ میں سو اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں۔ حضور نے پھر ترغیب دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور عرض کیا، یارسول اللہ! اللہ کے راستے میں دو سو اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ترغیب دلائی تو حضرت عثمان پھر اٹھے اور عرض کیا میرے ذمہ اللہ کے راستے میں پالانوں سمیت تین سو اونٹ ہیں۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لاتے آپ فرما رہے تھے اس کے بعد حضرت عثمان جو عمل بھی کریں، ان پر کوئی حرج نہیں۔ (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت

www.alahazratnetwork.org

غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ۔

عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ الرَّمْلِيُّ نَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَفِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ كِتَابِيْ فِيْ كُمِّهِ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهِ وَيَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیش عسرت کی تیاری کر رہے تھے، آپ نے وہ رقم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں ڈال دی۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ انہیں اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے ہیں اور فرماتے ہیں آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کریں انہیں نقصان نہیں دے گا۔ دو مرتبہ فرمایا، یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حسن بن واقع ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں یہ رقم حضرت عثمان کی آستین میں تھی۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم فرمایا اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تھے۔ لوگوں نے بیعت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں یہ فرماتے ہوئے۔ آپ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے اچھا تھا، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيِّ

حضرت ثمامہ بن حزن قشیری فرماتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کے پاس آیا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے تھے اپنے دو ساتھیوں

www.alahazratnetwork.org

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُونِي بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَجِيءَ بِهِمَا كَأَنَّهُمَا جَمَلَانِ أَوْ حِمَارَانِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَبِالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ قَالَ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ.

کو بلاؤ جنہوں نے تمہیں میرے خلاف جمع کیا۔ راوی فرماتے ہیں ان دونوں کو لایا گیا گویا کہ دو اونٹ یا دو گدھے ہیں (پھر) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوپر سے جھانک کر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں بیر رومہ کے سوا اور کہیں میٹھا پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول سے ملا دے (وقف کر دے) اس کے بدلے جنت میں اس سے بہتر چیز ملے گی۔ پس میں نے اسے اپنے ذاتی مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس سے پانی پینے نہیں دیتے یہاں تک کہ میں سمندر کا پانی پیتا ہوں۔ محاصرین نے کہا "بار خدایا ہاں" آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ نمازیوں کے لیے مسجد نبوی تنگ ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو فلاں خاندان کی زمین خرید کر مسجد کو وسیع کر دے جنت میں اسے اس سے بہتر چیز ملے گی تو میں نے وہ زمین اپنے ذاتی مال سے خریدی اور آج تم نے مجھے اس میں دو رکعتیں پڑھنے سے روک رکھا ہے۔ انہوں نے کہا "ہاں" پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے جیش عسرت کے لیے سامان مہیا کیا۔ انہوں نے کہا "بار خدایا ہاں" پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثبیر مکہ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، عمر اور میں (رضی اللہ عنہم) بھی تھا۔ پہاڑ متحرک ہوا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا ثبیر! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ محاصرین نے کہا "ہاں" (ٹھیک ہے) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اکبر! ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی، رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ .

حضرت ابوالاشعث صنعانی سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے تھے ان میں کئی صحابی بھی تھے، آخر میں حضرت مرہ بن کعب کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو کھڑا نہ ہوتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا قریب ہونا بیان فرمایا اتنے میں ایک شخص گزرا اس نے کپڑے سے اپنا سر لپیٹا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اس (فتنہ و فساد کے) دن یہ شخص ہدایت پر ہوگا حضرت مرہ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا "یہ شخص"؟ آپ نے فرمایا "ہاں" (یہی) یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۵۶۵

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان! عنقریب تجھے اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم مت اتارنا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۵۶۶

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ .

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی سے) بقید حیات تھے کہ ہم کہا کرتے ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی عبید اللہ بن عمر کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۳۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا شَاذَانُ الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ هَارُونَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا یہ اس میں مظلوم (شہید) ہوں گے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۲۹

۱۶۳۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ أَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتّٰى أُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ

عثمان بن عبداللہ بن موہب سے ایک مصری آدمی نے حج کیا پھر اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں۔ اس نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ انھوں نے کہا یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھے بتایئے اس گھر کی حرمت کی قسم! کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے اس میں موجود نہ تھے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا "ہاں" اس شخص نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بدر کے دن بھی غائب تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا "اللہ اکبر!" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا آ! میں تجھے یہ امور وضاحت سے بتاؤں جن کے بارے میں تو نے پوچھا ہے۔ جنگ احد میں آپ کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اور بخش دیا۔ جنگ بدر سے غائب رہنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی زوجیت میں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تیرے لیے اس شخص جتنا ثواب اور مال غنیمت سے حصہ ہے جو بدر میں شریک ہوا۔ رہا بیعت رضوان سے آپ کا غائب ہونا تو اگر وادی مکہ میں کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ معزز ہوتا تو رسول اکرم

www.alahazratnetwork.org

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ھٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِھَا عَلٰی یَدِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ لِعُثْمَانَ قَالَ لَہٗ اذْھَبْ بِھٰذَا الْاٰنَ مَعَکَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

باب ۵۶۸

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْبَغْدَادِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃِ رَجُلٍ لِیُصَلِّیَ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَاَیْنَاکَ تَرَکْتَ الصَّلٰوۃَ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلَ ھٰذَا قَالَ اِنَّہٗ کَانَ یُبْغِضُ عُثْمَانَ اَبْغَضَہُ اللّٰہُ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ ھٰذَا ھُوَ صَاحِبُ مَیْمُوْنِ بْنِ مِھْرَانَ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ جِدًّا وَمُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ صَاحِبُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَھُوَ بَصْرِیٌّ ثِقَۃٌ وَیُکْنٰی اَبَا الْحَارِثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ الْاَلْھَانِیُّ صَاحِبُ اَبِیْ اُمَامَۃَ ثِقَۃٌ شَامِیٌّ یُکْنٰی اَبَا سُفْیَانَ۔

باب ۵۶۹

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ الضَّبِّیُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطَ الْاَنْصَارِ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا مُوْسٰی اَمْلِکْ عَلَیَّ الْبَابَ فَلَا یَدْخُلَنَّ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا اَبُوْ بَکْرٍ یَسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ

صلی اللہ علیہ وسلم اسے حضرت عثمان کی جگہ بھیجتے لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور آپ کے مکہ مکرمہ جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی۔ رسول اکرم نے اپنے داہنے ہاتھ کے بارے میں فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لیے ہے۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا اب ان باتوں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں لیکن آپ نے نماز جنازہ نہ پڑھی عرض کیا گیا یارسول اللہ! اس سے پہلے ہم نے آپ کو کسی کی نماز جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ یہ محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ہیں حدیث میں بہت ضعیف ہیں۔ محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ بصری ہیں اور ثقہ ہیں ان کی کنیت ابوالحارث ہے محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی ہیں ان کی کنیت ابوسفیان ہے۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا آپ انصار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ قضائے حاجت فرمائی اور پھر مجھے فرمایا اے ابوموسیٰ! دروازے پر رہو، میرے پاس بلا اجازت کوئی نہ آئے۔ اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون؟ کہا میں ابوبکر ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی خوشخبری بھی دو۔ چنانچہ وہ اندر داخل ہوئے پھر

فَدَخَلَ وَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ.

دوسرے شخص نے اگر دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ آنے والے نے کہا میں عمر ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور اس جنت کی خوشخبری دو۔ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی وہ اندر تشریف لے آئے پھر ایک اور آدمی آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا عثمان ہوں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! حضرت عثمان اجازت مانگتے ہیں حضور نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انہیں اس پر جس کا وہ شکار ہوں گے، جنت کی خوشخبری دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوعثمان نہدی سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ ثَنِيْ اَبُوْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ.

حضرت ابوسہلہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرہ کے دن مجھ سے فرمایا مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہد لیا اور میں اس پر صابر ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسماعیل بن ابی خالد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

٭ ٭ ٭

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ وَلَهٗ كُنْيَتَانِ اَبُوْ تُرَابٍ وَاَبُو الْحَسَنِ

مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کی کنیت۔ ابوتراب اور ابوالحسن،

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً وَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِذَا لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا آپ لشکر کے ساتھ تشریف لے گئے اور ایک لونڈی سے جماع کیا لوگوں نے اسے برا جانا یہ چار صحابہ کرام نے معاہدہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے وقت آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بتائیں گے۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ سفر سے واپسی پر سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے سلام کرتے اور پھر گھروں کو جاتے۔ جب یہ لشکر واپس آیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی

أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ.

اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا ان چار آدمیوں میں سے ایک نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی نے ایسا کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا اٹھا اس نے بھی یہی کہا حضور نے اس سے بھی رخ پھیر لیا۔ پھر تیسرے نے اٹھ کر یہی کہا آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر چوتھے نے اٹھ کر وہ بات کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرہ انور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَأَبُو سَرِيحَةَ هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسریحہ یا حضرت زید بن ارقم (شعبہ کو شک ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں حضرت علی بھی اس کے مولیٰ ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ میمون ابو عبداللہ اور زید بن ارقم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کی۔ ابوسریحہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حذیفہ بن اسید مراد ہیں

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ نَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ، حضرت ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی، ہجرت کے وقت

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بِالرَّحَبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَّةِ خَرَجَ اِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا خَرَجُوْا مِنْ اَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَارْدُدْهُمْ اِلَيْنَا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ اَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْاِيْمَانِ قَالُوْا مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَكَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَهٗ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ۔

باب ۵

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

مجھے اپنی اونٹنی پر سوار کیا اور اپنے مال سے حضرت بلال کو آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر رحم فرمائے وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کڑوا ہو حق بات نے ان کی یہ حالت کردی کہ اب ان کا کوئی دوست نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عثمان پر رحم فرمائے ان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت علی پر رحم فرمائے یا اللہ! حضرت علی جدھر ساتھ کریں حق کا رخ بھی ادھر ہو جائے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

ربعی بن حراش سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے مقام رحبہ میں ارشاد فرمایا صلح حدیبیہ کے دن مشرکین کے کچھ لوگ جن میں سہیل بن عمرو اور کئی دوسرے لوگ شامل تھے قریش سے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ کے پاس ہمارے بیٹوں، بھائیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ آئے ہیں جنہیں دین کی سمجھ نہیں، وہ تو فقط ہمارے مال اور جائداد سے فرار ہو کر آئے ہیں، پس آپ ان کو ہمیں واپس کردیں اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ قریش! تم باز آجاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین کی خاطر تلوار سے تمہاری گردیں اڑا دے گا اللہ تعالیٰ نے ایمان پر ان کے دلوں کی آزمائش کرچکا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ حضرت عمر نے بھی یہی سوال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جوتیوں میں پیوند لگانے والا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنی نعلین مبارک مرمت کے لیے دی تھیں۔ حضرت ربعی بن خراش فرماتے ہیں پھر حضرت علی میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق ربعی بن خراش کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بغض علی، منافقت کی علامت ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ اَبِیْ هٰرُوْنَ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِیْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِیْ اَبِیْ هٰرُوْنَ الْعَبْدِیِّ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ.

فرماتے ہیں ہم جماعت انصار، منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے شعبہ نے ابو ہارون عبدی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ بواسطہ اعمش اور ابو صالح بھی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

باب ۵۷۱

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِیْ نَصْرٍ عَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْیَرِیِّ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے کسی منافق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہو سکتی اور کوئی مومن آپ سے بغض نہیں رکھتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۷۲

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی الْفَزَارِیُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّیِّ نَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ رَبِیْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِیٌّ مِنْهُمْ یَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ وَاَمَرَنِیْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْكٍ.

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کا حکم فرمایا اور بتایا کہ میں بھی ان چار سے محبت کرتا ہوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کے نام بتایئے۔ آپ نے فرمایا حضرت علی بھی ان میں سے ہیں، تین مرتبہ فرمایا (علاوہ ازیں) حضرت ابوذر، مقداد اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے محبت رکھنے کا حکم دیا اور بتلایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بھی ان کو محبوب رکھتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف

باب ۵۷۳

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی نَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ هٰذَا حَدِیْثٌ

حضرت حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے میرے اور علی کے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

١٦٥٤ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى.

حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس حالت میں حاضر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفیٰ سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۵

١٦٥٥ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ السُّدِّيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ وَالسُّدِّيُّ اسْمُهُ إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَأَى الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (پکا ہوا) ایک پرندہ رکھا تھا۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ! مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس لائے تاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور کے ساتھ وہ پرندہ کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ حدیث سدی سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو پایا اور حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو بھی دیکھا ہے۔

١٦٥٦ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب میں کچھ مانگتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے اور اگر میں خاموش رہتا تو حضور مجھ سے ابتداء فرماتے یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۵۷۵

۱۶۵۷۔ حدثنا اسمعیل بن موسی نا محمد بن عمر الرومی نا شریک عن سلمة بن کهیل عن سوید بن غفلة عن الصنابحی عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا دار الحکمة وعلی بابها هذا حدیث غریب منکر روی بعضهم هذا الحدیث عن شریک ولم یذکروا فیه عن الصنابحی ولا نعرف هذا الحدیث عن احد من الثقات غیر شریک و فی الباب عن ابن عباس.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے دروازہ ہیں۔ یہ حدیث غریب منکر ہے۔ بعض لوگوں نے اسے شریک سے روایت کیا اور صنابحی کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ ہم اس روایت کو شریک کے سوا کسی اور ثقہ سے نہیں جانتے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۶۵۸۔ حدثنا قتیبة نا حاتم بن اسمعیل عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال امر معاویة بن ابی سفیان سعدا فقال ما منعک ان تسب ابا تراب قال اما ما ذکرت ثلاثا قالهن رسول الله صلی الله علیه وسلم فلن اسبه لان تکون لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لعلی وخلفه فی بعض مغازیه فقال له علی یا رسول الله تخلفنی مع النساء والصبیان فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبوة بعدی وسمعته یقول یوم خیبر لاعطین الرایة رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله قال فتطاولنا لها فقال ادعوا لی علیا قال فاتاه وبه رمد فبصق فی عینه فدفع الرایة الیه ففتح الله وانزلت هذه الآیة ندع ابناءنا وابناءکم ونساءکم الآیة دعا رسول

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے انہیں حکم دیا اور پوچھا کہ تم حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہتے اس کی کیا وجہ ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں یاد ہیں اس لیے میں ہرگز ان کو برا بھلا نہیں کہوں گا۔ مجھے ان تین باتوں میں سے ایک کا بھی حصول سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو فرما رہے تھے اس وقت آپ نے انہیں کسی غزوہ کے موقع پر اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ و مقام وہی ہو جو حضرت موسیٰ کے نزدیک حضرت ہارون کا تھا (علیہما السلام) البتہ یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں۔ حضرت سعد فرماتے ہیں میں نے خیبر کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول اس کو محبوب رکھتے ہیں۔ فراوی فرماتے ہیں ہم سب اس بات کے منتظر رہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ راوی فرماتے ہیں وہ حاضر ہوئے اس وقت ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.alahazratnetwork.org

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھلی ھذا حدیث حسن غریب صحیح من ھذا الوجہ۔

اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا اور جھنڈا عنایت فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں خیبر فتح فرمایا، نیز یہ آیت نازل ہوئی "ندع ابناءنا وابناءکم" الخ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، ۲

باب

١٦٥٩۔ حدثنا عبد اللہ بن ابی زیاد نا الاحوص بن جواب عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن البراء قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشین وامر علی احدھما علی بن ابی طالب وعلی الآخر خالد بن الولید وقال اذا کان القتال فعلی قال فافتتح علی حصنا فاخذ منہ جاریۃ فکتب معی خالد کتابا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشی بہ قال فقدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرا الکتاب فتغیر لونہ ثم قال ما تری فی رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ قال قلت اعوذ باللہ من غضب اللہ ومن غضب رسولہ وانما انا رسول فسکت ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ۔

حضرت اسحٰق بن براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے ایک کا امیر حضرت علی بن ابی طالب کو مقرر فرمایا جبکہ دوسرے لشکر کے امیر حضرت خالد بن ولید مقرر فرمائے۔ اور فرمایا جنگ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں لشکروں کے امیر ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس سے ایک لونڈی حاصل کی۔ اس پر حضرت خالد بن ولید نے ان کی چغلی میں ایک خط نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا اور مجھے دے کر بھیجا میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا حضور نے خط پڑھا تو غصہ سے آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و رسول کو وہ محبوب ہے راوی فرماتے ہیں میں نے کہا میں اللہ تعالیٰ کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے پناہ چاہتا ہوں میں تو محض قاصد ہوں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف!

باب

١٦٦٠۔ حدثنا علی بن المنذر الکوفی نا محمد بن فضیل عن الاجلح عن ابی الزبیر عن جابر قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث الاجلح وقد رواہ غیر ابن فضیل عن الاجلح ومعنی قولہ ولکن اللہ انتجاہ یقول ان اللہ امرنی ان انتجی معہ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی۔ تو لوگوں نے کہا اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ حضور کی سرگوشی طویل ہو گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سرگوشی فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اجلح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابن فضیل کے غیر نے بھی اسے اجلح سے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سرگوشی کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سے سرگوشی کی۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۵۷۸

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ نَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِیْ حَفْصَۃَ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یُّجْنِبَ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یَسْتَطْرِقُہٗ جُنُبًا غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَقَدْ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ مِنِّیْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَاسْتَغْرَبَہٗ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی! میرے اور تیرے سوا کسی کو اس مسجد میں جنبی ہونا جائز نہیں علی بن منذر کہتے ہیں میں نے ضرار بن صرد سے اس حدیث کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا گزرنا مراد ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔
امام بخاری نے مجھ سے یہ حدیث سنی اور اسے غریب کہا۔

باب ۵۷۹

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی نَا عَلِیُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ مُسْلِمِ الْمُلَائِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَصَلّٰی عَلِیٌّ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ وَمُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ لَیْسَ عِنْدَھُمْ بِذَاکَ الْقَوِیِّ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ حَبَّۃَ عَنْ عَلِیٍّ نَحْوَ ھٰذَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسلم اعور کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مسلم اعور محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں بواسطہ مسلم اور حبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنی مروی ہے۔

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِیْنَارٍ الْکُوْفِیُّ نَا اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیُسْتَغْرَبُ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسٰی علیہ السلام سے تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق مروی ہے اور یحیی بن سعید انصاری کی روایت سے غریب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

١٦٦٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی تعلق ہے، جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اس باب میں حضرت سعد، زید بن ارقم، ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۵۸۰

١٦٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اس سند کے ساتھ شعبہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

١٦٦٦ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هٰذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو شخص مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۸۱

١٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے بواسطہ

www.alahazratnetwork.org

صَلَّى عَلِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَ اَبُوْ بَلْجٍ اِسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَ اَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَآءِ خَدِيْجَةُ.

شعبہ ابوبلج کی روایت سے ہم اسے محمد بن حمید کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے بعض علماء نے فرمایا مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسلام لاتے وقت آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں۔

١٦٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَبُوْ حَمْزَةَ اِسْمُهٗ طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے اس کو صحیح نہ سمجھا اور فرمایا سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

باب ۵۸۲

١٦٦٩ - حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ اَخِيْ يَحْيَى بْنِ عِيْسَى الرَّمْلِيِّ نَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا کہ تجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے بغض رکھنے والا منافق ہی ہوگا۔ حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں میں اس دور (کے لوگوں) میں ہوں جن کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٦٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ شَرَاحِيْلَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اس میں تھے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے ہوئے سنا یااللہ! اس

جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

وقت تک میرا وصال نہ ہو جب تک تو مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ دکھا دے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ نے چٹان پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے۔
راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۶۷۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا صَالِحُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ وَضَعَّفَهٗ وَتَكَلَّمُوْا فِيْ صَالِحِ بْنِ مُوْسٰى۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف صلت بن دینار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے صلت بن دینار کے بارے میں کلام کیا اور ضعیف قرار دیا۔ محدثین نے صالح بن موسیٰ کے بارے میں بھی کلام کیا ہے

۱۶۷۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا آپ نے فرمایا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما جنت میں میرے

www.alahazratnetwork.org

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

پڑوسی ہوں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں خوشخبری نہ دوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کرچکے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حضرت معاویہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۸۳

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُوسَى وَعِيسَى ابْنَيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِمَا طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوا لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوَقِّرُونَهُ وَيَهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ وَوَضَعَهُ فِي كِتَابِ الْفَوَائِدِ۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے ایک جاہل دیہاتی سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھو جو اپنی نذر پوری کرچکے کہ وہ کون ہیں؟ خود صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی تعظیم اور ڈر کی وجہ سے سوال کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ دیہاتی نے سوال کیا تو آپ نے رخ انور پھیر لیا پھر سوال کیا تو آپ نے اب بھی رخ انور پھیر لیا پھر پوچھا تو آپ نے چہرہ انور پھیر لیا حضرت طلحہ فرماتے ہیں پھر میں مسجد کے دروازے کے سامنے ہوا مجھ پر سبز رنگ کا لباس تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو پوچھا نذر پوری کرنے والوں کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا۔ یہ (طلحہ) ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کرچکے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوکریب کی روایت سے جانتے ہیں وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں متعدد اکابر محدثین نے یہ حدیث ابوکریب سے روایت کی ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے سنا وہ بھی اسے ابوکریب سے روایت کرتے تھے۔ انہوں نے کتاب الفوائد میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مناقب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ لِأَبِي وَأُمِّي. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا آپ نے فرمایا (اے زبیر!) میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۸۴

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو نَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری (مددگار) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۸۵

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ وَزَادَ أَبُو نُعَيْمٍ فِيهِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابو نعیم نے اس میں اتنا اضافہ کیا کہ غزوہ احزاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے پاس دشمن قوم کی خبر کون لائے گا؟ تین مرتبہ پوچھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں" یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ۵۸۶

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِ اللهِ صَبِيحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّي عُضْوٌ إِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کی صبح اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو وصیت کے دوران فرمایا میرا کوئی عضو ایسا نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ زخمی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ زخم شرمگاہ تک پہنچ گیا۔

www.alahazratnetwork.org

ذٰلِكَ اِلٰى قَدَمَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِيْ نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ

یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

◆ ◆ ◆

مناقب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں، سعید بن زید جنت میں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالٰے عنہم جنت میں جائیں گے)

ابومصعب نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد، عبدالرحمٰن بن حمید، حمید اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ لیکن اس اس میں عبدالرحمٰن بن عوف کا ذکر نہیں۔ یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔

عبدالرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نے ایک مجلس میں ان سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمی جنت میں جائیں گے) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ راوی کہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں

www.alahazratnetwork.org

عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هَؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُونِي بِاللّٰهِ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

سے خاموش ہوگئے۔ لوگوں نے کہا ابو اعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں بتایئے! دسواں کون ہے انہوں نے فرمایا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے۔ ابو اعور جنتی ہیں۔ یعنی میں خود دسواں آدمی ہوں۔ ابو الاعور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ حدیث پہلی روایت سے اصح ہے۔

بَاب

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ أَمْرَكُنَّ لَمِمَّا يُهِمُّنِي بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ قَالَ ثُمَّ تَقُولُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ تُرِيدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازواج مطہرات کو مخاطب کرکے) فرمایا تمہارا معاملہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے لیے اپنے بعد کے بارے میں پریشان کن ہے۔ اور تم پر صرف صبر کرنے والے ہی صبر کر سکیں گے۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (ابو سلمہ) اللہ تعالیٰ تمہارے والد عبد الرحمٰن بن عوف کو جنت کی سلسبیل سے پلائے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اس قدر پہنچایا جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا نَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَوْصَى بِحَدِيقَةٍ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِيعَتْ بِأَرْبَعِمِائَةِ أَلْفٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لیے ایک باغ کی وصیت فرمائی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ أَبِي وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ

مناقب حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ کے والد ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب ہے

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا یا اللہ! حضرت سعد

وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ۔

باب ۵۸۸

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُؤٌ خَالَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ لِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے (ان جیسا) اپنا ماموں دکھائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف مجالد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حضرت سعد کا تعلق زہرہ سے تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بھی قبیلہ بنی زہرہ سے تھیں اسی لیے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں۔

باب ۵۸۹

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَا سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا غزوۂ احد کے دن ان کے لئے فرمایا اے نوجوانوں! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، تیر پھینکو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن سعید، حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کی۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے بواسطہ عبداللہ بن شداد بن ہاد حضرت علی رضی

www.alahazratnetwork.org

رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْھَادِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَکِیْعٌ نَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُفَدِّیْ اَحَدًا بِاَبَوَیْہِ اِلَّا لِسَعْدٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ یَقُوْلُ اِرْمِ سَعْدُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

بَاب ۵۹

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَھِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَہُ الْمَدِیْنَۃَ لَیْلَۃً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِی اللَّیْلَۃَ قَالَتْ فَبَیْنَمَا نَحْنُ کَذٰلِکَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَۃَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِکَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُہٗ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

مَنَاقِبُ اَبِی الْاَعْوَرِ وَاسْمُہٗ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا ھُشَیْمٌ اَنَا حُصَیْنٌ عَنْ ھِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ اَنَّہٗ قَالَ اَشْھَدُ عَلَی التِّسْعَۃِ اَنَّھُمْ

اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع فرماتے نہیں سنا جنگ احد کے دن میں نے سنا آپ نے فرمایا اے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تیر پھینکو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

صالح مرد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ایک رات بیدار رہے اس موقعہ پر آپ نے فرمایا کاش کوئی صالح مرد آج رات میری پاسبانی کرتا ام المومنین فرماتی ہیں اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا "سعد بن ابی وقاص ہوں" آپ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ حضرت سعد نے عرض کیا میرے دل میں آپ کے بارے میں کچھ فکر ہوا تو میں پاسبانی کی خاطر حاضر ہوا ہوں، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اور آرام فرما ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب حضرت ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نو (۹) آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گنا ہگار نہ ہوں گا

فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ قِيلَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قِيلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ أَنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنِي شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حراء ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ حضرت سعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ حضرت سعد نے فرمایا میں تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بواسطہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

احمد بن منیع نے بواسطہ حجاج بن محمد، شعبہ، حر بن صباح، عبدالرحمن بن اخنس اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ قَالَ فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

مناقب حضرت ابو عبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے۔ آپ نے فرمایا میں عنقریب تمہارے ساتھ (ایسا) امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ اس پر لوگ اس کے حصول کے خواہشمند (اور حریص) ہوئے لیکن نبی کریم نے حضرت ابو عبیدہ کو بھیجا۔ ابو اسحاق جب صلہ بن زفر سے یہ حدیث روایت کرتے تو فرماتے میں نے یہ روایت صلہ سے ساٹھ سال سے سن رکھی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت ابن عمر اور حضرت انس سے روایت ہے نبی اکرم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں محمد بن بشار نے بواسطہ سلم بن قتیبہ و ابو داؤد، شعبہ اور ابو اسحاق، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

بْنُ بَشَّارٍ نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ مِنْ ذَهَبٍ۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں صلہ بن زفر سونے کا ہے (یعنی نہایت عمدہ راوی ہیں)

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ الدَّوْرَقِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا نبی اکرم کے نزدیک کون صحابی زیادہ محبوب تھے۔ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکر" میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا حضرت عمر" پوچھا پھر کون؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ" حضرت فرماتے ہیں میں نے پوچھا پھر کون زیادہ محبوب تھا اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کیا ہی اچھے آدمی ہیں، عمر کیا ہی اچھے انسان ہیں اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح کیا ہی اچھے آدمی ہیں (رضی اللہ عنہم) یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل رضی اللہ عنہ سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ أَبِي الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مناقب حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حالت غصہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھا حضور اکرم نے پوچھا آپ کو غصہ کیوں آیا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے بارے میں قریش کی عجیب حالت ہے جب باہم ملتے ہیں تو خوشی خوشی ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملاقات کرتے ہیں تو حالت ہی غیر ہوتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں (یہ سن کر) نبی اکرم غصہ میں آگئے یہاں تک کہ چہرۂ انور سرخ ہوگیا۔ پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ

www.alahazratnetwork.org

نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلِ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

ہوگا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تم سے محبت نہ رکھے۔ پھر فرمایا اے لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف دی، بے شک آدمی کا چچا، باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۹۱

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ نَا شَبَابَۃُ نَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ اَوْمِنْ صِنْوِ اَبِیْہِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الزِّنَادِ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں، اور آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث ابوالزناد سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۹۲

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ نَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ نَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ یُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِی الْعَبَّاسِ اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ وَکَانَ عُمَرُ کَلَّمَہٗ فِیْ صَدَقَتِہٖ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ الْجَوْھَرِیُّ نَا عَبْدُ الْوَھَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا کَانَ غَدَاۃَ الْاِثْنَیْنِ فَاْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَ لَھُمْ بِدَعْوَۃٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا وَوَلَدَکَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَہٗ فَاَلْبَسَنَا کِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰھُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب پیر کی صبح ہو تو خود بھی میرے پاس آنا اور اپنے صاحبزادوں کو بھی لانا تاکہ میں ایسی دعا مانگوں جو آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے نفع بخش ہو۔ حضرت عباس ہمیں لے کر پیر کی صبح حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چادر اوڑھا کر دعا مانگی "یا اللہ! حضرت عباس اور ان کی اولاد کی ظاہری و باطنی مغفرت فرما، جو ایک گناہ بھی نہ چھوڑے یا اللہ! تو ان کو ان کی اولاد میں معزز

www.alahazratnetwork.org

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

رکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَقَدْ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں فرشتوں کے ہمراہ اڑتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث، ابوہریرہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن جعفر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو ضعیف کہا ہے۔ یہ، علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر سے بہتر نہ کسی نے جوتیاں پہنیں، نہ اونٹنی پر سوار ہوا اور نہ ہی گھوڑے کی زین پر سوار ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ نَا إِبْرَاهِيْمُ أَبُوْ إِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الرَّجُلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں باوجود زیادہ علم رکھنے کے صحابہ کرام سے قرآنی آیات کے بارے میں صرف اس لئے پوچھا کرتا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں۔ میں جب حضرت جعفر بن

www.alahazratnetwork.org

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا اَسْاَلُهُ اِلَّا لِيُطْعِمَنِيْ شَيْئًا فَكُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِيْ حَتّٰى يَذْهَبَ بِيْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ يَا اَسْمَاءُ اَطْعِمِيْنَا فَاِذَا اَطْعَمَتْنَا اَجَابَنِيْ وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي الْمَسَاكِيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ اِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِيُّ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدِيْنِيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

ابی طالب سے پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے یہاں تک کہ مجھے اپنے گھر لے جاتے اور اپنی زوجہ سے فرماتے اے اسماء! ہمیں کھانا کھلاؤ جب وہ ہمیں کھانا کھلا کر فارغ ہوتیں۔ تو حضرت جعفر مجھے جواب دیتے۔ حضرت جعفر مساکین سے محبت رکھتے ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے گفتگو کرتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو "ابوالمساکین" کی کنیت سے پکارتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو مخزومی سے ابو ابراہیم بن فضل مدینی مراد ہیں، بعض محدثین نے ان کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

مناقب حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَابْنُ اَبِيْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ الْكُوْفِيُّ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں سفیان بن وکیع نے بواسطہ جریر اور ابن فضیل، یزید سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ ابن ابی نعم سے مراد عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی کوفی ہیں

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ النَّبَّالُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک رات کسی کام کے لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور باہر تشریف لائے آپ کے پاس کچھ لپٹا ہوا تھا۔ مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا چیز ہے۔ میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو پوچھا آپ نے کیا چیز لپیٹ رکھی ہے۔ آپ نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں آپ کی

www.alahazratnetwork.org

الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

رانوں پر ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ اور انہیں بھی جو ان سے محبت رکھیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ الْعَمِّيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوْا إِلَى هٰذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوْبَ وَقَدْ رَوَى أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَابْنُ أَبِي نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ۔

عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا اس کی طرف دیکھو مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (نواسے) کو شہید کیا۔ اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے دنیا کے پھول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے شعبہ نے اسے محمد بن ابی یعقوب سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن ابی نعم سے عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی مراد ہیں۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ نَا رَزِيْنٌ قَالَ حَدَّثَتْنِي سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت سلمیٰ سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کی داڑھی مبارک اور سر انور گرد آلود تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں ابھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حسن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ۔

اور حسین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ پھر آپ ان کو سونگھتے اور اپنے ساتھ چپٹاتے یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۵۹۳

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ نَا الْاَشْعَثُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ راوی فرماتے ہیں، بیٹے سے مراد امام حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔

باب ۵۹۴

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ۔

حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اتنے میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے انہوں نے لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور وہ گرتے پڑتے آرہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھایا اور سامنے بٹھالیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے "انما اموالکم واولادکم فتنۃ" (بے شک تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہے) میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ وہ گرتے پڑتے آرہے ہیں تو میں صبر نہ کرسکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر ان کو اٹھایا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں اللہ تعالیٰ

www.alahazratnetwork.org

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھے امام حسین اولاد میں سے ایک فرزند ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما، آپ کے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ ثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُوْلُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا لِمَ يُذْكَرُ قَالَ قُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر اور لایا گیا تو وہ ایک چھڑی سے آپ کی ناک پر مارنے لگا اور کہا میں نے ان جیسا حسن نہیں دیکھا تو پھر ان کا (امام حسن رضی اللہ عنہ کا) ذکر کیوں ہوتا ہے حضرت انس فرماتے ہیں نے کہا وہ ان لوگوں میں سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ انا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی مرتضٰے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سینہ سے سر تک اور امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ سے نیچے آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيْئَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَاَصْحَابِهٖ نُضِدَتْ فِی الْمَسْجِدِ فِی الرَّحْبَةِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُسَ حَتّٰی دَخَلَتْ فِیْ مَنْخَرَیْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰی تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عمارہ بن عمیر سے روایت ہے جب عبیداللہ ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر مسجد کے صحن میں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر رکھے گئے۔ تو ان کے پاس گیا لوگ کہہ رہے تھے آ گیا آ گیا۔ اچانک دیکھا کہ ایک سانپ آیا وہ ان سروں کے درمیان سے نکلتا ہوا ابن زیاد کے نتھنوں میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر ٹھہر کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا۔ لوگوں نے پھر کہا آ گیا آ گیا، دو یا تین مرتبہ اس نے اس طرح کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۹۵

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلَتْنِیْ اُمِّیْ مَتٰی عَهْدُكَ تَعْنِیْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَالِیْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّیْ فَقُلْتُ لَهَا دَعِيْنِیْ اٰتِی النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّیْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِیْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰی حَتّٰی صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِیْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَیَّ وَيُبَشِّرَنِیْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تم کب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ میں نے کہا اتنی مدت سے میں حضور سے نہیں مل سکا۔ یہ سن کر وہ رنجیدہ ہوئیں۔ تو میں نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور تمہارے اور اپنے لئے دعائے مغفرت کراؤں، پس میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر چل پڑے میں بھی آپ کے پیچھے ہو گیا میری آہٹ سنکر فرمایا کون ہے، حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں "آپ نے فرمایا تجھے کیا کام ہے، اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے یہ ایک فرشتہ ہے جو آج رات سے پہلے کبھی نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے اور یہ خوشخبری دینے حاضر ہوا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف اسرائیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

مَنَاقِبُ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَنْ اِنْ اَخَذْتُمْ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا، یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے کہا اے لڑکے! تو کتنی اچھی سواری پر سوار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار بھی تو کیا ہی اچھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں زمعہ بن صالح کو بعض علماء نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کندھے پر اٹھائے یہ دعا مانگ رہے تھے۔ یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب اہل بیت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفہ کے دن اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ میں نے سنا آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اللہ کی کتاب،

www.alahazratnetwork.org

بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ رَوٰى عَنْهُ سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ اِلٰى خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَاَبِي الْحَمْرَاءِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَالْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ

اور میرے گھر والے" اہل بیت" اس باب میں حضرت ابوذر، ابوسعید، زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن ہے زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی دوسرے اہل علم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ پروردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آیت کریمہ "انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا" حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دولت کدہ میں نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر اوڑھائی حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ آپ کے پیچھے تھے۔ انہیں بھی چادر اوڑھائی، پھر دعا مانگی یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے گندگی دور رکھ اور انہیں خوب پاک وصاف بنا دے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر ہو اور خیر کی جانب ہو، اس باب میں حضرت ام سلمہ، معقل بن یسار، ابوالحمراء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہانتک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گی۔ پس دیکھو کہ تم

www.alahazratnetwork.org

الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٧٢٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ كَثِيرٍ النَّوَّاءِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ أَوْ قَالَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو سات نجیب ورفیق یا فرمایا رقیب عطا کئے گئے اور مجھے چودہ دیئے گئے۔ مسیب بن نجبہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

١٧٢٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ نَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے مجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے سبب محبت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

مناقب حضرت معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم

١٧٢٥۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ دَاوٗدَ الْعَطَّارِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوبَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، احکام الٰہی میں سب سے زیادہ سخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، شرم وحیا میں سب سے زیادہ سچے حضرت

www.alahazratnetwork.org

حیاءً عثمان بن عفان واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضهم زید بن ثابت واقرؤهم ابی بن کعب ولکل امة امین وامین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث قتادة الا من هذا الوجه وقد رواه ابو قلابة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه.

۱۷۲۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب بن عبد المجید الثقفی نا خالد الحذاء عن ابی قلابة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بن کعب ان الله امرنی ان اقرأ علیك لم یکن الذین کفروا قال وسمانی قال نعم فبکی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث عن ابی بن کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم۔

۱۷۲۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك قال جمع القرآن علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة کلهم من الانصار ابی بن کعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وابو زید قال قلت لانس من ابو زید قال احد عمومتی هذا حدیث حسن صحیح۔

۱۷۲۸۔ حدثنا قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم الرجل ابو بکر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبیدة بن الجراح نعم الرجل اسید بن حضیر نعم الرجل ثابت بن قیس بن شماس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل

عثمان بن عفان، حلال کو حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل، علم فرائض کے سب سے زیادہ عالم زید بن ثابت اور سب سے اچھے قاری حضرت ابی بن کعب ہیں (رضی اللہ عنہم) ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت قتادہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، ابوقلابہ نے بواسطہ حضرت انس، نبی کریم سے اسکے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں "لم یکن الذین کفروا" پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا حضور! اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! حضرت ابی بن کعب (یہ سن کر) رو پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چار صحابہ کرام نے قرآن پاک جمع کیا یہ چاروں انصاری تھے۔ حضرت ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم۔ راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کون سے ابو زید؟ انہوں نے فرمایا میرے ایک چچا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکر، عمر، ابو عبیدہ بن جراح اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس، معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموح (یہ سب) کیا ہی اچھے انسان ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل سے

www.alahazratnetwork.org

مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ۔

جانتے ہیں۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا أَمِيْنَكَ قَالَ فَإِنِّيْ سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُوْ إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب، نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے۔ آپ نے فرمایا عنقریب میں تمہارے پاس ایسا امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہے لوگ اس کی طمع و حرص کرنے لگے پھر آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا راوی فرماتے ہیں ابو اسحٰق صلہ بن زفر سے یہ حدیث بیان کرتے وقت فرماتے ہیں کہ ان سے یہ حدیث ساٹھ سال سے سن رکھی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا أَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ رَبِيْعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، حضرت علی، حضرت عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسن بن صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ أَبُو الْيَقْظَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابوالیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو۔

www.alahazratnetwork.org

مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

پاک اور پاک کئے گئے کا آنا مبارک ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ وَهُوَ شَيْخٌ كُوْفِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ وَلَهٗ ابْنٌ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمار بن یاسر کو جب بھی دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا انھوں نے زیادہ صحیح کو اختیار کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق یعنے عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ کوفی شیخ ہیں۔ لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کے ایک بیٹے ہیں جن کا نام یزید بن عبدالعزیز ہے وہ ثقہ ہیں۔ یحیٰی بن آدم ان سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلٰى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رَوٰى سَالِمٌ الْمُرَادِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تمہارے پاس کتنی مدت رہوں گا، میرے بعد والوں کی پیروی کرنا۔ آپ نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا۔ (نیز فرمایا) حضرت عمار بن یاسر کے طریقہ پر چلنا اور عبداللہ بن مسعود جو کچھ بیان کریں اس کی تصدیق کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابراہیم بن سعد نے اسے بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال مولیٰ ربعی اور ربعی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا۔ سالم مرادی کوفی نے بواسطہ عمرو بن ہرم اور ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار! خوشخبری ہو تمہیں باغی جماعت

www.alahazratnetwork.org

صلی اللہ علیہ وسلم أبشر یا عمار تقتلک الفئة الباغیة وفی الباب عن أم سلمة وعبد اللہ بن عمرو وأبی الیسر وحذیفة هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث العلاء بن عبد الرحمن۔

مناقب أبی ذر الغفاری رضی اللہ عنه

۱۷۳۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابن نمیر عن الأعمش عن عثمان بن عمیر هو أبو الیقظان عن أبی حرب بن أبی الأسود الدیلی عن عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول ما أظلت الخضراء ولا أقلت الغبراء أصدق من أبی ذر وفی الباب عن أبی الدرداء وأبی ذر هذا حدیث حسن

۱۷۳۶۔ حدثنا العباس العنبری نا النضر بن محمد نا عکرمة بن عمار ثنی أبو زمیل عن مالک بن مرثد عن أبیه عن أبی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما أظلت الخضراء ولا أقلت الغبراء من ذی لهجة أصدق ولا أوفی من أبی ذر شبیه عیسی بن مریم فقال عمر بن الخطاب کالحاسد یا رسول اللہ أفتعرف ذلک له قال نعم فاعرفوه هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقد روی بعضهم هذا الحدیث فقال أبو ذر یمشی فی الأرض بزهد عیسی بن مریم۔

مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنه

۱۷۳۷۔ حدثنا علی بن سعید الکندی نا أبو محیاة یحیی بن یعلی عن عبد الملک بن

قتل کرے گی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ، عبداللہ بن عمرو، ابویسر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے غریب ہے۔

مناقب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچے آدمی پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ ہی زمین نے اس کو اٹھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں فرمایا ابوذر سے زیادہ سچے لہجے والے اور پورا کردینے والے پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے اٹھایا۔ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رشک کرنے والے کی طرح عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان کی یوں تعریف کرتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" تم بھی ان کی تعریف کرو۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ بعض محدثین نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا حضرت ابوذر زمین پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زہد سے چلتے ہیں۔

مناقب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سلام کے بھتیجے، عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

www.alahazratnetwork.org

عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَخِي عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيْدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرِكَ قَالَ اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَ قُلْ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللهَ اللهَ فِي هٰذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللهِ الْمَغْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ رَوَى شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ۔

۳۸۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْصِنَا قَالَ أَجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ

کو شہید کرنے کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تشریف لائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے آئے؟ فرمایا آپ کی مدد کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت عثمان نے فرمایا باہر جا کر لوگوں کو مجھ سے ہٹائیں آپ کا (اس وقت) باہر جانا میرے لئے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا لوگو! جاہلیت کے دور میں میرا فلاں نام تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ اور میرے بارے میں قرآن پاک کی کئی آیات نازل ہوئیں "وشہد شاہد" اور "قل کفی باللہ" میرے بارے میں نازل ہوئیں۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار ہے جو ابھی تک (تم سے) میان میں ہے۔ فرشتے اس شہر میں تمہارے پڑوسی ہیں۔ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ لہٰذا اس شخص کو شہید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اگر تم انہیں شہید کرو گے تو تم فرشتوں کو ہٹا دو گے اور اللہ تعالیٰ کی تلوار کو میان سے باہر لے آؤ گے جو ابھی تک میان میں ہے پھر وہ قیامت تک میان میں نہیں جائے گی محاصرین نے کہا اس یہودی کو بھی قتل کر دو اور عثمان (رضی اللہ عنہ) کو بھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے عبدالملک بن عمیر کی روایت سے پہچانتے ہیں شعیب بن صفوان نے اسے عبدالملک بن عمیر سے روایت کیا اور کہا بواسطہ عمر بن محمد بن سلام بواسطہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سے مروی ہے)

حضرت یزید بن عمیرہ سے مروی ہے کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو کہا گیا ابو عبدالرحمٰن! ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا مجھے بٹھا دو۔ پھر فرمایا علم اور ایمان اپنی جگہ پر ہے جو انہیں تلاش کرے گا پائے گا۔ یہ بات تین مرتبہ فرمائی

www.alahazratnetwork.org

مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

پھر فرمایا چار آدمیوں کے پاس علم ڈھونڈو عویمر ابودرداء، سلمان فارسی، عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی تھا پھر اسلام لائے۔ (رضی اللہ عنہم) میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ دس جنتیوں میں سے دسویں ہیں۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَأَبُو الزَّعْرَاءِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَانِئٍ وَأَبُو الزَّعْرَاءِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ اسْمُهُ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي الأَحْوَصِ صَاحِبِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے صحابہ کرام حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا طریقہ اختیار کرنا۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو لازم پکڑنا۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور یحییٰ بن سلمہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابوزعراء کا نام عبداللہ بن ہانی ہے۔ ابوزعراء جن سے شعبہ، ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن عمرو ہے وہ ابوالاحوص کے بھتیجے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرَى حِينًا إِلاَّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک مدت تک ہم یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے دیکھتے تھے۔ یہ حدیث

www.alahazratnetwork.org

مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ۔

حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَأْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ أَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللهِ زُلْفًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا ہمیں وہ شخص بتائیں جو ہدایت اور حسن سیرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہو تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کریں اور حدیث سنیں انہوں نے فرمایا ہدایت، طور طریقہ اور سیرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ گھر تشریف لے جاتے اور ہم سے مخفی ہو جاتے (یعنی ظاہری کیفیت تو یہ تھی باطن خدا جانے) صحابہ کرام میں سے زندہ حضرات جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ان لوگوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ مقرب ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا صَاعِدٌ الْحَرَّانِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں بلا مشورہ کسی کو امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ اس حدیث کو ہم بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر مشورہ کے امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ إِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهٗ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْإِنْجِيْلُ وَالْقُرْآنُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَخَيْثَمَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَبْرَةَ نُسِبَ إِلٰى جَدِّهٖ۔

مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لِإِسْحَاقَ بْنِ عِيْسٰى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا عَنْ أَبِيْ

اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم سے قرآن حاصل کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کر وہ مجھے اچھا ہمنشین عطا فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس عطا فرمائی۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہمنشین کا سوال کیا تھا سو مجھے آپ مل گئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا اہل کوفہ سے ہوں طلب علم کے لئے آیا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ نے پوچھا کیا تمہارے پاس سعد بن مالک نہیں جن کی دعا قبول ہوتی ہے، نیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان طہارت اور نعلین پاک اٹھانے والے حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں۔ رسول اللہ کے رازدار حضرت حذیفہ نہیں ہیں حضرت عمار جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی، اور دو کتابوں والے سلمان جیسے لوگ نہیں ہیں۔ قتادہ فرماتے ہیں دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ خیثمہ، عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کے فرزند ہیں اور دادا کی طرف منسوب ہیں۔

مناقب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اپنا خلیفہ مقرر فرماتے تو کیا اچھا ہوتا آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کرتا پھر تم اسکی نافرمانی کرتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے لیکن جو کچھ حذیفہ تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو اور حضرت عبداللہ جو کچھ پڑھائیں اسے پڑھو عبداللہ بن عبدالرحمٰن راوی فرماتے ہیں میں نے اسحٰق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ حدیث ابووائل سے مروی

www.alahazratnetwork.org

قَائِلٍ قَالَ لَا عَنْ نَا اخَانَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ہے انھوں نے کہا نہیں بلکہ ثنا ان سے۔ انشاء اللہ۔ یہ حدیث یعنی روایت شریک حسن ہے۔

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ الَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ الَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت اسلم سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وظیفہ تین ہزار مقرر فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے پوچھا آپ نے حضرت اسامہ کو مجھ پر کیوں فضیلت دی ؟ وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید، تمہارے باپ سے اور حضرت اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے۔ تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "ادعوہم لاباۤئہم" الخ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّوْمِيِّ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ

حضرت جبلہ بن حارثہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں اگر تمہارے ساتھ جائیں تو میں منع نہیں کروں گا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں

www.alahazratnetwork.org

قال زيد يا رسول الله والله لا اختار عليك احدا قال فرايت راى اخي افضل من رايي هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ابن الرومي عن علي بن مسهر۔

۱۷۵۰۔ حدثنا احمد بن الحسن نا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن انس عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بعثا وامر عليهم اسامة بن زيد فطعن الناس في امارته فقال ان تطعنوا في امارته فقد كنتم تطعنون في امرة ابيه من قبل وايم الله ان كان لخليقا للامارة وان كان من احب الناس الي وان هذا من احب الناس الي بعده هذا حديث حسن صحيح حدثنا علي بن حجر نا اسماعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث مالك بن انس۔

مناقب اسامة بن زيد رضي الله عنه۔

۱۷۵۱۔ حدثنا ابو كريب نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحاق عن سعيد بن عبيد بن السباق عن محمد بن اسامة بن زيد عن ابيه قال لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم هبطت وهبط الناس المدينة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اصمت فلم يتكلم فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يديه علي ويرفعهما فاعرف انه يدعو لي هذا حديث حسن غريب۔

۱۷۵۲۔ حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل

دوں گا۔ جبلہ فرماتے ہیں میں نے اپنی رائے سے بھائی کی رائے بہتر دیکھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ ابن الرومی، علی بن مسہر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا اگر تم نے آج ان کی سرداری پر اعتراض کیا ہے تو اس سے پہلے تم ان کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کا اہل تھا اور لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اور ان کے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن جعفر اور عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض میں شدت آگئی تو میں بھی اور دوسرے لوگ مدینہ شریف اترے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خاموش ہو چکے تھے اس لئے گفتگو نہ فرمائی، لیکن اپنے دونوں ہاتھ مجھ پر رکھ دیتے اور پھر اٹھاتے میں سمجھ گیا کہ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

www.alahazratnetwork.org

بْنُ مُوْسٰی عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۵۳- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا يَا اُسَامَةُ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ.

مَنَاقِبُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۷۵۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَزْدِيُّ نَا زَائِدَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا آپ چھوڑ دیں میں صاف کرتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! ان سے محبت کرو کیونکہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور عباس تشریف لائے انہوں نے کہا اسامہ! ہمارے لیے رسول اکرم سے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا میں جانتا ہوں انہیں آنے دو چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم یہ بات پوچھنے حاضر ہوئے ہیں کہ اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا) انہوں نے عرض کیا ہم محض گھر والوں کی بابت پوچھنے نہیں آئے حضور اکرم نے فرمایا میرے اہل بیت میں سے وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے بھی انعام کیا وہ اسامہ بن زید ہیں۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب۔ حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کو آخر میں رکھا آپ نے فرمایا وہ آپ سے ہجرت میں سابق ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

مناقب جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں جب سے اسلام لایا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس آنے سے کبھی نہیں روکا، اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے

www.alahazratnetwork.org

مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا ضَحِكَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

مسکراتے ہوئے دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنِیْ زَائِدَةُ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب سے میں مسلمان ہوا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے کسی وقت نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا ہنستے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ لَیْثٍ عَنْ اَبِیْ جَهْضَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ اَبُوْ جَهْضَمٍ لَمْ یُدْرِكِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاسْمُهٗ مُوْسَی بْنُ سَالِمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دو مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ ابوجہضم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا ان کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّؤْتِیَنِیَ اللّٰهُ الْحُكْمَ مَرَّتَیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ عَطَاءٍ وَقَدْ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ مجھے علم و حکمت عطا فرمائے۔ یہ حدیث حسن اس طریق یعنے عطاء کی روایت سے غریب ہے۔ عکرمہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِیْ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے گلے لگایا اور فرمایا یا اللہ انہیں حکمت سکھا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

www.alahazratnetwork.org

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّمَا بِيَدِي قِطْعَةُ اِسْتَبْرَقٍ وَلَا اُشِيرُ بِهَا اِلٰى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِي اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا اَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

مَنَاقِبُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّي اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِاَبِي وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ قَالَ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے جب اس سے جنت کے کسی حصے کی طرف اشارہ کرتا ہوں تو مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے میں نے یہ واقعہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا حضرت حفصہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تیرا بھائی نیک شخص ہے، یا فرمایا حضرت عبداللہ صالح مرد ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر چراغ دیکھا تو فرمایا اے عائشہ! میرا خیال ہے حضرت اسماء کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے، تم اس وقت تک نام نہ رکھنا جب تک میں نہ رکھوں، چنانچہ آپ نے اس بچے کا نام حضرت عبداللہ رکھا اور تحنیک کی (کھجور چبا کر تبرکاً ان کے تالو میں لگائی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مناقب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری والدہ نے آواز سنکر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ انیس ہے حضرت انس فرماتے ہیں پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے تین دعائیں فرمائیں۔ ان میں سے دو کو تو میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی آخرت میں امید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

www.alahazratnetwork.org

هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ اُدْعُ اللهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا اَبُوْ دَاؤدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ وَاَبُوْ نَصْرٍ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ اَبِيْ خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيُّ رَوٰى عَنْ اَنَسٍ اَحَادِيْثَ۔

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَخَذْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِيْلَ وَاَخَذَهٗ جِبْرَئِيْلُ عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُوْنٍ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَعْقُوْبَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِيْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ

دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انس بن مالک آپ کے خادم ہیں اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ! ان کے مال، اولاد اور جو کچھ ان کو عطا فرمائے اس میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت بقلہ رکھی تھی اور مجھے یہ پسند تھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابو نصر سے خثیمہ بن ابی خثیمہ بصری مراد ہیں وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں۔

ثابت بنانی سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے ثابت! مجھ سے (کچھ) لے لو کیونکہ مجھ سے زیادہ معتبر سے نہیں لے سکوگے میں نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا، آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اور انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے لیا ہے۔

ابو کریب نے بواسطہ زید بن حباب، میمون ابی عبداللہ اور ثابت، حضرت بن مالک رضی اللہ عنہ سے یعقوب کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی، لیکن یہ مذکور نہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے لیا۔ یہ حدیث

www.alahazratnetwork.org

غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ۔

غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اے دو کانوں والے! کہہ کر پکارتے ابو اسامہ کہتے حضور، مزاحاً یوں فرماتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ أَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَأَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَوٰى عَنْهُ۔

ابو خلدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کیا حضرت انس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے؟ ابو العالیہ نے کہا انھوں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور حضور نے دعا فرمائی حضرت انس کا ایک باغ تھا جس میں سال میں دو مرتبہ پھل لگتا تھا۔ اور اس میں گل ریحان کا ایک پودا تھا جس سے مشک کی بو آتی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو پایا اور ان سے روایت بھی کی۔

مَنَاقِبُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا قَالَ أُبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَحَدَّثَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا حَدَّثَنِيْ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے جو کچھ سنتا ہوں یاد نہیں رہتا۔ آپ نے فرمایا چادر بچھاؤ میں نے چادر بچھائی تو آپ نے کچھ پڑھ کر دم فرمایا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث سنیں لیکن ان میں سے ایک بھی نہ بھولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

www.alahazratnetwork.org

بن أبي عياش عن شعبة عن سماك عن أبي الربيع عن أبي هريرة قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبسطت ثوبي عنده ثم أخذه فجمعه على قلبي قال فما نسيت بعده. هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

١٧٧٠- حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم نا يعلى بن عطاء عن الوليد بن عبد الرحمن عن ابن عمر أنه قال لأبي هريرة يا أبا هريرة أنت كنت ألزمنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم وأحفظنا لحديثه. هذا حديث حسن.

١٧٧١- حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا أحمد بن سعيد الحراني أنا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن مالك بن أبي عامر قال جاء رجل إلى طلحة بن عبيد الله فقال يا أبا محمد أرأيت هذا اليماني يعني أبا هريرة أهو أعلم بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم منكم نسمع منه ما لا نسمع منكم أو يقول على رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم يقل قال أما أن يكون سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم نسمع عنه وذلك أنه كان مسكينا لا شيء له ضيفا لرسول الله صلى الله عليه وسلم يده مع يد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنا نحن أهل بيوتات وغنى وكنا نأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار لا أشك إلا أنه سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم نسمع ولا تجد أحدا فيه خير يقول على رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم يقل. هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من

ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اپنا کپڑا بچھایا حضور اکرم نے اس کو لے کر میرے دل پر اکٹھا کر دیا اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابوہریرہ! ہم میں سے تم سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے اور سب سے زیادہ حدیثیں یاد رکھتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت مالک بن ابی عامر سے روایت ہے ایک شخص حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو محمد! بتائیے تم میں سے کوئی اس یمنی یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننے والا ہے۔ ہم ان سے وہ باتیں سنتے ہیں جو تم سے نہیں سنتے۔ یا وہ حضور کی طرف سے وہ باتیں کہتے ہیں جو تم نہیں کہتے۔ حضرت طلحہ نے جواب دیا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں۔ کیونکہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ نہ تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے انکا ہاتھ رسول اللہ کے ساتھ تھا۔ اور ہم گھر بار والے اور مالدار تھے اس لئے ہم رسول اکرم کی خدمت میں صبح و شام حاضر ہوتے تھے۔ یقیناً انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی حدیثیں سنی اتنی ہم نے نہیں سنیں اور تم کسی خیر والے کو ایسا نہیں پاؤ گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ بات کہے جو آپ نے نہیں فرمائی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن بکیر وغیرہ نے اسے

www.alahazratnetwork.org

حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

اسے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ اِبْنَةِ أَزْهَرِ السَّمَانِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبُوْ خَلْدَةَ نَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرٰى أَنَّ فِيْ دَوْسٍ أَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ خَلْدَةَ اِسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَأَبُو الْعَالِيَةِ اِسْمُهُ رُفَيْعٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تم کس خاندان سے ہو، میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے ہوں۔ آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ قبیلہ دوس میں کوئی صاحب خیر بھی ہے۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا الْمُهَاجِرُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِيْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هٰذَا أَوْ فِيْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں برکت کی دعا کیجئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکٹھا فرمایا اور دعائے برکت فرمائی، پھر مجھے فرمایا انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو۔ اور جب اس کو لینا چاہو تو اپنا ہاتھ ڈال کر لیا کرو اور ان کو بکھیرا نہ کرو۔ پس میں نے ان میں سے اتنے اتنے وسق کھجوریں اللہ کے راستے میں خرچ کیں ہم خود اس سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے (پھر بھی) وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ بھی ٹوٹ گیا یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دو طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِّيْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَا تَفْرَقُ مِنِّيْ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ أَرْعٰى غَنَمَ أَهْلِيْ وَكَانَتْ

حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے پوچھا آپ کی کنیت "ابوہریرہ" کیسے پڑگئی انہوں نے فرمایا تم مجھ سے ڈرتے نہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں، اللہ کی قسم! یقیناً آپ سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میرے پاس ایک چھوٹی سی بلی

www.alahazratnetwork.org

بِيْ هُرَيْرَةَ الْهِرَّةُ فَكُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِيْ شَجَرَةٍ فَاِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِيْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِيْ اَبَاهُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

تھی میں اسے رات کو ایک درخت پر رکھ دیتا جب دن ہوتا تو اسے ساتھ لے جاتا اور اس کے ساتھ کھیلتا اس لئے لوگوں نے مجھے ابوہریرہ کی کنیت سے پکارنا شروع کر دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث نہیں حضرت عبداللہ بن عمرو لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَبُوْمُسْهِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عبدالرحمن بن عمیرہ (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعا مانگی یا اللہ! انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ۔

حضرت ابوادریس خولانی سے روایت ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص بن عمیر بن سعد کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا آپ نے عمیر کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اس پر عمیر نے کہا حضرت معاویہ کا ذکر خیر سے ہی کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا اللہ! ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت

www.alahazratnetwork.org

مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ مِشْرَحٍ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے زیادہ مضبوط مسلمان اور مومن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں، یہ حدیث غریب ہے ہم اسے بواسطہ ابن لہیعہ، مشرح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِيْ قُرَيْشٍ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ وَنَافِعٌ ثِقَةٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ لَمْ يُدْرِكْ طَلْحَةَ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عمرو بن عاص، قریش کے صالح لوگوں میں سے ہیں۔ اس حدیث کو ہم نافع بن عمر جمحی کی روایت سے پہچانتے ہیں، نافع ثقہ ہیں اور ان کی سند متصل نہیں۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ سَمَاعًا مِّنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام پر اترے لوگ وہاں سے گزرنے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے، ابوہریرہ! یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے۔ آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کا یہ بندہ کتنا اچھا ہے، پھر پوچھتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے، فرماتے اللہ کا یہ بندہ کتنا برا ہے یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا خالد بن ولید ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد بن ولید اللہ کا کتنا اچھا بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے یہ حدیث غریب ہے، ہمیں حضرت ابوہریرہ سے زید بن اسلم کا سماع معلوم نہیں، یہ حدیث مرسل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَرُمَيْثَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَعْنِيْ مِمَّا يَلِيْ

مناقب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا لوگ اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر متعجب ہوتے ہو حالانکہ حضرت سعد بن معاذ کے جنتی رومال اس سے بھی اچھے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ان کے لئے رحمٰن کا عرش بھی متحرک ہوا۔ اس باب میں حضرت اسید بن حضیر، ابو سعید اور رمیثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا کس قدر ہلکا جنازہ ہے اور یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کہ آپ نے بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا فرشتے ان کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

مناقب حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اس حیثیت سے تھے جس طرح کسی امیر کا سپاہی ہوتا ہے۔ انصاری (راوی) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امور میں وہ سپاہی کی طرح تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف انصاری کی

www.alahazratnetwork.org

مِنْ أُمُوْرِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا الْأَنْصَارِيُّ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ قَوْلَ الْأَنْصَارِيِّ۔

روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ نے انصاری سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مناقب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں خچر یا گھوڑے پر سوار نہیں (بلکہ پیدل) تشریف لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى لَيْلَةِ الْبَعِيْرِ مَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَاعَ بَعِيْرَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ جَابِرٌ لَيْلَةَ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيْرَ اسْتَغْفَرَ لِيْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَكَانَ جَابِرٌ قَدْ قُتِلَ أَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَكَانَ جَابِرٌ يَعُوْلُهُنَّ وَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَّ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَرُّ جَابِرًا وَيَرْحَمُهُ بِسَبَبِ ذٰلِكَ هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ حَدِيْثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ البعیر میں میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور لیلۃ البعیر کا مطلب جیساکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے یہ ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ انہوں نے اپنا اونٹ حضور ہی کو فروخت کیا لیکن مدینہ تک سواری کی شرط لگائی۔ تو مطلب یہ ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں جس رات میں نے آپ کو اونٹ بیچا اس رات آپ نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ احد کے دن شہید ہوئے اور انہوں نے اپنے پیچھے کئی بیٹیاں چھوڑیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان کی نگرانی فرماتے اور ان کے اخراجات برداشت کرتے اس لئے نبی اکرم ان کے ساتھ اچھا سلوک فرماتے اور ان کے لئے دعائے رحمت فرماتے۔ ایک حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا وَّمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ثَوْبًا كَانُوْا اِذَا غَطَّوْا بِهٖ رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّوْا بِهٖ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ نَحْوَهٗ۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے رضائے الٰہی کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی۔ پس ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوا۔ ہم میں سے بعض اپنے اجر میں کچھ پائے بغیر انتقال کر گئے اور بعض کے لئے پھل پک گئے اور وہ توڑ رہے ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور آپ نے صرف ایک کپڑا چھوڑا اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانکے جاتے تو سر کی طرف کھسک جاتا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانک دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد نے بواسطہ ابن ادریس، اعمش اور ابو وائل، حضرت خباب بن ارت سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

مناقب حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی بکھرے بالوں والے، غبار آلودہ، پھٹے پرانے کپڑوں والے جنہیں لوگ بنظر حقارت دیکھتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اس میں سچا کر دے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ نَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا

مناقب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ابو موسیٰ! تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے خوش آوازی عطا کی گئی۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، حضرت ابو ہریرہ اور

www.alahazratnetwork.org

مِنْ مَنَازِلِ آلِ دَاوُدَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ۔

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اَبُوْ حَازِمٍ اِسْمُهٗ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ الْاَعْرَجُ الزَّاهِدُ۔

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ۔

باب ۵۹۶ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ رَاٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهٗ

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا مُوْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

مناقب حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم مٹی اٹھا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرتے تو پڑھتے "اللھم لا عیش الا عیش الاخرہ فاغفر للانصار والمہاجرہ" یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے۔ انصار و مہاجرین کو بخش دے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اللھم لا عیش الا عیش الاخرہ الخ" یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے انصار و مہاجرین کو عزت بخش۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

فضائل صحابہ کرام

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا اس کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا حضرت موسیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت طلحہ کو دیکھا، یحییٰ بن حبیب کہتے ہیں حضرت موسے نے مجھ سے فرمایا تم نے

www.alahazratnetwork.org

رَأَيْتَ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيَى وَقَالَ لِي مُوسَى وَقَدْ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ نَرْجُوا اللّٰهَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الْأَنْصَارِيِّ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ مُوسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

مجھے دیکھا، اور ہم سب اللہ تعالےٰ سے امید رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسےٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث موسےٰ بن ابراہیم سے روایت کی۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ هُوَ السَّلْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ بَعْدَ ذٰلِكَ تَسْبِقُ أَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ أَوْ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ (سب سے) بہترین ہیں۔ پھر ان سے ملے ہوئے اور پھر ان سے متصل۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں سے آگے بڑھ جائیں گی اور ان کی قسمیں گواہوں سے آگے بڑھ جائیں گی۔ اس باب میں حضرت عمر، عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

شرکاء بیعت رضوان کی فضیلت

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فِي مَنْ يَسُبُّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صحابہ کرام کو سب وشتم کرنے والے کی مذمت۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاؤُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کو گالی نہ دو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ کرام کے ایک مد یا آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسین بن علی نے بواسطہ ابو معاویہ، اعمش اور ابوصالح حضرت ابوسعید

www.alahazratnetwork.org

نَصِيفَهٗ يَعْنِي نِصْفَ مُدِّهٖ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

خدری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ أَبِيْ رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِيْ وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو میرے بعد انہیں اپنی کلام کا نشانہ نہ بنایا۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری خاطر ان سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ایسا کیا جس نے انہیں اذیت پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی۔ اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی (ناراض کیا) اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ نَا أَبُوْ دَاؤُدَ... السُّلَيْمَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی جنت میں جائیں گے لیکن سرخ اونٹ والا[1] (نہیں جائے گا) یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! حاطب ضرور جہنم میں داخل ہوگا آپ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِيْ طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کوئی صحابی کسی خطہ زمین میں انتقال کر جائے وہ قیامت

[1] جد بن قیس منافق (کی اونٹنی کے پہلو سے چمٹ کر لوگوں سے چھپا پھر تا تھا اور بیعت میں شریک نہ ہوا۔ (کتب سیرت) مترجم۔

www.alahazratnetwork.org

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِيْ طَيْبَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

کے دن ان لوگوں کا قائد اور روشنی بنا کر اٹھایا جائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور بواسطہ عبداللہ بن مسلم، ابو طیبہ اور ابن بریدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مروی ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ حَمَّادٍ نَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہو تمہاری شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے عبیداللہ بن عمر کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۹۹ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

فضیلت حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ فِيْ اَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّهَا بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا پھر میں انہیں اجازت نہیں دیتا۔ پھر میں انہیں اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ علی بن ابی طالب میری صاحبزادی کو طلاق دیکر انکی لڑکی سے نکاح کریں۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں اسکی تکلیف میری تکلیف ہے جو چیز اسے اذیت دے میرے لئے بھی اذیت ناک ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْاَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ اَحَبُّ النِّسَاءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِيْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں میں سے سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ ابراہیم کہتے ہیں یعنی اہل بیت میں سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق

www.alahazratnetwork.org

حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه۔

۱۸۰۳۔ حدثنا احمد بن منيع نا اسمٰعيل بن علية عن ايوب عن ابن ابي مليكة عن عبد الله بن الزبير ان عليا ذكر بنت ابي جهل فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال انما فاطمة بضعة مني يؤذيني ما آذاها وينصبني ما انصبها هذا حديث حسن صحيح هكذا قال ايوب عن ابن ابي مليكة عن ابن الزبير وقال غير واحد عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة ويحتمل ان يكون ابن ابي مليكة روى عنهما جميعا وقد رواه عمرو بن دينار عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة نحو حديث الليث۔

۱۸۰۴۔ حدثنا سليمان بن عبد الجبار البغدادي نا علي بن قادم نا اسباط بن نصر الهمداني عن السدي عن صبيح مولى ام سلمة عن زيد بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي وفاطمة والحسن والحسين انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم هذا حديث غريب انما نعرفه من هذا الوجه وصبيح مولى ام سلمة ليس بمعروف۔

۱۸۰۵۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن زبيد عن شهر بن حوشب عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم جلل على الحسن والحسين وعلي وفاطمة كساء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بيتي وحامتي اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا فقالت ام سلمة وانا معهم يا رسول الله قال انك على خير هذا حديث حسن صحيح وهو احسن شيء روي في هذا الباب وفي الباب عن انس وعمر بن ابي سلمة وابي الحمراء۔

۱۸۰۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عثمان

سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابوجہل کی بیٹی کا ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں مجھے وہ بات تکلیف دیتی ہے جو اس کے لئے تکلیف کا باعث ہو اور جو بات اسے دکھ پہنچائے میرے لئے بھی پریشان کن ہے ایوبؔ بواسطہ ابن ابی ملیکہ حضرت ابن زبیر سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے رواۃ نے بواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے روایت کیا ہو سکتا ہے ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو۔ عمرو بن دینار نے بھی بواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے حدیث لیث کی طرح روایت کیا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا جن سے تم لڑو گے میں بھی اس سے لڑوں گا اور جس سے تمہاری صلح اس سے میری بھی صلح۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ صبیح مولی ام سلمہ معروف نہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن امام حسین، علی مرتضی اور فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لے کر فرمایا یا اللہ یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں ان سے ناپاکی دور رکھ اور انہیں خوب ستھرا کر دے۔ حضرت ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا تم بہتری پر ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں مروی روایات میں بہترین روایت ہے۔ اس باب میں حضرت انس، عمر بن ابی سلمہ اور ابو الحمراء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

www.alahazratnetwork.org

بن عمرنا اسرائیل عن میسرة بن حبیب عن المنهال بن عمرو عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنین قالت ما رأیت احدا اشبه سمتا ودلا وهدیا برسول الله فی قیامها وقعودها من فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت وکانت اذا دخلت علی النبی صلی الله علیه وسلم قام الیها فقبلها واجلسها فی مجلسه وکان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل علیها قامت من مجلسها فقبلته واجلسته فی مجلسها فلما مرض النبی صلی الله علیه وسلم دخلت فاطمة فاکبت علیه فقبلته ثم رفعت رأسها فبکت ثم اکبت علیه ثم رفعت رأسها فضحکت فقلت ان کنت لاظن ان هذه من اعقل نسائنا فاذا هی من النساء فلما توفی النبی صلی الله علیه وسلم قلت لها ارأیت حین اکببت علی النبی صلی الله علیه وسلم فرفعت رأسک فبکیت ثم اکببت فرفعت رأسک فضحکت ما حملک علی ذلک قالت انی اذا لبذرة اخبرنی انه میت من وجعه هذا فبکیت ثم اخبرنی انی اسرع اهله لحوقا به فذاک حین ضحکت هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن عائشة۔

۱۸۰۷۔ حدثنا حسین بن یزید الکوفی نا عبد السلام بن حرب عن ابی الجحاف عن جمیع بن عمیر التیمی قال دخلت مع عمتی علی عائشة فسئلت ای الناس کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت فاطمة فقیل من الرجال قالت زوجها ان کان ما علمت

ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے بڑھ کر کسی کو عادات احسن سیرت اور وقار نیز اٹھنے بیٹھنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا۔ ام المومنین فرماتی ہیں جب حضرت خاتون جنت تشریف لاتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے انہیں چومتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں، حضور کو چومتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے تو حضرت فاطمہ حاضر ہوئیں آپ پر جھک گئیں، آپ کا بوسہ لیا پھر سر اٹھایا اور رو پڑیں، دوبارہ جھکیں اور سر اٹھایا تو ہنس رہی تھیں۔ میں نے (دل میں) کہا میں تو حضرت فاطمہ کو عورتوں میں سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی لیکن آج معلوم ہوا کہ یہ بھی عام عورتوں کی طرح ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میں نے ان سے کہا بتاؤ تو سہی کہ جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں اور پھر سر اٹھایا تو رو رہی تھیں۔ پھر دوبارہ جھک کر سر اٹھایا تو ہنس پڑیں اس کی کیا وجہ تھی؟ خاتون جنت نے فرمایا لو میں اب راز فاش کئے دیتی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ اسی مرض سے میرا وصال ہوگا تو میں رو پڑی پھر بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملوگی یہ سنکر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا۔ ام المومنین نے فرمایا فاطمہؓ عرض کیا گیا مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے شوہر جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے

www.alahazratnetwork.org

صَوَّامًا قَوَّامًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُ عَائِشَةُ فَقُوْلِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ النَّاسَ يُهْدُوْنَ اِلَيْهِ اَيْنَ مَا كَانَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ فَاَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ اِلَيْهَا فَاَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَوَاحِبَاتِيْ قَدْ ذَكَرْنَ اَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاْمُرِ النَّاسَ يُهْدُوْنَ اَيْنَ مَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رُمَيْثَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْهِ عَلٰى رِوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَقَدْ رَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

لیے بہت کھڑے ہونے والے تھے۔

فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جس دن میری باری ہوتی لوگ اہتمام سے اپنے تحائف بھیجتے۔ ایک روز میری سوکنیں حضرت ام سلمہ کے گھر جمع ہوئیں اور کہا ام سلمہ! حضرت عائشہ کے باری پر لوگ خاص طور پر تحائف بھیجتے ہیں اور ہم بھی اسی طرح بھلائی چاہتی ہیں جس طرح حضرت عائشہ چاہتی ہیں۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ آپ لوگوں کو ہدایت فرمائیں کریں جہاں ہوا کریں وہاں ہی تحائف بھیجا کریں حضرت ام سلمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے رخ پھیر لیا پھر جب ادھر دیکھا تو انہوں نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ! میری ہم جولیاں کہتی ہیں لوگ تحائف بھیجنے کے لئے حضرت عائشہ کی باری کے منتظر رہتے ہیں لہذا آپ لوگوں سے فرما دیں کہ آپ جہاں بھی ہوں وہیں تحائف بھیجا کریں۔ جب تیسری مرتبہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا ام سلمہ! عائشہ کے بارے میں مجھے اذیت نہ پہنچانا کیونکہ عائشہ کے علاوہ کسی دوسری کے بستر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ محدثین نے یہ حدیث بواسطہ حماد بن زید، ہشام بن عروہ اور عروہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بواسطہ ہشام بن عروہ، عوف بن حارث اور رمیثہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کا کچھ حصہ مروی ہے۔ ہشام بن عروہ سے اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے حدیث حماد بن زید کی مثل نقل کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

www.alahazratnetwork.org

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرَئِيلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

فرماتی ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام سبز ریشمی کپڑے میں میری تصویر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبدالرحمن بن مہدی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن علقمہ سے سند مذکور کے ساتھ مرسل روایت کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ ابو اسامہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ روایت کیا۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَقْرَئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰى مَا لَا نَرٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! یہ جبرئیل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں، فرماتی ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔ یا رسول اللہ آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ يَقْرَئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا ان پر بھی سلام اور رحمت ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ نَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب بھی ہم صحابہ کرام کو کسی حدیث کے بارے میں مشکل پیش آئی ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھتے تو ان

www.alahazratnetwork.org

حدیث قط فسألنا عائشة الا وجدنا عندها منه علما هذا حدیث حسن صحیح۔

کے پاس اس کے متعلق علم پاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۸۱۳۔ حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا معاویة بن عمرو عن زائدة عن عبد الملك بن عمیر عن موسی بن طلحة قال ما رأیت احدا افصح من عائشة هذا حدیث صحیح غریب۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۱۴۔ حدثنا ابراهیم بن یعقوب وبندار قالا نا یحیی بن حماد نا عبد العزیز بن المختار نا خالد الحذاء عن ابی عثمان النهدی عن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم استعمله علی جیش ذات السلاسل قال فاتیته فقلت یا رسول الله ای الناس احب الیك قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها هذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں جنگ ذات السلاسل کے لشکر کا سردار مقرر فرمایا فرماتے ہیں میں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو لوگوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا "عائشہ" عرض کیا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۵۔ حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری نا یحیی ابن سعید الاموی عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن عمرو بن العاص انه قال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب الناس الیك قال عائشة قال من الرجال قال ابوها هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه من حدیث اسمعیل عن قیس۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا "عائشہ سے" پوچھا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد سے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اسماعیل، قیس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۸۱۶۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن بن معمر الانصاری عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام وفی الباب عن عائشة وابی موسی هذا حدیث حسن صحیح وعبد الله بن عبد الرحمن بن معمر هو ابو طوالة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ کو عورتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی ثرید کو باقی کھانوں پر"۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر سے مراد ابو طوالہ انصاری مدینی ہیں اور

الانصاری مدینی وھو ثقۃ۔

۱۸۱۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا سفیان عن ابی اسحاق عن عمرو بن غالب ان رجلا نال من عائشۃ عند عمار بن یاسر قال اغرب مقبوحا منبوحا اتؤذی حبیبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا حدیث حسن صحیح۔

۱۸۱۸۔ حدثنا بندار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا ابوبکر بن عیاش عن ابی حصین عن عبد اللہ بن زیاد الاسدی قال سمعت عمار بن یاسر یقول ھی زوجتہ فی الدنیا والاخرۃ یعنی عائشۃ ھذا حدیث حسن صحیح۔

۱۸۱۹۔ حدثنا احمد بن عبدۃ الضبی نا المعتمر بن سلیمان عن حمید عن انس قال قیل یا رسول اللہ من احب الناس الیک قال عائشۃ قیل من الرجال قال ابوھا ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ۔

فضل خدیجۃ رضی اللہ عنھا۔

۱۸۲۰۔ حدثنا ابو ھشام الرفاعی نا حفص بن غیاث عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت ما غرت علی احد من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما غرت علی خدیجۃ وما بی ان اکون ادرکتھا وما ذلک الا لکثرۃ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھا وان کان لیذبح الشاۃ فیتتبع بھا صدائق خدیجۃ فیھدیھا لھن ھذا حدیث حسن صحیح غریب۔

۱۸۲۱۔ حدثنا الحسین بن حریث نا

وہ ثقہ ہیں۔

عمرو بن غالب سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے ناشائستہ الفاظ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا بدبخت مردود۔ دور ہو۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زوجہ کو ایذا دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا، رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کیا گیا "مردوں میں سے کون" فرمایا "ان کے والد ماجد" یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا اتنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ پر نہیں ہوا۔ حالانکہ میں نے ان کو نہیں پایا اس رشک کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں کثرت سے یاد کرنا ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی سہیلیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر گوشت کا ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

www.alahazratnetwork.org

نا الفضل بن موسیٰ عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت ما حسدت امرأة ما حسدت خدیجة وما تزوجنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الا بعد ما ماتت وذلك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بشرها ببیت فی الجنة من قصب لا صخب فیه ولا نصب هذا حدیث حسن صحیح۔

۱۸۲۲۔ حدثنا هارون بن اسحٰق الهمدانی نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله بن جعفر قال سمعت علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خیر نسائها خدیجة بنت خویلد وخیر نسائها مریم بنت عمران وفی الباب عن انس وابن عباس هذا حدیث حسن صحیح۔

۱۸۲۳۔ حدثنا ابوبکر بن زنجویة ثنا عبد الرزاق نا معمر عن قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال حسبك من نساء العالمین مریم بنت عمران وخدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد وآسیة امرأة فرعون هذا حدیث صحیح۔

فی فضل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم

۱۸۲۴۔ حدثنا العباس العنبری نا یحیی بن کثیر العنبری ابو غسان نا سلم بن جعفر وکان ثقة عن الحکم بن ابان عن عکرمة قال قیل لابن عباس بعد صلاة الصبح ماتت فلانة لبعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم فسجد فقیل له اتسجد هذه الساعة فقال

فرماتی ہیں مجھے جس قدر رشک حضرت خدیجہ پر آتا اتنا کسی دوسری عورت پر نہیں آتا حالانکہ ان کے وصال کے بعد حضور نے مجھ سے نکاح کیا یہ اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری دی جو چمکدار زبرجد کا ہوگا اور وہاں شور وشغب اور رنج وملال نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ (اپنے دور میں) حضرت خدیجہ بنت خویلد سب سے اچھی عورت ہیں اور حضرت مریم بنت عمران (اپنے دور کی) عورتوں میں سب سے اچھی ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جہان کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ (کی فضیلت جاننا کافی ہے) یہ حدیث صحیح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے فضائل

حضرت عکرمہ سے روایت ہے صبح کی نماز کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ کا انتقال ہوگیا۔ تو آپ نے سجدہ کیا پوچھا گیا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جب کوئی

www.alahazratnetwork.org

أَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوْا فَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اٹھ جانے سے بڑھ کر کونسی نشانی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَاشِمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْكُوْفِيُّ نَا كِنَانَةُ قَالَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِيْ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَلَا قُلْتِ وَكَيْفَ تَكُوْنَانِ خَيْرًا مِنِّيْ وَزَوْجِيْ مُحَمَّدٌ وَأَبِيْ هَارُوْنُ وَعَمِّيْ مُوْسٰى وَكَانَ الَّذِيْ بَلَغَهَا أَنَّهُمْ قَالُوْا نَحْنُ أَكْرَمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوْا نَحْنُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هَاشِمٍ الْكُوْفِيِّ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مجھے حضرت حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا تم نے یہ نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو میرے شوہر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ حضرت ہارون اور چچا حضرت موسیٰ ہیں (علیہما السلام) حضرت صفیہ کو یہ بات پہنچی تھی کہ انہوں نے کہا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان سے زیادہ معزز ہیں ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور چچا زاد ہیں اس باب میں حضرت انس سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ہاشم کوفی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسکی سند کچھ خاص نہیں۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ إِنِّيْ ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رو پڑیں اتنے میں ان کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں آپ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا حضرت حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نبی کی بیٹی ہو تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا حفصہ! اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۸۲۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة ثني موسى بن يعقوب الزمعي عن هاشم بن هاشم ان عبد الله بن وهب اخبره ان ام سلمة اخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا فاطمة عام الفتح فناجاها فبكت ثم حدثها فضحكت قالت فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها عن بكائها وضحكها قالت اخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم انه يموت فبكيت ثم اخبرني اني سيدة نساء اهل الجنة الا مريم بنت عمران فضحكت هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا اور سرگوشی کی وہ رو پڑیں۔ پھر کچھ فرمایا تو وہ ہنس پڑیں، حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے حضرت فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ عنقریب آپ کا وصال ہوگا اس پر میں رو پڑی پھر فرمایا تم مریم بنت عمران کے علاوہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہو، یہ سنکر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۸۲۸۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم خيركم لاهله وانا خيركم لاهلي واذا مات صاحبكم فدعوه هذا حديث حسن صحيح وروي هذا عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارے ساتھی کا وصال ہو تو اسے چھوڑ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد عروہ، نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔

۱۸۲۹۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف عن اسرائيل عن الوليد عن زيد بن زائدة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبلغني احد من احد من اصحابي شيئا فاني احب ان اخرج اليهم وانا سليم الصدر قال عبد الله فاتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بمال فقسمه النبي صلى الله عليه وسلم فانتهيت الى رجلين جالسين وهما يقولان والله ما

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص کسی صحابی کے بارے میں مجھ سے شکایت نہ کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ان کی طرف صاف دل نکلوں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا گیا آپ نے اسے تقسیم فرمایا اس کے بعد میں دو آدمیوں کے پاس گیا وہ بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے۔ اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا اور آخرت کا ارادہ نہیں کیا میں نے سنتے ہی یہ بات مشہور

أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِي قَسَمَهَا وَجْهَ اللهِ وَلَا الدَّارَ الْآخِرَةَ فَتَثَبَّتُّ حِيْنَ سَمِعْتُهَا فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ دَعْنِي عَنْكَ فَقَدْ أُوذِيَ مُوسٰى بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ زِيْدَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ رَجُلٌ۔

۱۸۳۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

فَضْلُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَرَأَ فِيْهَا إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِيَّةُ مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ وَقَرَأَ عَلَيْهِ لَوْ أَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَابْتَغٰى إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللهُ عَلٰى مَنْ تَابَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

کردی پھر میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ کا چہرۂ اقدس سرخ ہو گیا اور فرمایا مجھے چھوڑ دو، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس سند میں ایک شخص (راوی) کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن موسیٰ (اور حسین بن محمد) اسرائیل، سدی، ولید بن ابی ہشام اور زید بن زائدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے اس طریق کے علاوہ بھی کچھ مرفوعاً روایت کیا ہے

فضیلت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ پھر آپ نے پڑھا "لم یکن الذین کفروا" اور اسی میں پڑھا "ان الدین عند اللہ الحنیفیۃ المسلمۃ" الخ نیز یہ بھی پڑھا "لو ان لابن ادم" الخ۔ اگر انسان کے لئے مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری ڈھونڈے اگر دوسری ہو تو تیسری تلاش کرے ابن آدم کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابزی نے بواسطہ والد، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں، حضرت قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم نے حضرت ابی بن کعب

www.alahazratnetwork.org

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ وَقَدْ رُوِيَ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ۔

سے فرمایا۔ اللہ تعالٰی نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔

....

فَضْلُ الْقُرَيْشِ وَالْاَنْصَارِ

انصار وقریش کی فضیلت

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْاَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ہوں یہ حدیث حسن ہے۔

....

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ فَأَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَأَبْغَضَهُ اللهُ فَقُلْنَا لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ إِيَّايَ حَدَّثَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا حضور نے انصار کے بارے میں فرمایا ان سے مومن ہی محبت رکھتا ہے اور منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جوان سے محبت کرے اللہ تعالٰی اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھے وہ اللہ تعالٰی کا مبغوض ہے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے عدی بن ثابت سے پوچھا کیا آپ نے حضرت براء سے سنا فرمایا انہوں نے مجھ ہی سے تو بیان کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ أَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوْا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَإِنِّيْ أَرَدْتُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ انصار کو جمع کیا پھر فرمایا قریب آؤ کیا تم میں کوئی اور شخص بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اور تو کوئی نہیں البتہ ہمارا ایک بھانجا ہے۔ آپ نے فرمایا قوم کا بھانجا ان میں ہی ہوتا ہے پھر فرمایا قریش نے دور جاہلیت اور مصیبت سے ابھی ابھی چھٹکارا پایا میں چاہتا ہوں کہ ان کے گذشتہ کی تلافی کروں اور ان کی تالیف قلوب کروں کیا تم راضی نہیں کہ لوگ

www.alahazratnetwork.org

أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَ إِنَّا تَأَلَّفْتُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيهِ فِيمَنْ أُصِيبَ مِنْ أَهْلِهِ وَبَنِي عَمِّهِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَا أُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِذَرَارِي الْأَنْصَارِ وَلِذَرَارِي ذَرَارِيهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ۔

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْخُزَاعِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَرِشِيَ الْأَنْصَارُ فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ۔

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ

دنیا لے کر لوٹیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو۔ انہوں نے عرض کیا " ہاں کیوں نہیں" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دوسرے لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو یوم حرہ میں شہید ہونے والے ان کے خاندان اور چچازاد بھائیوں کی تعزیت میں لکھا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا۔ "یا اللہ انصار ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد کو بخش دے یہ حدیث حسن صحیح ہے قتادہ نے بواسطہ نضر بن انس، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اپنی قوم کو کہو میری معلومات کے مطابق یہ لوگ پاکدامنی اور صبر کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بروں کو معاف کردو اور نیکوکاروں سے قبول کرو۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

www.alahazratnetwork.org

جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ نَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ ثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ۔

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ

روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار میرا ہیں لوگ زیادہ ہوجائیں گے اور یہ کم ہوں گے۔ پس ان میں سے نیکوکار سے قبول کرو اور برے سے درگزر کرو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید نے بواسطہ یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد اور صالح بن کیسان، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ! تو نے پہلے والے قریش کو رنج والم چکھایا اب بعد والے قریش کو عطیات کا مزہ چکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

عبدالوہاب رزاق نے بواسطہ یحییٰ بن سعید اموی، اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ انصار کو، ان کے بیٹوں، بیٹیوں کے بیٹوں اور ان کی عورتوں کو بخش دے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

٭　٭　٭

باب ۵۹۸ مَا جَاءَ فِي أَيِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ۔

انصار کے کون سے گھروں میں خیر ہے۔

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِي دُورِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھر یاد فرمایا! بہترین انصار کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا بنو نجار پھر ان سے متصل بنو عبد اشہل پھر ان سے ملحق بنو حارث بن خزرج پھر ان سے متصل بنو ساعدہ۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا کہ انہیں بند کیا پھر کھولا جس طرح کوئی ہاتھ سے کچھ پھینکتا ہے فرمایا انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور انس سے بواسطہ ابو اسید ساعدی، مرفوعاً مروی ہے۔

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنی نجار کے گھر ہیں پھر بنی عبد اشہل کے گھر پھر بنی حارث بن خزرج پھر بنی ساعدہ اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے حضرت سعد نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ کہا گیا "تم لوگوں کو بھی تو دوسروں پر زیادہ فضیلت دی گئی ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے

....

اِسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ۔

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دِيَارِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

••••••••••••••••

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنو نجار کے گھر ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

••••••••••••••••

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَنْصَارِ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین انصار بنو عبد الاشہل ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

••••••••••••••

بَابُ ۵۹۵ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

فضیلت مدینہ طیبہ

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كُنَّا بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِيْ كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيْلَكَ وَدَعَا لِاَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَيْ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک سقیا کی سنگلاخ زمین میں پہنچے یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ آپ نے وضو فرمایا اور پھر قبلہ رو ہو کر کھڑے ہوئے اور یہ دعا مانگی یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی میں تیرا بندہ اور رسول ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ ان (اہل مدینہ) کے مد اور صاع میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما جو تو نے اہل مکہ کو عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن زید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا اَبُوْ نُبَاتَةَ يُوْنُسُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ نُبَاتَةَ نَا سَلَمَةُ

حضرت علی بن ابی طالب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْمُعَلَّى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نے فرمایا میرے دولت کدہ اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ الزَّاهِدُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خانۂ اقدس اور منبر شریف کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اسی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا مسجد حرام کے علاوہ دیگر تمام مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے میری مسجد میں ایک نماز بہتر ہے یہ حدیث صحیح ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے۔

....

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّيْ أَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو مدینہ طیبہ میں موت آ سکے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیئے کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی (خاص طور پر) شفاعت کروں گا۔ اس باب میں حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی ایوب کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ مَوْلَاةً لَّهٗ أَتَتْهُ فَقَالَتْ اِشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا إِلَى الشَّامِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی لونڈی ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھ پر زمانہ سخت ہو چکا ہے اس لیے میں عراق جانا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا شام کیوں نہیں چلی جاتی ہو وہ زمین محشر ہے۔ بیوقوف! صبر کر۔ میں نے

www.alahazratnetwork.org

اَرْضِ الْمَنْشَرِ وَاصْبِرِیْ لُکَاعُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰی شِدَّتِہَا وَلَاْوَائِہَا کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّ سُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُھَیْرٍ وَسُبَیْعَۃَ الْاَسْلَمِیَّۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص (مدینہ طیبہ) کی سختی اور بھوک پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا (فرمایا) شفیع ہوں گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، سفیان بن ابی زہیر اور سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ ثَنَا اَبِیْ جُنَادَۃَ بْنِ سَلْمٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَۃٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا اَلْمَدِیْنَۃُ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ جُنَادَۃَ عَنْ ھِشَامٍ۔ قَالَ تَعَجَّبَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں ویران ہونے والا شہر مدینہ طیبہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جنادہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ کی اس روایت پر تعجب ظاہر کیا۔

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَصَابَہٗ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَتَنْصَعُ طَیِّبَہَا وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست اقدس پر بیعت اسلام کی۔ پھر مدینہ طیبہ میں اسے بخار ہوگیا وہ چلا گیا پھر آیا وہی بات دہرائی آپ نے انکار فرمایا وہ پھر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ ایک بھٹی کی مثل ہے جو میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اور طیب کو خالص کر دیتی ہے اس باب میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن
صحیح ہے

....

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ وَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لَوْرَاَیْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِیْنَۃِ مَا ذَعَرْتُہَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں مدینہ طیبہ میں ہرنوں کو چرتے دیکھوں تو انہیں خوف زدہ نہ کروں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ کے سنگلاخوں کا درمیان حرم ہے۔ اس باب میں حضرت سعد،

www.alahazratnetwork.org

قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ نَحْوَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَامِرِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِينَةُ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قِنَّسْرِينَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو عَامِرٍ۔

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَخُو سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ۔

بَابٌ فِي فَضْلِ مَكَّةَ۔

عبداللہ بن زید، انس، ابوایوب، زید بن ثابت، رافع بن خدیج، جابر اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔ حدیث ابی ھریرہ حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں۔ یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کو حرم بنایا اور میں اس (مدینہ طیبہ) کے سنگلاخوں کے درمیانی حصہ کو حرم بناتا ہوں یہ حدیث

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ ان تین مقامات میں سے جہاں بھی اتریں وہی آپ کا مقام ہجرت ہے۔ مدینہ طیبہ، بحرین اور قنسرین (شام کا ایک شہر) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت کے ساتھ ابو عامر منفرد ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ طیبہ کی سختی اور بھوک پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا (فرمایا) گواہ ہوں گا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ صالح بن ابی صالح سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔

....

فضیلت مکہ مکرمہ

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ عِنْدِي أَصَحُّ۔

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام حزورہ پر کھڑے دیکھا آپ نے فرمایا خدا کی قسم! بے شک تو اللہ تعالٰی کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالٰی کے ہاں تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے تجھ سے جانے پر مجبور نہ کیا جاتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے یونس نے زہری سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ محمد بن عمرو نے اسے بواسطہ ابوسلمہ اور حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حدیث زہری میرے (امام ترمذی) کے نزدیک اصح ہے۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُوْنِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مکہ! تو کس قدر پاکیزہ اور مجھے محبوب شہر ہے۔ اگر مجھے اپنی قوم (کی شرارت) کے باعث تجھ سے نہ جانا پڑتا تو میں تیرے سوا اور کہیں نہ ٹھہرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

....

بَابُ ۶۰ فِي فَضْلِ الْعَرَبِ

فضیلت عرب

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا أَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانِي اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے سلمان! مجھ سے بغض و عداوت نہ رکھنا ورنہ دین سے جدا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے کیسے عداوت رکھ سکتا ہوں جبکہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ تعالٰی نے مجھے ہدایت بخشی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب سے بغض رکھو گے تو گویا مجھ سے بغض رکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

www.alahazratnetwork.org

إلا من حديث أبي بدر شجاع بن الوليد۔

ہم اسے صرف ابوبدر شجاع بن ولید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۸۶۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن بشر العبدي نا عبد الله بن عبد الله بن الأسود عن حصين بن عمر عن مخارق بن عبد الله عن طارق بن شهاب عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غش العرب لم يدخل في شفاعتي ولم تنله مودتي هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث حصين بن عمر الأحمسي عن مخارق وليس حصين عند أهل الحديث بذاك القوي۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عرب سے دھوکہ کیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے میری محبت نصیب ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حصین بن عمر احمسی کی روایت سے پہچانتے ہیں حصین بن عمر، محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں۔

۞ ۞ ۞

....

۱۸۶۳۔ حدثنا يحيى بن موسى نا سليمان بن حرب نا محمد بن أبي رزين عن أمه قالت كانت أم الحرير إذا مات أحد من العرب اشتد عليها فقيل لها إنا نراك إذا مات الرجل من العرب اشتد عليك قالت سمعت مولاي يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتراب الساعة هلاك العرب قال محمد بن أبي رزين ومولاها طلحة بن مالك هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث سليمان بن حرب۔

حضرت محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عرب میں سے کوئی انتقال کر جاتا تو ام حریر رضی اللہ عنہا کو سخت دکھ ہوتا۔ پوچھا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ کسی عربی کے فوت ہونے پر آپ کو سخت صدمہ ہوتا ہے۔ انھوں نے فرمایا میں نے اپنے آزاد کردہ غلام سے سنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کی ہلاکت، قرب قیامت کی علامت ہے۔ محمد بن ابو رزین کہتے ہیں ان کے غلام طلحہ بن مالک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف سلیمان بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۸۶۴۔ حدثنا محمد بن يحيى الأزدي نا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول حدثتني أم شريك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليفرن الناس من الدجال حتى يلحقوا بالجبال قالت أم شريك يا رسول الله وأين العرب يومئذ قال هم قليل هذا حديث حسن صحيح غريب۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ ام شریک فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن عرب والے کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ کم ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۸۶۵۔ حدثنا بشر بن معاذ العقدی نا یزید بن زریع عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سام ابو العرب ویافث ابو الروم وحام ابو الحبش هذا حدیث حسن ویقال یافث ویافت یفث۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند) شام، عرب کے باپ ہیں۔ یافث رومیوں کے اور حام، حبشہ والوں کے یہ حدیث حسن ہے۔ یافث کو یافث اور یفث بھی کہا جاتا ہے۔

باب ۶۰۲ فی فضل العجم

فضیلت اہل عجم

۱۸۶۶۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا یحیی بن آدم عن ابی بکر بن عیاش نا صالح بن ابی صالح مولی عمرو بن حریث قال سمعت ابا هریرة یقول ذکرت الاعاجم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانا بهم او ببعضهم اوثق منی بکم او ببعضکم هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث ابی بکر بن عیاش وصالح هو ابن مهران مولی عمرو بن حریث۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عجمیوں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان سب پر یا (فرمایا) ان میں سے بعض پر تم سب یا (فرمایا) تم میں سے بعض کی نسبت زیادہ اعتماد ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوبکر بن عیاش کی روایت سے پہچانتے ہیں صالح سے ابن مہران مولی عمرو بن حریث مراد ہیں۔

۞　۞　۞

۱۸۶۷۔ حدثنا علی بن حجر نا عبد اللہ بن جعفر نی ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی هریرة قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزلت سورة الجمعة فتلاها فلما بلغ واخرین منهم لما یلحقوا بهم قال له رجل یا رسول اللہ من هؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فلم یکلمه قال وسلمان الفارسی فینا قال فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یده علی سلمان فقال والذی نفسی بیده لو کان الایمان بالثریا لتناوله رجال من هؤلاء هذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی آپ نے اسے تلاوت فرمایا جب اس آیت پر پہنچے "و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم" (ان میں سے کچھ دوسرے ہیں جو ابھی تک ان سے نہیں ملے) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہم میں موجود تھے رسول اکرم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوتا تو ان سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوہریرہؓ

www.alahazratnetwork.org

باب ۷۰۳ فِي فَضْلِ الْيَمَنِ

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ۔

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ نَا اَبُوْ مَرْيَمَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ۔

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِي مَرْيَمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْكَبِيْرِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

اہل یمن کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھ کر دعا فرمائی۔ "یا اللہ! تو ان کے دلوں کو متوجہ کر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن، زید بن ثابت کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران القطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آئے وہ بہت کمزور دل اور نرم طبیعت والے ہیں۔ ایمان بھی یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکومت قریش میں، فیصلہ انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔

....

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح اور ابومریم انصاری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی، زید بن حباب کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل ازد (یمنی لوگ) زمین میں اللہ تعالیٰ کے (دین کے) مددگار

www.alahazratnetwork.org

أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأزد أزد الله في الأرض يريد الناس أن يضعوهم ويأبى الله إلا أن يرفعهم وليأتين على الناس زمان يقول الرجل يا ليت أبي كان أزديا يا ليت أمي كانت أزدية هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وروي عن أنس بهذا الإسناد موقوفا وهو عندنا أصح۔

ہیں۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالٰے انہیں بلند کرنا چاہتا ہے لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ یمنی ہوتا کاش میری ماں اہل یمن سے ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسی سند سے حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۳۔ حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصري نا محمد بن كثير أخبرني مهدي بن ميمون ثني غيلان بن جرير قال سمعت أنس بن مالك يقول إن لم نكن من الأزد فلسنا من الناس هذا حديث حسن غريب صحيح۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اگر ہم ازدیوں (یمن والوں) سے نہ ہوتے تو انسانوں میں سے ہی نہ ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

....

۱۸۷۴۔ حدثنا أبو بكر بن زنجويه نا عبد الرزاق أخبرني أبي عن ميناء مولى عبد الرحمن بن عوف قال سمعت أبا هريرة يقول كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه رجل أحسبه من قيس فقال يا رسول الله العن حميرا فأعرض عنه ثم جاءه من الشق الآخر فأعرض عنه ثم جاءه من الشق الآخر فأعرض عنه ثم جاءه من الشق الآخر فأعرض عنه فقال النبي صلى الله عليه وسلم رحم الله حميرا أفواههم سلام وأيديهم طعام وهم أهل أمن وإيمان هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث عبد الرزاق ويروى عن ميناء أحاديث مناكير۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا میرا خیال ہے وہ قیس میں سے تھا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ قبیلہ حمیر پر لعنت بھیجئے۔ آپ نے رخ پھیر لیا وہ دوسری جانب سے آیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آیا آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالٰی قبیلۂ حمیر پر رحم فرمائے ان کے چہرے سلام، ہاتھ طعام اور وہ خود اہل امن و ایمان ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میناء سے منکر احادیث مروی ہیں۔

....

www.alahazratnetwork.org

وهو كوفي هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث شريك وشريك يقول عبد الله بن عصم واسرائيل يروي عن هذا الشيخ ويقول عبد الله بن عصمة وفي الباب عن اسماء بنت ابي بكر۔

١٨٧٩۔ حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا ايوب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة ان اعرابيا اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم بكرة فعوضه منها ست بكرات فتسخطها فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان فلانا اهدى الي ناقة فعوضته منها ست بكرات فظل ساخطا لقد هممت ان لا اقبل هدية الا من قرشي او انصاري او ثقفي او دوسي وفي الحديث كلام اكثر من هذا هذا حديث قد روي من غير وجه عن ابي هريرة ويزيد بن هارون يروي عن ايوب ابي العلاء وهو ايوب بن مسكين ويقال ابن ابي مسكين ولعل هذا الحديث الذي روي عن ايوب عن سعيد المقبري هو ايوب ابو العلاء وهو ايوب بن مسكين ويقال ابن ابي مسكين۔

١٨٨٠۔ حدثنا محمد بن اسماعيل نا احمد بن خالد الحمصي نا محمد بن اسحاق عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة قال اهدى رجل من بني فزارة الى النبي صلى الله عليه وسلم ناقة من ابله التي كانوا اصابوا بالغابة فعوضه منها بعض العوض فتسخط فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر يقول ان

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ شریک، عبداللہ بن عصم کہتے ہیں اور اسرائیل عبداللہ بن عصمہ کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ کا بچہ تحفہ کے طور پر پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اونٹنیاں عطا فرمائیں۔ اس نے اسے ناپسند کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے اللہ تعالٰی کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا فلاں شخص نے مجھے اونٹنی کا تحفہ دیا میں نے اسے اس کے بدلے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ ناراض ہوگیا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ قریشی، انصاری ثقفی یا دوسی کے سوا کسی دوسرے سے تحفہ قبول نہیں کروں گا۔ اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔ یزید بن ہارون، ایوب ابو العلاء سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ایوب بن مسکین ہیں ابن ابی مسکین بھی کہا جاتا ہے۔ شاید اس میں جو بواسطہ ایوب، سعید مقبری سے مروی ہے یہی ایوب ابو العلاء ہیں۔

....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بنو فزارہ کے ایک شخص نے اپنے ان اونٹوں میں سے جو انہیں غابہ میں ملے تھے، ایک اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ حضور نے اس کا کچھ بدلہ عطا فرمایا اور وہ ناراض ہوگیا۔ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ عرب کے بعض لوگ ہدیہ دیتے ہیں میں اس کا اس اندازے سے کچھ بدلہ دیتا ہوں جو میرے

www.alahazratnetwork.org

بَابُ ٢٠٤ فِي غِفَارٍ وَأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

١٨٧٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ مَوْلَاهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت

حضرت ابو ایوب انصاری اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار، مزینہ، جہینہ، اشجع، غفار اور وہ لوگ جو بنو عبد الدار سے ہیں، ایک دوسرے کے مددگار ہیں اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں اللہ اور اس کا رسول ان کے مددگار ہیں

....

بَابُ ٢٠٥ فِي ثَقِيفٍ وَبَنِي حَنِيفَةَ

١٨٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

١٨٧٧ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ نَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ ثَقِيفًا وَبَنِي حَنِيفَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

١٨٧٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ نَا شَرِيكٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمٍ يُكْنَى أَبَا عُلْوَانَ

ثقیف اور بنو حنیفہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا دیا ان کے لیے بد دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا مانگی "اے اللہ! ثقیف کو ہدایت دے" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وصال تین قبائل کو برا جانتے رہے ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو امیہ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثقیف میں ایک کذاب اور ایک فسادی ہوگا۔ عبدالرحمٰن بن واقد نے اسی سند کے ساتھ شریک سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ عبداللہ بن عصم کی کنیت ابو علوان ہے۔ اور وہ کوفی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

رِجَالًا مِنَ الْعَرَبِ يُهْدِي أَحَدُهُمُ الْهَدِيَّةَ فَأُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِي ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ فِيهِ عَلَيَّ وَايْمُ اللهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِي هَذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ۔

۱۸۸۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ خَلَّادٍ يُحَدِّثُ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّونَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِنِّي وَإِلَيَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبِي وَلَكِنَّهُ حَدَّثَنِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ وَيُقَالُ الْأَسْدُ هُمُ الْأَزْدُ۔

۱۸۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ

پاس ہے وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوتا ہے۔ خدا کی قسم! اس کے بعد میں قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی دوسرے سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ یزید بن ہارون کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابو عامر اشعری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی اسد کیا ہی اچھا ہے، اشعری کیا ہی اچھے ہیں۔ نہ وہ جہاد سے بھاگتے ہیں اور نہ خیانت کرتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں فرمایا بلکہ فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف ہیں۔ ابو عامر کہتے ہیں میں نے کہا میرے والد نے مجھ سے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے باپ کی روایت کو زیادہ جانتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ کہا جاتا ہے قبیلہ اسد، ازد ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اس باب میں حضرت ابوذر، ابو برزہ اسلمی بریدہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

....

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

بن جعفر عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وعصیة عصت الله ورسوله هذا حدیث حسن صحیح۔

۱۸۸۴- حدثنا محمد بن بشار نا مؤمل نا سفیان عن عبد الله بن دینار نحو حدیث شعبة وزاد فیه وعصیة عصت الله ورسوله هذا حدیث حسن صحیح۔

۱۸۸۵- حدثنا قتیبة نا المغیرة بن عبد الرحمن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لغفار واسلم ومزینة ومن کان من جهینة او قال جهینة ومن کان من مزینة خیر عند الله یوم القیامة من اسد وطی وغطفان هذا حدیث حسن صحیح۔

۱۸۸۶- حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن جامع بن شداد عن صفوان بن محرز عن عمران بن حصین قال جاء نفر من بنی تمیم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابشروا یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا قال فتغیر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم وجاء نفر من اهل الیمن فقال اقبلوا البشری فلم یقبلها بنو تمیم قالوا قد قبلنا هذا حدیث حسن صحیح۔

۱۸۸۷- حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو احمد نا سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن عبد الرحمن بن ابی بکرة عن ابیه

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ سالم کو اللہ تعالیٰ محفوظ و مامون رکھے قبیلہ غفار کو بخش دے اور عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ مؤمل اور سفیان، عبداللہ بن دینار سے حدیث شعبہ کے ہم معنی روایت نقل کی اس میں یہ اضافہ ہے عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ غفار، اسلم مزینہ، جو لوگ جہینہ سے ہیں یا (فرمایا) جہینہ اور جو لوگ قبیلہ مزینہ سے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اسد، طی اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

✦　✦　✦

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو تمیم کے کچھ لوگ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو تمیم! تمہیں خوشخبری ہو۔ انہوں نے عرض کیا حضور! آپ نے خوشخبری دی تو کچھ عطا بھی فرمائیے۔ راوی فرماتے ہیں۔ (یہ سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ (پھر) یمن والوں کی ایک جماعت آئی آپ نے فرمایا خوشخبری قبول کرو، بنو تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا ہم نے اسے قبول کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوبکرہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم، غفار اور مزینہ تمیم، اسد، غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ تَمِيْمٍ وَّاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ وَبَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابٌ ۷۰ فِيْ فَضْلِ الشَّامِ وَالْيَمَنِ

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ ابْنَةِ اَزْهَرَ السَّمَّانِ ثَنِيْ جَدِّيْ اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا اَوْ قَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اچھے ہیں آپ نے ان کلمات کے ساتھ اپنی آواز کو کھینچا (یہ سن کر) لوگوں نے کہا وہ نامراد ہوئے اور خسارے میں رہے۔ آپ نے فرمایا بہر حال وہ ان سے بہتر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شام اور یمن کی فضیلت۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے (کچھ) لوگوں (نجدیوں) نے کہا" اور ہمارے نجد میں بھی" حضور نے پھر وہی دعا فرمائی۔ یا اللہ! ہمارے شام میں برکت نازل فرما الٰہی! ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے، ان لوگوں نے (پھر) کہا" اور ہمارے نجد میں بھی" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔[1]

یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی ابن عون کی روایت سے غریب ہے۔ یہ حدیث سالم بن عبداللہ بن عمر کے واسطے سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کے لیے بھلائی ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ

[1] مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق تیرہویں صدی کی ابتداء میں سرزمین نجد سے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا یہ شخص خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کا حامل تھا اس لیے اس نے اہل سنت وجماعت سے قتل وقتال کیا اور کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھ کر ملت اسلامیہ کے ہر شخص کو تکفیر کا نشانہ بنایا جو اس کا ہم خیال نہ تھا بد قسمتی سے سرزمین ہند و پاک میں مولوی اسماعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی نے اس کا حق نیابت ادا کرتے ہوئے "تقویۃ الایمان" اور "صراط مستقیم" نام کی دو کتابیں لکھ کر مسلمانوں پر شرک و بدعت کا فتویٰ جڑا اور اس طرح سرزمین نجد سے اٹھنے والے فتنے نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیر دیا نعوذ باللہ من شرورہم (مترجم)

www.alahazratnetwork.org

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْاٰنَ مِنَ الرِّقَاعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لِاَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ **النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ** اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَيَرْوِيْ عَنْ اَبِيْهِ اَشْيَاءَ كَثِيْرَةً عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ

کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ رحمٰن کے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے یحییٰ بن ایوب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو اپنے فوت شدہ باپ دادا پر فخر کرتے ہیں انہیں اس بات سے **باز آ جانا چاہیے وہ دوزخ کا کوئلہ ہو چکے ہیں۔ ورنہ گوبر کے** اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور باپ دادا پر تفاخر دور کر دیا۔ اب یا تو مومن نیکوکار ہوگا یا بدکار بدبخت۔ تمام لوگ، حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کیے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تم سے جاہلیت کا غرور اور خاندانی فخر لے گیا۔ اب یا تو مومن متقی ہوگا یا بدکار بدبخت لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم، مٹی سے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور بواسطہ والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث روایات کیں۔ سفیان ثوری اور کئی دوسرے لوگوں نے بواسطہ ہشام بن سعد اور سعید

www.alahazratnetwork.org

الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ؕ

مقبری ، حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث ، ابوعامر کی روایت کے ہم معنی نقل کی ۔جو ہشام بن سعد سے راوی ہیں ۔

اٰخِرُ الْمُسْنَدِ

مسند ختم ہوئی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلٰوتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ ؕ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کو سزاوار ہیں رحمت کاملہ اور سلام ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ اہل پر نازل ہو۔

www.alahazratnetwork.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِلَلِ

أَخْبَرَنَا الْكَرُوخِيُّ نَا الْقَاضِيُّ أَبُو عَامِرٍ الْأَزْدِيُّ وَالشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ الْغُورَجِيُّ وَأَبُو الْمُظَفَّرِ الدَّهَّانُ قَالُوا أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ نَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ أَنَا أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ قَالَ جَمِيعُ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيثِ هُوَ مَعْمُولٌ بِهِ وَبِهِ أَخَذَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا خَلَا حَدِيثَيْنِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِينَةِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ وَقَدْ بَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا فِي الْكِتَابِ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنِ اخْتِيَارِ الْفُقَهَاءِ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَأَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنِي بِهِ أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب العلل

امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس کتاب کی تمام احادیث پر عمل ہے۔ بعض علماء نے اس کو اپنایا البتہ دو حدیثیں ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کسی خوف، سفر اور بارش کے بغیر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھیں۔ دوسری حدیث یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی شراب پیئے اسے کوڑے مارو اگر چوتھی مرتبہ یہ حرکت کرے تو قتل کر دو۔ (یہ معمول بہ نہیں) اور ہم (امام ترمذی) ان دو حدیثوں کی علت کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔ اس کتاب میں ہمارے اختیار کردہ اقوال فقہاء میں سے سفیان ثوری کے اکثر اقوال ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے بواسطہ عبید اللہ بن موسیٰ، حضرت سفیان ثوری سے نقل کئے۔ کچھ حصہ ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے بواسطہ محمد بن یوسف فریابی حضرت سفیان سے نقل کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ کے اقوال کا اکثر حصہ اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن بن عیسیٰ قزاز، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا البواب صوم میں مصعب مدینی، امام مالک سے نقل کرتے ہیں۔ امام مالک کا بعض کلام موسیٰ بن حزام بواسطہ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، امام مالک سے نقل کرتے ہیں۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ کے اقوال احمد بن عبدہ آملی، ابن مبارک کے شاگردوں کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

فَاَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ اَبْوَابِ الصَّوْمِ فَاَخْبَرَنَا بِهٖ اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَبَعْضُ كَلَامِ مَالِكٍ مَا اَخْبَرَنَا بِهٖ مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِيُّ عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدَانَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ مُوْسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ فُضَالَةَ النَّسَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَهٗ رِجَالٌ مُسَمَّوْنَ سِوٰى مَنْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فَاَكْثَرُهُ مَا اَخْبَرَنِيْ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمَا كَانَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ نَا يُوْسُفُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ الْبُوَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَذَكَرَ فِيْهِ اَشْيَاءَ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَقَدْ اَجَازَ لَنَا الرَّبِيْعُ ذٰلِكَ وَكَتَبَ بِهٖ اِلَيْنَا وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ فَهُوَ مَا اَخْبَرَنَا بِهٖ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ اِلَّا مَا فِيْ اَبْوَابِ الْحَجِّ وَالدِّيَاتِ وَالْحُدُوْدِ فَاِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ اِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنِيْ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ

بعض اقوال ابو وہب نے ابن مبارک سے نقل کئے، کچھ اقوال علی بن حسن نے اور بعض اقوال عبدان نے سفیان بن عبدالملک کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مبارک سے نقل کئے۔ حبان بن موسیٰ، وہب بن زمعہ بواسطہ فضالہ نسوی اور کچھ دوسرے لوگ بھی ابن مبارک کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ امام شافعی کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی نے نقل کئے۔ وضو اور نماز سے متعلق اقوال شافعی ابو ولید مکی سے منقول ہیں۔ ابو اسماعیل نے بواسطہ یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی اور ربیع امام شافعی سے کچھ اقوال نقل کئے۔ ابو اسماعیل کہتے ہیں ربیع نے ہمیں ان کی تحریری اجازت دی۔

امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کے اقوال اسحاق بن منصور نے نقل کئے البتہ ابواب حج، دیت اور حدود سے متعلقہ اقوال ہمیں محمد بن موسیٰ اصم کے واسطہ سے اسحاق بن منصور سے معلوم ہوئے بعض کلام اسحاق کی خبر محمد بن فلیح نے دی ہم نے ان تمام مسانید کو اپنی کتاب الوقوف میں بیان کیا۔ میں نے اس کتاب میں علل حدیث، رجال اور تاریخ کا ذکر امام بخاری کی کتاب التاریخ سے استخراج کیا اکثر حصہ وہ ہے جس پر میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے بحث مباحثہ کیا بعض مسائل میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ابو زرعہ سے بھی گفتگو ہوئی۔ لیکن ان سے مباحثہ کم ہوا زیادہ بحث امام بخاری سے ہوئی۔

اس کتاب میں اقوال فقہا اور علل احادیث کو بیان کرنے کا باعث یہ ہے کہ ہم سے اس بارے میں پوچھا گیا ایک عرصہ

موسى الأصم عن إسحاق بن منصور عن أحمد وإسحاق وبعض كلام إسحاق أخبرنا به محمد بن فليح عن إسحاق وقد بينا هذا على وجهه في الكتاب الذي فيه الموقوف وما كان فيه من ذكر العلل في الأحاديث والرجال والتاريخ فهو ما استخرجته من كتاب التاريخ وأكثر ذلك ما ناظرت به محمد بن إسماعيل ومنه ما ناظرت به عبد الله بن عبد الرحمن وأبا زرعة وأكثر ذلك عن محمد وأقل شيء فيه عن عبد الله وأبي زرعة وإنما حملنا على ما بينا في هذا الكتاب من قول الفقهاء وعلل الحديث لأنا سئلنا عن هذا فلم نفعله زمانا ثم فعلناه لما رجونا فيه من منفعة الناس لأنا قد وجدنا غير واحد من الأئمة تكلفوا من التصنيف ما لم يسبقوا إليه منهم هشام بن حسان وعبد الملك بن عبد العزيز بن جريج وسعيد بن أبي عروبة ومالك بن أنس وحماد بن سلمة وعبد الله بن المبارك ويحيى بن زكريا بن أبي زائدة ووكيع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدي وغيرهم من أهل العلم والفضل صنفوا فجعل الله في ذلك منفعة كثيرة ولهم بذلك الثواب الجزيل عند الله بما نفع الله المسلمين به فبهم القدوة فيما صنفوا وقد عاب بعض من لا يفهم على أهل الحديث الكلام في الرجال وقد وجدنا غير واحد من الأئمة من التابعين قد تكلموا في الرجال منهم الحسن البصري وطاوس تكلما في معبد الجهني وتكلم سعيد بن جبير في طلق بن حبيب وقد تكلم إبراهيم النخعي وعامر الشعبي في الحارث الأعور وهكذا روي عن أيوب السختياني و

تک تو ہم نے یہ کام نہ کیا پھر لوگوں کی منفعت کے پیش نظر یہ طریقہ اختیار کیا کیونکہ ہم نے بہت سے ائمہ کو دیکھا کہ انہوں نے تصانیف میں اس قدر مشقت اٹھائی جس میں ان سے کوئی سابق نہیں ان میں ہشام بن حسان، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، سعید بن ابی عروبہ، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ذکریا بن زائدہ، وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم، (رحمہم اللہ) جیسے اصحاب علم وفضل شامل ہیں۔ انہوں نے تصانیف کیں جن سے اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ نے بہت فائدہ پہنچایا اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا ثواب ہے کیونکہ ان کی تصانیف کے ذریعے ملت اسلامیہ کو فائدہ پہنچا۔ نیز ان کی تصانیف ہمارے لیے مشعل راہ ہیں بعض کم فہم لوگوں نے محدثین پر نقد وجرح کو اچھا نہیں سمجھا لیکن ہم نے متعدد تابعین کو دیکھا کہ انہوں نے راویوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ان میں حضرت حسن بصری اور طاؤس بھی ہیں ان دونوں نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا۔ سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے بارے میں، ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا۔ اسی طرح ایوب سختیانی، عبداللہ بن عون، سلیمان تیمی، شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح، عبدالرحمٰن بن مہدی اور کئی دوسرے اہل علم نے رجال (راویوں) کے بارے میں گفتگو کی اور انہیں ضعیف قرار دیا۔ ہمارے نزدیک اس کا باعث مسلمانوں کی خیرخواہی ہے، واللہ اعلم۔

یہ گمان مناسب نہیں کہ ان اہل علم حضرات نے

www.alahazratnetwork.org

وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَشُعْبَةَ ابْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ وَوَكِيْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَغَيْرِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَكَلَّمُوْا فِي الرِّجَالِ وَضَعَّفُوْا فَاِنَّمَا حَمَلَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ النَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ لَا يُظَنُّ بِهِمْ اَنَّهُمْ اَرَادُوا الطَّعْنَ عَلَى النَّاسِ وَالْغِيْبَةَ اِنَّمَا اَرَادُوْا عِنْدَنَا اَنْ يُبَيِّنُوْا ضُعْفَ هٰؤُلَاءِ لِكَيْ يُعْرَفُوْا لِاَنَّ بَعْضَ الَّذِيْنَ ضُعِّفُوْا كَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ وَبَعْضُهُمْ كَانَ مُتَّهَمًا فِي الْحَدِيْثِ وَبَعْضُهُمْ كَانُوْا اَصْحَابَ غَفْلَةٍ وَكَثْرَةِ خَطَاءٍ فَاَرَادَ هٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةُ اَنْ يُبَيِّنُوْا اَحْوَالَهُمْ شَفَقَةً عَلَى الدِّيْنِ وَتَثَبُّتًا لِاَنَّ الشَّهَادَةَ فِي الدِّيْنِ اَحَقُّ اَنْ يُتَثَبَّتَ فِيْهَا مِنَ الشَّهَادَةِ فِي الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ۔

طعن و تشنیع یا عقیدت کا ارادہ کیا بلکہ انھوں نے ان کا ضعف اس لیے بیان کیا کہ حدیث میں ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ ان ضعفاء میں سے بعض اصحابِ بدعت تھے۔ بعض متہم تھے، اور بعض اصحاب غفلت اور خطاکار تھے۔ پس ان ائمہ نے دین پر شفقت اور تثبت کے طور پر ان لوگوں کے حالات بیان کیئے (اور نقد و جرح کی) کیونکہ اموال اور حقوق کی شہادت کی بنسبت دینی شہادت کا تثبت زیادہ ضروری ہے

۱۔ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكَ بْنَ اَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِيْهِ تُهْمَةٌ اَوْ ضُعْفٌ اَسْكُتُ اَوْ اُبَيِّنُ قَالُوْا بَيِّنْ۔

۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ اِنَّ اُنَاسًا يَجْلِسُوْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمُ النَّاسُ وَلَا يَسْتَاْهِلُوْنَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كُلُّ مَنْ جَلَسَ جَلَسَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَصَاحِبُ السُّنَّةِ اِذَا مَاتَ اَحْيَى اللّٰهُ ذِكْرَهُ وَالْمُبْتَدِعُ لَا يُذْكَرُ۔

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ نَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصَمُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ

محمد بن اسماعیل (بخاری) نے بواسطہ محمد بن یحییٰ بن سعید قطان ان کے والد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ رحمھم اللہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص میں ضعف ہو یا وہ متہم ہو تو میں اسے بیان کر دوں یا خاموش رہوں انھوں نے فرمایا بیان کرو۔

محمد بن رافع نیشاپوری نے یحییٰ بن آدم سے نقل کیا ابوبکر بن عیاش سے کہا گیا کہ بعض لوگ (علمی مسند پر) بیٹھ جاتے ہیں پھر دوسرے لوگ ان کے پاس آکر بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ اس کے اہل نہیں ہوتے (تو کیا یہ جائز ہے؟) ابوبکر بن عیاش نے کہا جو کوئی بھی بیٹھے گا لوگ اس کے پاس آکر بیٹھیں گے۔ اگر وہ صاحب سنت ہوگا تو اس کے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا نام

محمد بن علی بن حسین شقیق نے بواسطہ نضر بن عبداللہ اصم، اسماعیل بن زکریا اور عاصم، ابن سیرین سے نقل کیا

زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانَ فِي الزَّمَنِ الْأَوَّلِ لَا يَسْأَلُوْنَ عَنِ الْإِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ سَأَلُوْا عَنِ الْإِسْنَادِ لِكَيْ يَأْخُذُوْا حَدِيْثَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَيَدَعُوْا حَدِيْثَ أَهْلِ الْبِدَعِ۔

۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَلْإِسْنَادُ عِنْدِيْ مِنَ الدِّيْنِ لَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ فَإِذَا قِيْلَ لَهُ مَنْ حَدَّثَكَ بَقِيَ۔

۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ذُكِرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدِيْثٌ فَقَالَ يُحْتَاجُ لِهٰذَا أَرْكَانٌ مِنْ آجُرٍّ يَعْنِيْ أَنَّهُ ضَعَّفَ إِسْنَادَهُ۔

۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تَرَكَ حَدِيْثَ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ دِيْنَارٍ وَإِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسْلَمِيِّ وَمُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَعُثْمَانَ الْبُرِّيِّ وَرَوْحِ بْنِ مُسَافِرٍ وَأَبِيْ شَيْبَةَ الْوَاسِطِيِّ وَعَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ وَأَيُّوْبَ بْنِ خُوْطٍ وَأَيُّوْبَ بْنِ سُوَيْدٍ وَنَصْرِ بْنِ طَرِيْفٍ أَبِيْ جَزْءٍ وَالْحَكَمِ وَحَبِيْبٍ الْحَكَمُ رَوٰى لَهُ حَدِيْثًا فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ ثُمَّ تَرَكَهُ وَحَبِيْبٌ لَا أَدْرِيْ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَسَمِعْتُ عَبْدَانَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَرَأَ أَحَادِيْثَ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ وَكَانَ أَخِيْرًا إِذَا أَتٰى عَلَيْهَا أَعْرَضَ عَنْهَا وَكَانَ لَا يَذْكُرُهُ قَالَ أَحْمَدُ وَثَنَا أَبُوْ وَهْبٍ قَالَ سَمَّوْا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَجُلًا يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَأَنْ أَقْطَعَ الطَّرِيْقَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْهُ أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْوِيَ عَنْ

وہ فرماتے ہیں پہلے زمانے میں اسناد کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا جب فتنہ بپا ہونے لگا تو لوگوں نے سند کے بارے میں سوال شروع کیا، تاکہ اہل سنت کی حدیث لے لیں اور اہل بدعت کی روایت ترک کر دیں۔

محمد بن علی بن حسن فرماتے ہیں میں نے عبدان سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک سند دین سے ہے اگر سند نہ ہو تو جس کا جو دل چاہے کہے اور جب اس سے پوچھا جائے تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ خاموش رہے۔

محمد بن علی نے حبان بن موسیٰ سے خبر دی کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک حدیث بیان کی گئی آپ نے فرمایا اس کے لیے مضبوط اینٹوں کے ستون کی ضرورت ہے یعنی انہوں نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔

احمد بن عبدہ نے بواسطہ وہب بن زمعہ عبداللہ بن مبارک سے نقل کیا کہ انہوں نے ان رواۃ کی روایات چھوڑ دی تھیں، حسن بن عمارہ، حسن بن دینار، ابراہیم بن محمد اسلمی، مقاتل بن سلیمان، عثمان بری، روح بن مسافر، ابو شیبہ واسطی، عمرو بن ثابت، ایوب بن خوط، ایوب بن سوید، نصر بن طریف (ابی جزء حکم) اور حبیب حکم ابن مبارک نے کتاب الرقاق میں حبیب سے ایک حدیث روایت کی پھر اسے چھوڑ دیا۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں حبیب کو نہیں جانتا احمد بن عبدہ، عبدان سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے بکر بن خنیس کی روایات پڑھی ہیں لیکن آخری عمر میں جب وہ ان احادیث پر پہنچے تو ان سے اعراض کر جاتے اور ان (بکر بن خنیس) کا ذکر نہ کرتے۔ احمد، ابو وہب سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک آدمی کا نام لیا گیا جو حدیث میں وہم (غلط) کرتا تھا۔ تو ابن مبارک نے فرمایا میرے نزدیک اس کی روایات لینے سے سفر کرنا بہتر ہے موسیٰ بن حزام فرماتے ہیں میں نے یزید بن ہارون کو فرماتے سنا کہ سلیمان بن عمرو نخعی کوفی سے روایات لینا کسی کے لیے جائز نہیں۔ احمد بن حسین فرماتے ہیں ہم حضرت

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

سليمان ابن عمرو النخعي الكوفي وسمعت احمد بن الحسن يقول كنا عند احمد بن حنبل فذكروا من تجب عليه الجمعة فذكروا فيه عن بعض اهل العلم من التابعين وغيرهم فقلت فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث فقال عن النبي صلى الله عليه وسلم قلت نعم۔

۷۔ حدثنا حجاج بن نصير نا المعارك بن عباد عن عبد الله بن سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة على من آواه الليل قال فغضب احمد بن حنبل وقال استغفر ربك مرتين وانما فعل هذا احمد بن حنبل لانه لم يصدق هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم لضعف اسناده لانه لم يعرفه عن النبي صلى الله عليه وسلم والحجاج بن نصير يضعف في الحديث وعبد الله بن سعيد المقبري ضعفه يحيى بن سعيد القطان جدا في الحديث فكل من روي عنه حديث ممن يتهم او يضعف لغفلته وكثرة خطائه ولا يعرف ذلك الحديث الا من حديثه فلا يحتج به وقد روى غير واحد من الائمة عن الضعفاء وبينوا احوالهم للناس۔

۸۔ حدثنا ابراهيم بن عبد الله بن المنذر الباهلي نا يعلى بن عبيد قال قال نا سفيان الثوري اتقوا الكلبي فقيل له فانك تروي عنه قال انا اعرف صدقه من كذبه واخبرني محمد بن اسمعيل ثني يحيى بن معين ثني عفان عن ابي عوانة قال لما مات الحسن البصري اشتهيت كلامه فتتبعت عن اصحاب الحسن فاتيت به ابان بن ابي عياش فقرأه علي كله عن الحسن فما

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھے کہ حاضرین نے ان لوگوں کا ذکر کیا جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں نے بعض اہل علم تابعین وغیرہ کے اقوال نقل کیے لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی۔ امام احمد بن حنبل نے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے؟ میں نے عرض کیا" جی ہاں"۔

(میں نے کہا) حجاج بن نصیر نے بواسطہ معارک بن عباد، عبداللہ بن سعید مقبری اور سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جس کو رات ٹھکانہ دے (یعنی رات کو گھر واپس لوٹ سکے)۔ احمد بن حسن کہتے ہیں یہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل کو غصہ آگیا چنانچہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا "اپنے رب سے بخشش مانگ"۔ امام احمد بن حنبل نے یہ انداز اس لیے اختیار فرمایا کہ انہوں نے ضعف سند کے باعث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق نہیں کی۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ غیر معروف ہے۔ اور حجاج بن نصیر حدیث میں نہایت ضعیف قرار دیا۔ لہٰذا جو شخص جھوٹ کے ساتھ متہم ہے یا غفلت اور کثرت خطا کے باعث ضعیف سمجھا گیا، اس سے مروی حدیث اگر کسی دوسرے راوی سے معروف نہ ہو تو وہ قابل استدلال نہیں۔ متعدد آئمہ نے ضعیف راویوں سے روایت لی لیکن لوگوں کے سامنے ان کا ضعف بھی بیان کیا۔

ابراہیم بن عبداللہ بن منذر باہلی بواسطہ یعلی بن عبید، سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، کلبی سے بچو عرض کیا گیا آپ ان سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان نے جواب دیا میں ان کے صدق و کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔ محمد بن اسماعیل نے بواسطہ یحیی بن معین اور عفان، ابوعوانہ سے خبر دی کہ جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو مجھے ان کی روایات (جمع کرنے) کا شوق ہوا چنانچہ میں نے ان کے شاگردوں سے احادیث جمع کیں۔ پھر انہیں لے کر ابان بن

www.alahazratnetwork.org

أَسْتَحِلُّ أَنْ أَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ مِنَ الضَّعْفِ وَالْغَفْلَةِ مَا وَصَفَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُ فَلَا يُغْتَرُّ بِرِوَايَةِ الثِّقَاتِ عَنِ النَّاسِ لِأَنَّهُ يُرْوَى عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحَدِّثُنِي فَمَا أَتَّهِمُهُ وَلَكِنْ أَتَّهِمُ مَنْ فَوْقَهُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي وِتْرِهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَرَوَى أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي وِتْرِهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هَذَا وَزَادَ فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا بَاتَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي وِتْرِهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَأَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ وُصِفَ بِالْعِبَادَةِ وَالِاجْتِهَادِ فَهَذَا حَالُهُ فِي الْحَدِيثِ وَالْقَوْمُ كَانُوا أَصْحَابَ حِفْظٍ فَرُبَّ رَجُلٍ وَإِنْ كَانَ صَالِحًا لَا يُقِيمُ الشَّهَادَةَ وَلَا يَحْفَظُهَا فَكُلُّ مَنْ كَانَ مُتَّهَمًا فِي الْحَدِيثِ بِالْكَذِبِ أَوْ كَانَ مُغَفَّلًا يُخْطِئُ الْكَثِيرَ فَالَّذِي اخْتَارَهُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنَ الْأَئِمَّةِ أَنْ لَا يُشْتَغَلَ بِالرِّوَايَةِ عَنْهُ أَلَا تَرَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ حَدَّثَ عَنْ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَمْرُهُمْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي قَوْمٍ مِنْ أَجِلَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَضَعَّفُوهُمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَوَثَّقَهُمْ

ابی عیاش کے پاس گیا تو انہوں نے وہ تمام احادیث مجھے حضرت حسن بصری سے سنائیں لیکن میں نے ان سے کچھ روایت کرنا جائز نہ سمجھا۔ ابان ابن ابی عیاش سے متعدد ائمہ نے احادیث روایت کیں اگرچہ ان میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ ابو عوانہ نے ان کے متعلق بیان کیا۔ لہذا ثقات کی روایت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ ابن سیرین سے منقول ہے کہ کوئی شخص مجھے حدیث کرتا ہے تو میں اسے متہم نہیں کرتا بلکہ اس سے اوپر والے راوی کو متہم کرتا ہوں متعدد لوگوں نے بواسطہ ابراہیم نخعی اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ سفیان ثوری نے ابان ابن ابی عیاش سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے لوگوں نے بھی ابان سے اسی سند سے اس کے ہم معنی نقل کیا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میری والدہ نے بتایا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات گزاری تو آپ کو وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے دیکھا اگرچہ عبادت اور اجتہاد میں ابان ابن ابی عیاش کی تعریف کی گئی لیکن حدیث میں ان کا یہ حال ہے۔ اس دور کے لوگ اگرچہ قوی حافظہ کے مالک تھے لیکن بہت سے لوگ نیکوکار ہونے کے باوجود شہادت قائم نہیں رکھ سکتے تھے اور نہ ہی اس کی حفاظت کر سکتے۔ پس جس شخص کا یہ حال ہو کہ وہ حدیث میں متہم بالکذب ہو یا غافل اور زیادہ خطا کرنے والا ہو تو اکثر آئمہ حدیث کا مختار یہ ہے کہ اس سے روایت نہ لی جائے دیکھو تو سہی کہ عبداللہ بن مبارک نے بعض اہل علم سے حدیث روایت کی لیکن جب ان پر ان کا حال ظاہر ہوا تو ان سے روایت لینا ترک کر دیا۔ بعض محدثین نے اجلہ علماء کے بارے میں کلام کیا اور حفظ کے اعتبار سے انہیں ضعیف قرار دیا۔ جبکہ بعض دوسرے ائمہ حدیث نے انہیں ان کی جلالت علمی اور صداقت کے

آخَرُوْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ بِجَلَالَتِهِمْ وَصِدْقِهِمْ وَاِنْ كَانُوْا قَدْ وَهِمُوْا فِيْ بَعْضِ مَا رَوَوْا وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثُمَّ رَوٰى عَنْهُ۔

باعث ثقہ قرار دیا اگرچہ ان سے بعض مرویات میں خطا ہوئی۔ یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا پھر ان سے روایت لی۔

....

۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ فَقَالَ تُرِيْدُ الْعَفْوَ اَوْ تُشَدِّدُ قُلْتُ لَا بَلْ اُشَدِّدُ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ تُرِيْدُ كَانَ يَقُوْلُ اَشْيَاخُنَا اَبُوْ سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ يَحْيَى وَسَاَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ فِيْهِ نَحْوَ مَا قُلْتُ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اَعْلٰى مِنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ وَهُوَ عِنْدِيْ فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ لِيَحْيَى مَا رَاَيْتَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُلَقِّنَهُ لَفَعَلْتُ قَالَ كَانَ يُلَقَّنُ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرْوِ يَحْيَى عَنْ شَرِيْكٍ وَلَا عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَلَا عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ وَلَا عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَدْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْ هٰؤُلَاءِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ اَنَّهُ اتَّهَمَهُمْ بِالْكَذِبِ وَلٰكِنَّهُ تَرَكَهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ كَانَ اِذَا رَاَى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَنْ حِفْظِهِ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلٰى رِوَايَةٍ وَاحِدَةٍ تَرَكَهُ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تَرَكَهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَهٰكَذَا تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ

ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار بصری نے علی بن مدینی سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن عمرو بن علقمہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا عفو کا ارادہ ہے یا تشدد کا؟ میں نے عرض کیا تشدد کا۔ فرمایا وہ ایسا نہیں جیسے تم چاہتے ہو۔ وہ کہتا تھا میرے شیوخ ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن ابن حاطب ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں میں نے مالک بن انس سے محمد بن عمرو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کے بارے میں وہی کچھ کہا جو میں نے کہا۔ علی یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمرو، سہیل بن ابی صالح سے اعلیٰ ہیں۔ اور میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی بلند ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحییٰ سے عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں ان کی رائے پوچھی تو یحییٰ نے کہا اگر میں اسکو کوئی بات سکھانا چاہوں تو سکھلا سکتا ہوں۔ علی نے کہا کیا اسے سکھایا جاتا ہے کہا "ہاں" علی کہتے ہیں یحییٰ نے شریک، ابوبکر بن عیاش، ربیع بن صبیح، اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید نے ان حضرات سے ان کے متہم بالکذب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حفظ کی بناپر روایت ترک کی۔ یحییٰ بن سعید سے منقول ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اپنے حفظ سے کبھی کچھ روایت کرتا ہے اور کبھی کچھ تو آپ اس سے روایت نہ لیتے۔ جن حضرات کو یحییٰ بن سعید قطان نے چھوڑا ہے ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم ائمہ کرام نے روایات لی ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحاق، حماد بن سلمہ،

www.alahazratnetwork.org

وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَأَشْبَاهِ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَئِمَّةِ إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُمُ الْأَئِمَّةُ۔

محمد بن عجلان اور ان جیسے دوسرے ائمہ کے بارے میں کلام کیا البتہ یہ کلام مرویات میں حفظ کے اعتبار سے کیا ہے ورنہ ان سے ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ۔

حسن بن علی حلوانی بواسطہ علی بن مدینی ، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم سہیل بن ابوصالح کو حدیث میں ثابت سمجھتے تھے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عِنْدَنَا فِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ۔

ابن ابی عمر فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ نے فرمایا محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھے ہمارے نزدیک یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عجلان کی سعید مقبری سے روایت میں کلام کیا ہے۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَصَيَّرْتُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عِنْدَنَا فِي ابْنِ عَجْلَانَ لِهٰذَا وَقَدْ رَوَى يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ الْكَثِيرَ وَهٰكَذَا مَنْ تَكَلَّمَ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ رَوَى شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُطَاسِ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ لَقِيتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَحَدَّثَنَا عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَحْوُ هٰذَا غَيْرُ شَيْءٍ كَانَ يَرْوِي الشَّيْءَ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا يُغَيِّرُ الْإِسْنَادَ وَإِنَّمَا جَاءَ

ابوبکر نے بواسطہ علی بن عبداللہ اور یحییٰ بن سعید، محمد بن عجلان کا قول نقل کیا کہ سعید مقبری کی بعض روایات بواسطہ سعید حضرت ابوہریرہ سے اور بعض ایک اور شخص کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہیں جب یہ روایات مجھ پر خلط ملط ہوگئیں تو میں نے سب کو بواسطہ سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردیا۔ ہمارے نزدیک ابن عجلان نے یحییٰ بن سعید کے بارے میں اسی لیے کلام کیا ہے — یحییٰ، ابن عجلان کثیر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ کے اعتبار سے ہے علی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں شعبہ نے بواسطہ ابن ابی لیلیٰ، ان کے بھائی عیسیٰ، عبدالرحمٰن ابن ابی لیلی اور ابوایوب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے بارے میں روایت نقل کی۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر میں ابن ابی لیلیٰ سے ملا تو انہوں نے بواسطہ عیسیٰ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے اس کے علاوہ اس

هذا من قبل حفظه لأن أكثر من مضى من أهل العلم كانوا لا يكتبون ومن كتب منهم إنما كان يكتب لهم بعد السماع وسمعت أحمد بن الحسن يقول سمعت أحمد بن حنبل يقول ابن أبي ليلى لا يحتج به وكذلك من تكلم من أهل العلم في مجالد بن سعيد وعبد الله بن لهيعة وغيرهما إنما تكلموا فيهم من قبل حفظهم وكثرة خطأهم وقد روى عنهم غير واحد من الأئمة فإذا تفرد أحد من هؤلاء بحديث ولم يتابع عليه لم يحتج به كما قال أحمد بن حنبل ابن أبي ليلى لا يحتج به إنما عنى إذا تفرد بالشيء وأشد ما يكون هذا إذا لم يحفظ الإسناد فزاد في الإسناد أو نقص أو غير الإسناد أو جاء بما يتغير فيه المعنى فأما من أقام الإسناد وحفظه وغير اللفظ فإن هذا واسع عند أهل العلم إذا لم يتغير المعنى.

۱۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا معاوية بن صالح عن العلاء بن الحارث عن مكحول عن واثلة بن الأسقع قال إذا حدثناكم على المعنى فحسبكم

۱۴۔ حدثنا يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا معمر عن أيوب عن محمد بن سيرين قال كنت أسمع الحديث من عشرة اللفظ مختلف والمعنى واحد۔

۱۵۔ حدثنا أحمد بن منيع نا محمد بن عبد الله الأنصاري عن ابن عون قال كان إبراهيم النخعي والحسن والشعبي يأتون بالحديث على المعاني وكان القاسم بن محمد ومحمد بن سيرين ورجاء بن حيوة يعيدون الحديث

قسم کی روایات مروی ہیں وہ سند میں رد و بدل کرتے ہوئے کبھی کچھ بیان کرتے ہیں اور کبھی کچھ۔ اور یہ حفظ کی وجہ سے ہوا۔ کیونکہ اکثر علماء لکھتے نہ تھے۔ اور جو لکھتے ہیں اور وہ بھی سننے کے بعد لکھتے۔ میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ امام احمد حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات قابل استدلال نہیں۔ جن علماء نے مجالد بن سعید، عبداللہ بن لہیعہ وغیرہما کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ اور کثرت خطاء کے سبب سے ہے۔ کئی ائمہ نے ان سے روایات لی ہیں۔ جب ان میں سے کوئی حدیث میں منفرد ہو اور اس کا کوئی متابع نہ ہو تو اس کی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ جب وہ اپنی روایت میں منفرد ہوں۔ اور سب سے سخت بات تو یہ ہے کہ جب سند یاد نہ ہو تو اس میں کمی زیادتی کی جائے یا بدل دی جائے یا متن میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن سے معنی بدل جائے جو شخص سند قائم اور یاد رکھے اور الفاظ بدل دے تو اس کے بارے میں محدثین کے نزدیک وسعت ہے جب تک معنی نہ بدلیں۔

محمد بن بشار بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء بن حارث اور مکحول، واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم تم سے روایت بالمعنیٰ بیان کریں تو یہ تمہیں کافی ہے۔

یحییٰ بن موسیٰ بواسطہ عبدالرزاق، معمر اور ایوب، محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں دس آدمیوں سے حدیث سنتا تھا الفاظ مختلف ہوتے اور معنی ایک۔

احمد بن منیع نے بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری، ابن عون سے نقل کیا کہ ابراہیم نخعی، حسن اور شعبی حدیث بالمعنیٰ روایت کرتے ہیں جبکہ قاسم بن محمد، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ، الفاظ حدیث دہراتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

عن حدوثه۔

۱۶۔ حدثنا علی بن خشرم نا حفص بن غیاث عن عاصم الاحول قال قلت لابی عثمان النھدی انک تحدثنا بالحدیث ثم تحدثنا به علی غیر ما حدثتنا قال علیک بالسماع الاول۔

۱۷۔ حدثنا الجارود نا وکیع عن الربیع بن صبیح عن الحسن قال اذا اصبت المعنی اجزاك۔

۱۸۔ حدثنا علی بن حجر نا عبد اللہ بن المبارك عن سیف ھو ابن سلیمان قال سمعت مجاھدا یقول انقص من الحدیث ان شئت ولا تزد فیه۔

۱۹۔ حدثنا ابو عمار الحسین بن حریث نا زید بن حباب عن رجل قال خرج الینا سفیان الثوری فقال ان قلت لکم انی احدثکم کما سمعت فلا تصدقونی انما ھو المعنی۔

۲۰۔ حدثنا الحسین بن حریث قال سمعت وکیعا یقول ان لم یکن المعنی واسعا فقد ھلك الناس وانما تفاضل اھل العلم بالحفظ والاتقان والتثبت عند السماع مع انه لم یسلم من الخطاء والغلط کثیر احد من الائمة مع حفظھم۔

۲۱۔ حدثنا محمد بن حمید الرازی نا جریر عن عمارة بن القعقاع قال قال لی ابراھیم النخعی اذا حدثتنی فحدثنی عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر فانه حدثنی مرة بحدیث ثم سألته بعد ذلك بسنین فما اخرم منه حرفا۔

۲۲۔ حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا یحیی بن سعید القطان عن سفیان عن منصور قال قلت لابراھیم ما لسالم بن ابی الجعد اتم حدیثا منك قال لانه کان یکتب۔

....

علی بن خشرم نے بواسطہ حفص بن غیاث، عاصم بن احول سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے ابو عثمان نہدی سے پوچھا آپ ہم سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں پھر اس کے علاوہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا پہلے سماع کو لازم پکڑو۔

جارود بواسطہ وکیع اور ربیع بن صبیح، حسن سے نقل کرتے ہیں کہ جب تم نے معنیٰ صحیح رکھا تو یہ کافی ہے۔

علی بن حجر بواسطہ عبد اللہ بن مبارک، سیف ابن سلیمان سے نقل کرتے ہیں میں نے مجاہد سے سنا کہ چاہو تو الفاظ حدیث کم کرلو لیکن زیادتی نہ کرو۔

....

ابو عمار حسین بن حریث نے بواسطہ زید بن حباب ایک نامعلوم شخص سے نقل کیا کہ سفیان ثوری ہمارے طرف تشریف لائے اور فرمایا اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے جیسے سنا ویسے ہی تم سے بیان کرتا ہوں تو میری تصدیق نہ کرنا بلکہ میں بالمعنیٰ روایت کرتا ہوں۔

حسین بن حریث فرماتے ہیں میں نے وکیع کو فرماتے سنا کہ اگر معنی میں وسعت نہ ہوتی لوگ ہلاک ہو جاتے۔ علماء کو ایک دوسرے پر فضیلت، حفظ، اتقان اور سماع کے وقت ثبت کی وجہ سے ہے اس کے باوجود آئمہ کرام، خطاء اور غلطی سے محفوظ نہیں ہیں۔

محمد بن حمید رازی بواسطہ جریر، عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا جب مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے نقل کرو کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے حدیث بیان کی پھر کئی سال بعد میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک

ابو حفص عمرو بن علی بواسطہ یحیٰی بن سعید قطان اور سفیان، منصور سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ سالم بن ابی جعد، آپ سے پوری حدیث روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ اِنِّيْ لَاُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ فَمَا اَدَعُ مِنْهُ حَرْفًا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ مَا سَمِعَتْ اُذُنَايَ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا وَعَاهُ قَلْبِيْ۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَنَصَّ لِلْحَدِيْثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا كَانَ اَعْلَمَ بِحَدِيْثِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الزُّهْرِيِّ مِنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يُحَدِّثُ فَاِذَا حَدَّثْتُهُ عَنْ اَيُّوْبَ بِخِلَافِهِ تَرَكَهُ فَاَقُوْلُ قَدْ سَمِعْتُهُ فَيَقُوْلُ اِنَّ اَيُّوْبَ كَانَ اَعْلَمَنَا بِحَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَيُّهُمَا اَثْبَتُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ اَوْ مِسْعَرٌ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ مِسْعَرٍ كَانَ مِسْعَرٌ مِنْ اَثْبَتِ النَّاسِ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ مَا خَالَفَنِيْ شُعْبَةُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا تَرَكْتُهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ قَالَ لِيْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اِنْ اَرَدْتَ الْحَدِيْثَ فَعَلَيْكَ بِشُعْبَةَ۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ مَا رَوَيْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدِيْثًا وَاحِدًا

عبدالجبار علاء بن عبدالجبار، سفیان سے ناقل ہیں کہ عبدالملک بن عمیر نے فرمایا میں حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف نہیں چھوڑتا۔

حسین بن مہدی بصری بواسطہ عبدالرزاق اور معمر، حضرت قتادہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میرے کانوں نے جو کچھ سنا اسے قلب نے محفوظ کر لیا۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی بواسطہ سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ میں نے زہری سے بڑھ کر کسی کو حدیث پر نص کرنے والا نہیں دیکھا۔

ابراہیم بن سعد جوہری بواسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اہل مدینہ کی احادیث زہری کے بعد، یحیی بن ابی کثیر سے زیادہ جانتا ہو۔

محمد بن اسماعیل بواسطہ سلیمان بن حرب حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عون کوئی حدیث بیان کرتے پھر میں ایوب سے اس کے خلاف بیان کرتا تو وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے۔ میں عرض کرتا میں نے تو ان سے سنا ہے تو فرماتے ایوب، محمد بن سیرین کی روایات ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

ابوبکر بن علی عبداللہ فرماتے ہیں میں نے یحیی بن ابی سعید سے پوچھا ہشام دستوائی اور مسعر میں سے کون زیادہ ثابت ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے مسعر جیسا کوئی نہیں دیکھا وہ سب سے اثبت تھے۔

ابوبکر قدوس بن محمد بواسطہ ابوالولید، حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شعبہ نے جس بات میں میری مخالفت کی میں نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوبکر اور ابوالولید دونوں نقل کرتے ہیں کہ حماد بن سلمہ نے فرمایا اگر حدیث چاہتے ہو تو شعبہ (کی مجلس کو لازم پکڑو)

عبد بن حمید بواسطہ ابوداؤد شعبہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث روایت کی اس کے پاس

إِلَّا أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ مَرَّةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ عَشَرَةَ أَحَادِيثَ أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ خَمْسِينَ حَدِيثًا أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ مَرَّةً وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ مِائَةً أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ إِلَّا حَيَّانَ الْكُوفِيَّ الْبَارِقِيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ مَاتَ۔

ایک سے زیادہ بار آیا۔ جس سے دس احادیث روایت کیں اس کے پاس دس بار سے زیادہ حاضر ہوا جس سے پچاس احادیث روایت کیں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ آیا۔ اور جس سے سو احادیث روایت کیں۔ اس کے پاس سو بار سے زیادہ آیا۔ البتہ حیان کوفی بارقی سے میں نے احادیث سنیں اور جب دوبارہ حاضر ہوا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔

....

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ شُعْبَةُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَدِيثِ۔

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبداللہ بن ابی اسود، ابن مہدی سے نقل کیا کہ سفیان فرماتے ہیں۔ شعبہ (رحمہ اللہ) حدیث میں امیر المومنین ہیں۔

....

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يَعْدِلُهُ أَحَدٌ عِنْدِي وَإِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِيَحْيَى أَيُّهُمَا كَانَ أَحْفَظَ لِلْأَحَادِيثِ الطِّوَالِ سُفْيَانُ أَوْ شُعْبَةُ قَالَ كَانَ شُعْبَةُ أَمَرَّ فِيهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَكَانَ شُعْبَةُ أَعْلَمَ بِالرِّجَالِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَكَانَ سُفْيَانُ صَاحِبَ الْأَبْوَابِ۔

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا۔ مجھے کوئی شخص شعبہ سے زیادہ محبوب نہیں اور میرے نزدیک کوئی ان کے برابر کا نہیں لیکن جب سفیان ان کی مخالفت کرتے ہیں تو میں سفیان کا قول لیتا ہوں۔ علی فرماتے ہیں میں نے یحییٰ سے پوچھا سفیان اور شعبہ میں سے کسے طویل احادیث زیادہ یاد تھیں۔ انہوں نے فرمایا شعبہ، اس اعتبار سے زیادہ قوی تھے۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں، شعبہ، اسماء رجال کے زیادہ عالم تھے اور سفیان صاحب ابواب وفقیہ تھے۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنِّي مَا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ شَيْخٍ بِشَيْءٍ فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِي سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مُوسَى الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عِيسَى يَقُولُ كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُشَدِّدُ فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَاءِ وَالتَّاءِ وَنَحْوِهٰذَا۔

ابو عمار حسین بن حریث فرماتے ہیں۔ میں نے وکیع سے سنا کہ شعبہ فرماتے ہیں سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ مجھ سے سفیان نے جس شیخ سے بھی حدیث بیان کی تو میں نے ویسے ہی پایا جیسے انہوں نے بیان فرمایا۔ میں (امام ترمذی) نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے معن بن عیسیٰ سے سنا کہ مالک بن انس حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہت سختی برتتے تھے حتیٰ کہ یاء اور تاء کا بھی خیال رکھتے۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى ثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَاضِي الْمَدِينَةِ

ابوموسیٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری (قاضی مدینہ) سے نقل کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) امام مالک بن انس

www.alahazratnetwork.org

قَالَ مَرَّ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَلٰى اَبِىْ حَازِمٍ وَهُوَ جَالِسٌ فَجَازَهُ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّىْ لَمْ اَجِدْ مَوْضِعًا اَجْلِسُ فِيْهِ فَكَرِهْتُ اَنْ اٰخُذَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَائِمٌ۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ يَحْيٰى مَا فِى الْقَوْمِ اَحَدٌ اَصَحُّ حَدِيْثًا مِنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ كَانَ مَالِكٌ اِمَامًا فِى الْحَدِيْثِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ بِعَيْنِىْ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ قَالَ وَسُئِلَ اَحْمَدُ عَنْ وَكِيْعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ فَقَالَ اَحْمَدُ وَكِيْعٌ اَكْبَرُ فِى الْقَلْبِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ اِمَامٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ يَقُوْلُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ اِنِّىْ لَمْ اَرَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْكَلَامُ فِىْ هٰذَا وَالرِّوَايَةُ عَنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَكْثُرُ وَاِنَّمَا بَيَّنَّا شَيْئًا مِنْهُ عَلَى الْاِخْتِصَارِ لِيُسْتَدَلَّ بِهٖ عَلٰى مَنَازِلِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَتَفَاضُلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ وَمَنْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَىِّ شَىْءٍ تُكُلِّمَ فِيْهِ وَالْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ اِذَا كَانَ يَحْفَظُ مَا يُقْرَاُ عَلَيْهِ اَوْ يُمْسِكُ اَصْلَهٗ فِيْمَا يُقْرَاُ عَلَيْهِ اِذَا لَمْ يَحْفَظْهُ هُوَ صَحِيْحٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِثْلُ السَّمَاعِ۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا۔

ابوحازم کے پاس سے گزرے وہ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے۔ امام مالک گزر گئے۔ آپ سے نہ بیٹھنے کی وجہ پوچھی گئی، تو فرمایا میں نے بیٹھنے کے لیے جگہ نہ پائی اور کھڑے ہو کر حدیث رسول سننا مجھے اچھا معلوم نہ ہوا۔

ابوبکر، بواسطہ علی بن عبداللہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھے سعید بن مسیب سے مالک بن انس کی روایات کی بنسبت ابراہیم نخعی سے سفیان ثوری کی روایات زیادہ پسند ہیں۔ یحییٰ فرماتے ہیں لوگوں میں مالک بن انس سے زیادہ صحیح حدیث والا کوئی نہیں امام مالک حدیث میں امام تھے۔ احمد بن حسن امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل کوئی نہیں دیکھا امام احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وکیع دل کے بڑے ہیں اور عبدالرحمٰن امام ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو ابن نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے سنا وہ علی بن مدینی کا قول نقل کرتے ہیں کہ اگر مجھے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم دی جائے۔ تو میں قسم کھاؤں گا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس بارے میں علماء کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔ ہم نے اختصار سے کام لیا تاکہ اس کے ذریعہ علماء کے مراتب اور حفظ و اتقان میں ایک دوسرے پر برتری پر استدلال کیا جاسکے۔ اس بارے میں علماء کی طویل گفتگو بے مقصد ہے، عالم کو حدیث پڑھ کر سنانا جبکہ اسے وہ یاد ہو جو اس کے سامنے پڑھا جائے اور اگر یاد نہ ہو تو وہ محض اس کا مفہوم ذہن نشین کرے تو محدثین کے نزدیک یہ بھی سماع کی طرح صحیح ہے۔

حسین بن مہدی بصری نے بواسطہ عبدالرزاق، ابن جریج سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح کو احادیث پڑھ کر سنائیں تو میں نے پوچھا کیسے کہوں؟ انہوں نے فرمایا کہو "حدثنا" (ہم سے فلاں نے حدیث بیان کی)

www.alahazratnetwork.org

۳۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي عِصْمَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَفَرًا قَدِمُوا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ بِكِتَابٍ مِنْ كُتُبِهِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ عَلَيْهِمْ فَيُقَدِّمُ وَيُؤَخِّرُ فَقَالَ إِنِّي بَلِهْتُ لِهَذِهِ الْمُصِيبَةِ فَاقْرَؤُوا عَلَيَّ فَإِنَّ إِقْرَارِي بِهِ كَقِرَاءَتِي عَلَيْكُمْ۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ إِذَا نَاوَلَ الرَّجُلُ كِتَابَهُ آخَرَ فَقَالَ ارْوِ هَذَا عَنِّي فَلَهُ أَنْ يَرْوِيَهُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا عَاصِمٍ النَّبِيلَ عَنْ حَدِيثٍ فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَقْرَأَ هُوَ فَقَالَ أَنْتَ لَا تُجِيزُ الْقِرَاءَةَ وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُجِيزَانِ الْقِرَاءَةَ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ الْمِصْرِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ مَا قُلْتُ حَدَّثَنَا فَهُوَ مَا سَمِعْتُ مَعَ النَّاسِ وَمَا قُلْتُ حَدَّثَنِي فَهُوَ مَا سَمِعْتُ وَحْدِي وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنَا فَهُوَ مَا قُرِئَ عَلَى الْعَالِمِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنِي فَهُوَ مَا قَرَأْتُ عَلَى الْعَالِمِ يَعْنِي وَأَنَا وَحْدِي وَسَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ يَقُولُ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَاحِدٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدِينِيِّ فَقُرِئَ عَلَيْهِ بَعْضُ حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ نَقُولُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ أَجَازَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِجَازَةَ إِذَا أَجَازَ الْعَالِمُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ أَنْ يَرْوِيَ عَنْهُ۔

سوید ابن نصر نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد، ابو عصمہ اور یزید نحوی، حضرت عکرمہ سے نقل کیا کہ اہل طائف کے چند آدمی اپنی کتاب لے کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس کو آگے پیچھے سے پڑھنے لگے پھر فرمایا میں مصیبت سے تنگ آگیا ہوں تم مجھ پر پڑھو بے شک میری تصدیق پڑھنے کے مترادف ہے۔

سوید نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اور حسین بن واقد، منصور بن معتمر سے نقل کیا کہ جب کوئی شخص اپنی کتاب کسی دوسرے کو دے کر کہے تم میری طرف سے روایت کرو تو اس کے لیے اس کا روایت کرنا جائز ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابو عاصم نبیل سے حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ مجھ پر پڑھو۔ میں چاہتا تھا کہ وہ پڑھ کر سنائیں اس پر انہوں نے فرمایا تم پڑھنا جائز نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری اور مالک بن انس اسے صحیح

احمد بن حسن بواسطہ یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری، عبد اللہ بن وہب سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں جب میں کہوں "حدثنا" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے لوگوں کے ساتھ مل کر حدیث سنی اور اگر میں "حدثنی" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اکیلے حدیث سنی۔ "اخبرنا" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی عالم کے سامنے حدیث پڑھی گئی اور میں بھی وہاں حاضر تھا اور اگر میں "اخبرنی" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے تنہا یہ حدیث کسی عالم کو پڑھ کر سنائی۔ ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا کہ "حدثنا" اور "اخبرنا" دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہم ابو مصعب مدنی کے پاس تھے ان کے سامنے ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں تو میں نے پوچھا ہم کیسے روایت کریں؟ فرمایا تم یوں کہو "ہم سے ابو مصعب نے بیان کیا۔" امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء نے اجازت دینے کو جائز رکھا ہے جب کوئی عالم کسی کو اپنی احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو وہ روایت

www.alahazratnetwork.org

۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ قَالَ كَتَبْتُ كِتَابًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، عمران بن حدیر اور ابو مجلز، بشیر بن نہیک سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (احادیث کی) ایک کتاب لکھی۔ اور پوچھا کیا آپ سے روایت کروں؟ فرمایا "ہاں" روایت کرو۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ عِنْدِيْ بَعْضُ حَدِيْثِكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اِنَّمَا يُعْرَفُ بِمَحْبُوْبِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ۔

محمد بن اسماعیل واسطی بواسطہ محمد بن حسن، عوف اعرابی سے ناقل ہیں۔ کہ ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا میرے پاس آپ کی بعض روایات ہیں کیا آپ کی طرف سے روایت کروں؟ فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن حسن، محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں اور ان سے متعدد ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَيْتُ الزُّهْرِيَّ بِكِتَابٍ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ۔

جارود بن معاذ بواسطہ انس بن عیاض، عبیداللہ بن عمر سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں، امام زہری کے پاس ایک کتاب لایا اور عرض کیا یہ آپ کی روایات ہیں آپ سے روایت کروں فرمایا "ہاں"

۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ جُرَيْجٍ اِلٰى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثُكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيٰى فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَعْجَبُ اَمْرًا وَقَالَ عَلِيٌّ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ فَقَالَ ضَعِيْفٌ فَقُلْتُ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ قَالَ لَا شَيْءَ اِنَّمَا هُوَ كِتَابٌ دَفَعَهٗ اِلَيْهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَالْحَدِيْثُ اِذَا كَانَ مُرْسَلًا فَاِنَّهٗ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَدْ ضَعَّفَهٗ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ۔

ابوبکر بواسطہ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے ناقل ہیں ابن جریج، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر آئے۔ اور عرض کیا یہ آپ کی احادیث ہیں آپ کی طرف سے روایت کروں؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" یحییٰ فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا معلوم نہیں ان دونوں (قرأت اور اجازت) میں سے کون سی زیادہ پسندیدہ ہے علی بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی اس روایت کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے عطاء خراسانی سے روایت کی انہوں نے کہا وہ ضعیف ہے میں نے کہا وہ کہتے ہیں "اخبرنی" انہوں نے کہا کچھ نہیں وہ تو ایک کتاب تھی جو انہوں نے اس کے سپرد کی تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مرسل اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں بعض نے اسے ضعیف قرار دیا ہے

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ قَالَ سَمِعَ الزُّهْرِيُّ اِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَاتَلَكَ اللّٰهُ

علی بن حجر بواسطہ بقیہ بن ولید، عتبہ بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو کہتے ہوئے سنا "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" زہری نے فرمایا "ابن ابی فروہ! اللہ تعالیٰ تمہیں غارت کرے ہمارے پاس

www.alahazratnetwork.org

يَا ابْنَ اَبِي فَرْوَةَ تَجِيئُنَا بِاَحَادِيثَ لَيْسَ لَهَا خُطُمٌ وَلَا اَزِمَّةٌ۔

بے مہار و بے لگام احادیث لاتے ہو۔

....

۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مُرْسَلَاتُ مُجَاهِدٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتِ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ بِكَثِيْرٍ كَانَ عَطَاءٌ يَاْخُذُ عَنْ كُلِّ ضَرْبٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى مُرْسَلَاتُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتِ عَطَاءٍ قُلْتُ لِيَحْيَى مُرْسَلَاتُ مُجَاهِدٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ مُرْسَلَاتُ طَاؤُسٍ قَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا قَالَ عَلِيٌّ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ مُرْسَلَاتُ اَبِي اِسْحَاقَ عِنْدِي شِبْهُ لَاشَيْءٍ وَالْاَعْمَشِ وَالتَّيْمِيِّ وَيَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ وَمُرْسَلَاتُ ابْنِ عُيَيْنَةَ شِبْهُ الرِّيْحِ ثُمَّ قَالَ اِيْ وَاللّٰهِ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ قُلْتُ لِيَحْيَى مُرْسَلَاتُ مَالِكٍ قَالَ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى لَيْسَ فِي الْقَوْمِ اَحَدٌ اَصَحُّ حَدِيْثًا مِنْ مَالِكٍ۔

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے ناقل ہیں کہ یحیٰی بن سعید نے فرمایا مجاہد کی مرسل روایات میرے نزدیک عطار بن ابی رباح کی مرسل روایات سے بہت زیادہ پسندیدہ ہیں۔ عطار ہر قسم کے راوی سے روایت کرتے تھے علی، یحیٰی کا قول نقل کرتے ہیں سعید بن جبیر کی مرسل روایات، عطار کی مرسلات سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ میں نے یحیٰی سے پوچھا آپ کو مرسلات مجاہد زیادہ پسند ہیں یا مرسلات طاؤس؟ فرمایا وہ دونوں قریب قریب ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحیٰی بن سعید سے سنا فرماتے ہیں میرے نزدیک ابواسحاق کی مرسل روایات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اعمش، تیمی اور یحیٰی بن ابی کثیر کی روایات بھی اسی طرح ہیں۔ ابن عیینہ کی مرسلات ہوا کے مشابہ ہیں (قابل اعتماد نہیں) پھر فرمایا ہاں خدا کی قسم سفیان بن سعید کی مرسلات بھی اسی طرح ہیں۔ میں نے یحیٰی سے پوچھا مرسلات مالک کیسی ہیں؟ فرمایا میں انہیں پسند کرتا ہوں پھر یحیٰی نے فرمایا لوگوں میں مالک سے زیادہ صحیح راوی کوئی نہیں۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ مَا قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيْثِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَجَدْنَا لَهُ اَصْلًا اِلَّا حَدِيْثًا اَوْ حَدِيْثَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَمَنْ ضَعَّفَ الْمُرْسَلَ فَاِنَّهُ ضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ هٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةِ قَدْ حَدَّثُوْا عَنِ الثِّقَاتِ وَغَيْرِ الثِّقَاتِ فَاِذَا رَوٰى اَحَدُهُمْ حَدِيْثًا وَاَرْسَلَهُ لَعَلَّهُ اَخَذَهُ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَدْ تَكَلَّمَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ثُمَّ رَوٰى عَنْهُ۔

سوار بن عبداللہ عنبری کہتے ہیں میں نے یحیٰی بن سعید قطان سے سنا فرماتے ہیں حسن بصری نے اپنی جن احادیث میں فرمایا "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" تو ایک دو حدیثوں کے سوا ہمیں ان سب کی اصل معلوم ہو گئی امام ترمذی فرماتے ہیں، **جس کسی نے مرسل روایت کو ضعیف کہا تو اس کی وجہ یہ ہے** کہ ان ائمہ نے ثقہ و غیر ثقہ سب سے روایات لی ہیں لہٰذا جب کوئی مرسل حدیث روایت کرتا ہے تو شاید اس نے غیر ثقہ سے لی ہو۔ حضرت حسن بصری نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا اور پھر ان سے روایت بھی لی۔

....

۴۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ نَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي اَبِي وَعَمِّي قَالَ سَمِعْنَا الْحَسَنَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَمَعْبَدَ الْجُهَنِيَّ فَاِنَّهُ

بشر بن معاذ بصری بواسطہ مرحوم بن عبدالعزیز عطار ان کے والد اور چچا حضرت بصری سے ناقل ہیں کہ معبد جہنی سے بچتے رہو وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

ضَالٌّ مُضِلٌّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَا الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ وَكَانَ كَذَّابًا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ لَقَدْ تَرَكْتُ لِجَابِرٍ الْجُعْفِيِّ بِقَوْلِهِ لَمَّا حُكِيَ عَنْهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِ حَدِيثٍ ثُمَّ هُوَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَتَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدِيثَ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمُرْسَلِ أَيْضًا.

امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی سے منقول ہے فرماتے ہیں ہم سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور وہ کذاب تھا محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی سے نقل کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کیا تم سفیان عیینہ سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے ان کے کہنے پر جابر جعفی کی ایک ہزار سے زائد احادیث چھوڑ دیں پھر وہ خود ان سے روایت کرتا ہے۔ محمد بن بشار کہتے عبدالرحمن بن مہدی نے جابر جعفی کی احادیث چھوڑ دی تھیں۔ بعض علماء نے مرسل احادیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

....

۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَسْنِدْ لِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِي سَمِعْتُ وَإِذَا قُلْتُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَهُوَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ الْأَئِمَّةُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَضْعِيفِ الرِّجَالِ كَمَا اخْتَلَفُوا فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْعِلْمِ ذُكِرَ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّهُ ضَعَّفَ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَحَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ ثُمَّ حَدَّثَ شُعْبَةُ عَمَّنْ هُوَ دُونَ هٰؤُلَاءِ فِي الْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ حَدَّثَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ يُضَعَّفُونَ فِي الْحَدِيثِ.

ابوعبیدہ ابن ابی سفر کوفی بواسطہ سعید بن عامر اور شعبہ، سلیمان اعمش سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے کہا **کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ** سے سند آگے خبر دیجئے۔ ابراہیم نے فرمایا جب میں عبداللہ سے حدیث بیان کروں تو یہ وہی ہے جو میں نے سنا اور جب میں کہوں حضرت عبداللہ نے فرمایا تو سمجھ لو کہ متعدد راویوں نے ان سے روایت نقل کی۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) اہل علم ائمہ راوی کی تضعیف میں اسی طرح اختلاف کیا جس طرح دیگر علوم میں ان کا اختلاف منقول ہے۔ شعبہ سے مذکور ہے کہ انھوں نے ابوزبیر مکی، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف کہا اور ان سے روایات لینا چھوڑ دیا۔ پھر شعبہ نے ان لوگوں سے روایت لی جو حفظ وعدالت میں ان سے کم ہیں۔ شعبہ نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم ہجری، محمد بن عبیداللہ عرزمی اور کئی دوسرے راویوں سے روایت کی جن کو ضعیف قرار دیا گیا۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ تَدَعُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَتُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ

محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان بصری نے امیہ بن خالد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا آپ عبدالملک بن ابی سلیمان کو چھوڑتے ہیں اور محمد بن عبیداللہ عرزمی سے حدیث نقل کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے حدیث

www.alahazratnetwork.org

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ثُمَّ تَرَكَهُ وَيُقَالُ إِنَّمَا تَرَكَهُ لَمَّا تَفَرَّدَ بِالْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا وَقَدْ ثَبَّتَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَحَدَّثُوا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَحَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ.

۵۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حَجَّاجٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَذَاكَرْنَا حَدِيثَهُ وَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا لِلْحَدِيثِ.

۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ كَانَ عَطَاءٌ يُقَدِّمُنِي إِلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَحْفَظُ لَهُمُ الْحَدِيثَ.

۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ يَقْبِضُهَا قَالَ أَبُو عِيسَى إِنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ الْإِتْقَانَ وَالْحِفْظَ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُولُ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانًا فِي الْعِلْمِ.

۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ تَرَكَهُ شُعْبَةُ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ فِي الصَّدَقَةِ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

روایت کی لیکن بعد میں اس سے روایت لینا چھوڑ دیا۔ کہا گیا کہ وجہ ترک یہ ہے کہ وہ بواسطہ عطاء بن ابی رباح اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اس کی انتظار کی جائے اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔ متعدد ائمہ کرام نے ان محدثین ابوالزبیر، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کی تثبت کی اور ان سے روایات لی ہیں۔

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، حجاج اور ابن ابی لیلیٰ عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا فرماتے ہیں جب ہم حضرت جابر بن عبداللہ کے پاس سے نکلتے تو ان کی احادیث کا مذاکرہ کرتے اور ابوالزبیر حدیث میں ہم سے زیادہ حافظ تھے

محمد بن یحییٰ بن ابی عمر مکی بواسطہ سفیان بن عیینہ ابوالزبیر سے نقل کرتے ہیں کہ عطاء مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آگے بڑھاتے تاکہ میں ان کے لیے حدیث یاد کروں۔

ابن ابی عمر، سفیان سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ایوب سختیانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے ابوالزبیر نے حدیث بیان کی، ابوالزبیر نے ابوالزبیر نے۔ سفیان نے ہاتھ کو بند کر کے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس سے اتقان اور حافظہ کی عمدگی کی طرف اشارہ ہے۔ عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے سفیان ثوری فرماتے تھے عبدالملک بن سلیمان علم کی میزان تھے۔

ابوبکر علی بن عبداللہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا شعبہ نے انہیں اس حدیث کی وجہ سے چھوڑ دیا جو انہوں نے صدقہ کے بارے میں روایت کی یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرَ يَحْيَى بِحَدِيثِهِ بَأْسًا۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِحَدِيثِ الصَّدَقَةِ قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ غَيْرُ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ فَإِنَّمَا أَرَدْنَا حُسْنَ إِسْنَادِهِ عِنْدَنَا كُلُّ حَدِيثٍ يُرْوٰى لَا يَكُونُ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يُتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُونُ الْحَدِيثُ شَاذًّا وَيُرْوٰى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوَ ذَاكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ فَإِنَّ أَهْلَ الْحَدِيثِ يَسْتَغْرِبُونَ الْحَدِيثَ لِمَعَانٍ رُبَّ حَدِيثٍ يَكُونُ غَرِيبًا لَا يُرْوٰى إِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكٰوةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا أَجْزَأَ عَنْكَ فَهٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اُس کے پاس اتنا مال ہے جو اس کو غنی کردے وہ قیامت کے دن نُچے ہوئے چہرے کے ساتھ آئے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! کتنا مال غنی کردیتا ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر سونا۔ علی، یحیی کا قول نقل کرتے ہیں کہ حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے حدیث روایت کی۔ یحیی نے ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ یحیی بن آدم اور سفیان ثوری، حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ بیان کی۔ یحیی بن آدم کہتے ہیں عبداللہ بن عثمان تلمیذ شعبہ نے سفیان ثوری سے کہا کاش یہ حدیث حکیم بن جبیر کے علاوہ کوئی اور روایت کرتا سفیان نے ان سے پوچھا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے راوی نہیں، عبداللہ نے کہا ہاں ہیں۔ اس پر سفیان ثوری نے فرمایا میں نے یہ حدیث زبیدہ سے بھی سنی وہ محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نے اس کتاب میں جو لکھا کہ یہ حدیث حسن ہے تو اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ اس کی سند حسن ہے ہر وہ مروی حدیث جس کی سند میں کوئی متہم بالکذب نہ ہو، وہ حدیث شاذ نہ ہو اور متعدد طرق سے مروی ہو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جس حدیث کو ہم نے غریب کہا تو محدثین نے مختلف وجوہات کی بنا پر اسے غریب کہتے ہیں۔ چنانچہ بہت سی احادیث صرف ایک طریق سے مذکور ہونے کی وجہ سے غریب کہلاتی ہیں۔ جیسا کہ حماد بن سلمہ کی روایت ہے جو بواسطہ ابوالعشراء ان کے والد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا صرف حلق اور لبہ (سینہ کا بالائی حصہ) کے علاوہ اور کسی جگہ سے جانور ذبح نہیں ہوسکتا؟ آپ نے فرمایا اگر تم نے اس کی ران میں مارا تو یہ بھی کافی ہے حماد بن سلمہ، ابوالعشراء سے اس حدیث میں منفرد ہیں۔ ابوالعشراء سے بھی یہی صرف حدیث

www.alahazratnetwork.org

وَلَا يُعْرَفُ لِأَبِي الْعُشَرَاءِ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثُ
وَإِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
مَشْهُوْرًا فَإِنَّمَا اشْتَهَرَ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ
سَلَمَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ يَعْنِيْ وَرُبَّ
رَجُلٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لَا يُعْرَفُ
إِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ فَيَشْتَهِرُ الْحَدِيْثُ لِكَثْرَةِ مَنْ
رَوٰى عَنْهُ مِثْلُ مَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ
حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ
بْنُ عُمَرَ وَشُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ
أَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَ
رَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
فَوَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ
وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى
الْمُؤَمَّلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ
شُعْبَةُ لَوَدِدْتُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ
أَذِنَ لِيْ حَتّٰى كُنْتُ أَقُوْمُ إِلَيْهِ فَأُقَبِّلُ رَأْسَهُ
قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَرُبَّ حَدِيْثٍ إِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ
لِزِيَادَةٍ تَكُوْنُ فِي الْحَدِيْثِ وَإِنَّمَا يَصِحُّ
إِذَا كَانَتِ الزِّيَادَةُ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلٰى حِفْظِهِ
مِثْلُ مَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ
أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَاعًا مِنْ

معروف ہے۔ اگرچہ علماء کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے لیکن یہ
صرف حماد بن سلمہ سے مشہور ہوئی ہم اسے صرف حماد سے ہی
پہچانتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کوئی امام ایک حدیث روایت
کرتا ہے جو صرف اسی سے پہچانی جاتی ہے لیکن چونکہ اس سے
بہت سے راوی روایت کرتے ہیں اس لیے مشہور ہو جاتی ہے۔
جس طرح عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء کی خرید و فروخت
اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا یہ صرف عبداللہ بن دینار سے
معروف ہے اور ان سے عبیداللہ بن عمرو، شعبہ، سفیان ثوری
اللہ، مالک بن انس، ابن عیینہ اور دیگر ائمہ کرام رحمہم اللہ روایت کرتے
ہیں۔ یحییٰ بن سلیم نے اس حدیث کو بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس میں
خطا کی۔ صحیح یہ ہے کہ وہ بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ بن
دینار، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی طرح عبدالوہاب
ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ
بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی مومل
نے یہ حدیث، شعبہ سے روایت کی۔ شعبہ نے فرمایا میں
چاہتا ہوں کہ عبداللہ بن دینار مجھے اجازت دیں تو میں اٹھ کر
ان کے سر کو بوسہ دوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ بہت
سی احادیث کچھ الفاظ کی زیادتی کے باعث غریب سمجھی
جاتی ہیں۔ اگر زیادتی اس شخص کی طرف سے ہو جس کا حافظہ
قابل اعتماد ہے تو یہ صحیح ہے جیسے مالک بن انس بواسطہ
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ
فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر مسلمان آزاد، غلام مرد
اور عورت پر واجب کیا امام مالک نے اس روایت میں "من
المسلمین" کا لفظ زیادہ کیا۔ ایوب سختیانی، عبیداللہ بن عمر
اور کئی دوسرے ائمہ یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اس میں "من المسلمین"

تمرا او صاعا من شعير قال وزاد مالك في هذا الحديث من المسلمين وروى ايوب السختياني وعبيد الله بن عمر وغير واحد من الائمة هذا الحديث عن نافع عن ابن عمر ولم يذكروا فيه من المسلمين وقد روى بعضهم عن نافع مثل رواية مالك ممن لا يعتمد على حفظه وقد اخذ غير واحد من الائمة بحديث مالك واحتجوا به منهم الشافعي واحمد بن حنبل قالا اذا كان للرجل عبيد غير مسلمين لم يؤد عنهم صدقة الفطر واحتجا بحديث مالك فاذا زاد حافظ ممن يعتمد على حفظه قبل ذلك عنه ورب حديث يروى من اوجه كثيرة وانما يستغرب لحال الاسناد۔

٥٥۔ حدثنا ابو كريب وابو هشام الرفاعي وابو السائب والحسين بن الاسود قالوا نا ابو اسامة عن بريدة بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكافر ياكل في سبعة امعاء والمؤمن ياكل في معى واحد هذا حديث غريب من هذا الوجه من قبل اسناده وقد روي هذا من غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم وانما يستغرب من حديث ابي موسى سالت محمود بن غيلان عن هذا الحديث فقال هذا حديث ابي كريب عن ابي اسامة وسالت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال هذا حديث ابي كريب عن ابي اسامة ولم نعرفه الا من حديث ابي كريب فقلت له حدثنا غير

کے الفاظ نہیں۔ بعض افراد نے نافع سے مالک کی روایت کی طرح روایت کی لیکن ان کی حافظہ پر اعتماد نہیں۔ متعدد ائمہ نے حدیث مالک کو لیا اور اس سے استدلال کیا۔ ان میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں۔ وہ دونوں فرماتے ہیں جب کسی شخص کے غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا نہ کرے ان دونوں نے حدیث مالک سے دلیل پکڑی۔ بہر حال اگر ایسا راوی جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جا سکے، کچھ الفاظ کا اضافہ کرے تو اس سے یہ اضافہ قبول کیا جائے گا بہت سی احادیث متعدد طرق سے

مروی ہوتی ہیں لیکن

وہ سند کی وجہ

سے غریب

سمجھی جاتی

ہیں

ابوکریب، ابوہشام رفاعی، ابوسائب اور حسین بن اسود بواسطہ ابواسامہ، برید بن عبداللہ بن ابی بردہ اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جبکہ مومن صرف ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس طرق سے سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ حدیث ابی موسیٰ سے غریب سمجھی گئی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ابوکریب کی روایت ہے وہ ابواسامہ سے راوی ہیں ہم اسے صرف ابوکریب سے پہچانتے ہیں میں نے عرض کیا یہ حدیث متعدد افراد نے ابواسامہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔ امام بخاری نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میں نہیں جانتا۔ امام بخاری نے مزید فرمایا ہمارا خیال ہے ابوکریب نے ابواسامہ

واحدٍ عن أبي أسامة بهذا فجعل يتعجب وقال ما علمت أن أحدًا حدث بهذا غير أبي كريب قال محمد وكنا نرى أن أبا كريب أخذ هذا الحديث عن أبي أسامة في المذاكرة۔

یہ حدیث مذاکرہ
کے دوران
کی ہے

☆ ☆ ☆

٥٦۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد وغير واحد قالوا أنا شبابة بن سوار نا شعبة عن بكير بن عطاء عن عبد الرحمن بن يعمر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والمزفت هذا حديث غريب من قبل إسناده لا نعلم أحدًا حدث به عن شعبة غير شبابة وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من أوجه كثيرة أنه نهى أن ينتبذ في الدباء والمزفت وحديث شبابة إنما يستغرب لأنه تفرد به عن شعبة وقد روى شعبة وسفيان الثوري بهذا الإسناد عن بكير بن عطاء عن عبد الرحمن بن يعمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال الحج عرفة فهذا الحديث المعروف أصح عند أهل الحديث بهذا الإسناد۔

عبداللہ بن زیادہ اور کئی دوسرے حضرات فرماتے ہیں شبابہ نے بواسطہ سوّار، شعبہ اور بکیر بن عطار، عبدالرحمٰن بن یعمر سے روایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء[1] اور رال کے برتن سے منع فرمایا۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ حدیث شعبہ سے شبابہ کے علاوہ کسی اور نے روایت کی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ آپ نے دبار اور رال کے برتن سے منع فرمایا۔ حدیث شبابہ اس لیے غریب ہے کہ شعبہ سے روایت کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ ورنہ شعبہ اور سفیان نے اسی سند کے ساتھ بواسطہ بکیر بن عطار اور عبدالرحمٰن بن یعمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا حج، عرفہ ہے۔ یہ مشہور حدیث، محدثین کے نزدیک اسی سند کے ساتھ اصح ہے۔

☆ ☆ ☆

٥٧۔ حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام حدثني أبي عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني أبو مزاحم أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تبع جنازة فصلى عليها فله قيراط ومن تبعها حتى يقضى قضاؤها فله قيراطان قالوا يا رسول الله ما القيراطان قال أصغرهما مثل أحد حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن أنا مروان بن محمد عن معاوية بن سلام

محمد بن بشار بواسطہ معاذ بن ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابو مزاحم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جنازہ کے پیچھے جائے اور جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس کے پیچھے جائے اور دفن کرنے تک ٹھہرے اس کے لیے دو قیراط ہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! دو قیراط کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا ان میں سے چھوٹا احد پہاڑ جتنا ہے۔
عبداللہ بن عبدالرحمٰن بواسطہ مروان بن محمد، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابو مزاحم، حضرت ابوہریرہ سے روایت

[1] کدو کو اندر سے کرید کر جو برتن بنایا جاتا ہے اسے دبار کہتے ہیں (مترجم)

www.alahazratnetwork.org

حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ نَا اَبُوْ مُزَاحِمٍ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهٗ قِیْرَاطٌ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَا مَرْوَانُ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ قَالَ یَحْیَی وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْمَهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ سَفِیْنَةَ عَنِ السَّائِبِ سَمِعَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قُلْتُ لِاَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا الَّذِیْ اسْتَغْرَبُوْا مِنْ حَدِیْثِکَ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ حَدِیْثُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِیْلَ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا الْحَدِیْثُ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا یُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِیْثُ لِحَالِ اِسْنَادِهٖ لِرِوَایَةِ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے پیچھے جائے اس کے لیے ایک قیراط ہے الخ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ عبداللہ بواسطہ مروان، معاویہ بن سلام، یحیی، ابوسعید مولیٰ مہری، حمزہ بن سفینہ سائب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ میں (امام ترمذی) نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا عراق میں آپ کی کون سی روایت غریب سمجھی گئی۔ انہوں نے فرمایا حدیث سائب جو بواسطہ عائشہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ پھر انہوں نے یہی حدیث بیان کی۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے اسے سائب کی روایت سے باعتبار سند غریب سمجھا گیا۔

٭ ٭ ٭

۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ اَبِیْ قُرَّةَ السَّدُوْسِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَکَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَکَّلُ قَالَ اَعْقِلْهَا وَتَوَکَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ هٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ وَهَمْنَا

ابوحفص عمرو بن علی بواسطہ یحیی بن سعید قطان، مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی سے نقل کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! (اونٹ) باندھ کر توکل کروں یا کھلا چھوڑ کر بھروسہ کروں۔ عمرو بن علی یحیی بن سعید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث انس سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ عمرو بن امیہ ضمری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

www.alahazratnetwork.org

هٰذَا الْكِتَابُ عَلَى الْاِخْتِصَارِ لِمَا رَجَوْنَا فِيْهِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ نَسْئَلُ اللّٰهَ النَّفْعَ بِمَا فِيْهِ وَاَنْ يَّجْعَلَهٗ لَنَا حُجَّةً بِرَحْمَتِهٖ وَاَنْ لَّا يَجْعَلَهٗ عَلَيْنَا بِرَحْمَتِهٖ۔

اٰخِرُ الْكِتَابِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ عَلٰى اِنْعَامِهٖ وَاَفْضَالِهٖ وَصَلَاتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ الْاُمِّيِّ وَصَحْبِهٖ وَاٰلِهٖ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى التَّمَامِ وَعَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَى السَّلَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

اس کے ہم معنی مروی ہے۔ ہم (امام ترمذی) نے یہ۔ یہ کتاب، امید منفعت کے پیش نظر، مختصر لکھی۔
اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ اس کے مندرجات سے لوگوں کو نفع پہنچائے اپنی رحمت سے اسے ہمارے لیے دلیل وراہ نما بنائے۔ اور اپنی رحمت (کاملہ) سے اسے ہمارے لیے وبال نہ بنائے۔

(کتاب ختم ہوئی)

تمت بالخیر

www.alahazratnetwork.org

شمائلِ ترمذی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى
قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ اَبُوْعِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى ابْنِ سَوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔ استاذ حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ابن سورہ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ف

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خَلْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشَرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَّلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَآءَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے بلکہ درمیانہ قد لمبائی کی طرف مائل تھے اور آپ نہ تو بہت سفید تھے اور نہ ہی زیادہ گندم گوں آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کا حکم دیا اس کے بعد آپ دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال (ہی) مدینہ طیبہ میں رہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا اور اس وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ ف

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَّلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَّلَا سَبِطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا اور آپ خوبصورت جسم والے تھے۔ آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے۔ آپ گندمی رنگ کے تھے اور جب چلتے تو قدرے آگے کی طرف م

عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیانے قد کے تھے اور آپ کے

ف۱۔ زیادہ سفید رنگ جس میں سرخی نہ ہو اور زیادہ گندم گوں جو مائل بہ سیاہی ہو، خوبصورت نہیں ہے اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے (مترجم)

ف۲۔ اصح روایات کے مطابق آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال ہے غالباً یہاں عربوں کے رواج کے مطابق کسر کو چھوڑ کر صرف ساٹھ سال کا ذکر کیا گیا ہے (جمیع الوسائل فی شرح شمائل جلد۱) یا اسی طرح مکہ مکرمہ میں قیام تیرہ سال تھا۔

مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ إِلٰى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّأْسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِيْ وَجْهِهٖ تَدْوِيْرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً

دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا) آپ کے بال گھنے اور کانوں تک پہنچتے تھے۔ آپ پر سرخ دھاری دار چادر تھی میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی زلفوں والا سرخ (دھاری دار) سرخ جوڑے میں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے اور آپ نہ تو چھوٹے قد کے تھے اور نہ ہی آپ کا قد مبارک زیادہ لمبا تھا۔

حضرت علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی آپ پست قد تھے آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں، گوشت سے پُر تھے مبارک اور کاندھوں کے جوڑ بھاری اور مضبوط تھے اور سینہ مبارک سے ناف مبارک تک بالوں کی ایک باریک اور لمبی لکیر تھی۔ جب آپ چلتے تو آگے کو جھک کر چلتے، گویا بلندی سے نشیب میں آ رہے ہوں۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے بلکہ میانہ قد تھے اور آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ بل دار سیدھے تھے۔ آپ کا جسم گوشت سے پُر نہیں تھا اور چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا بلکہ (چہرہ مبارک میں) کسی قدر گولائی تھی۔ آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، آنکھیں خوب سیاہ سرمگین اور پلکیں گھنی اور لمبی تھیں جوڑ اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوط تھی۔ عام بدن بالوں سے خالی تھا البتہ سینے سے ناف تک (بالوں کی) ایک باریک اور لمبی لکیر تھی۔ آپ کی ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت تھے جب آپ چلتے تو زور سے پاؤں اٹھاتے گویا بلندی سے اترتے رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ آخری

مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَأَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَّرَهُ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِينِ أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ مِنْ غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ أَقْنَى الْعِرْنَيْنِ لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ يَحْسِبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيعَ الْفَمِ مُفَلَّجَ الْأَسْنَانِ دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيضَ الصَّدْرِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ أَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُولَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذٰلِكَ أَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَأَعَالِي الصَّدْرِ طَوِيلَ الزَّنْدَيْنِ رَحْبَ الرَّاحَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلَ الْأَطْرَافِ أَوْ قَالَ سَائِلَ الْأَطْرَافِ خُمْصَانَ الْأَخْمَصَيْنِ مَسِيحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ

نبی ہیں، آپ دل کے بڑے سخی، زبان کے نہایت سچے نہایت نرم طبیعت اور شریف ترین گھرانے والے تھے جو آپ کو یکدم دیکھتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ کو جان پہچان سے دیکھتا، محبت کرتا

[illegible]

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے، جو حضور علیہ الصلوٰۃ کے حلیہ مبارک سے زیادہ واقف تھے، آپ کے حلیہ مبارک کے بارے میں سوال کیا اور میری خواہش تھی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مجھ سے بیان کریں تاکہ میں انہیں یاد رکھ سکوں۔ تو انہوں (ہند بن ہالہ) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی شان، معزز تھے آپ کا چہرۂ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آپ میانہ قد آدمی سے قدرے لمبے اور زیادہ دراز قد سے قدرے پست تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور بال مبارک قدرے بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر کی مانگ خود بخود نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ نہیں (یعنی خود نہ نکالتے)۔ جب آپ بالوں کو بڑھاتے تو کانوں کی لو سے تجاوز کر جاتے آپ چمکدار رنگ والے اور کشادہ پیشانی والے تھے ابرو مبارک خم دار، باریک، گھنے اور جدا جدا تھے۔ ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت سرخ ہو جاتی۔ آپ کا ناک مبارک بلندی مائل نہایت خوبصورت اور روشن تھا غور سے نہ دیکھنے والا آپ کو بلند بینی خیال کرتا آپ کی داڑھی مبارک گھنی اور رخسار مبارک نرم اور ہموار تھے دہن مبارک کشادہ تھا اور دانتوں میں بھی فراخی تھی، سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن گویا کہ مورت کی گردن تھی اور چاندی کی طرح صاف تھی۔ آپ کے اعضاء مبارکہ پرگوشت اور گٹھے ہوئے تھے۔ پیٹ مبارک اور سینہ برابر تھا۔ سینہ مبارک کشادہ اور دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ مضبوط جوڑوں والے تھے۔ بدن کا کھلا رہنے والا حصہ بھی روشن تھا۔ سینہ سے ناف تک بالوں کے ایک باریک خط بنا ہوا تھا۔ اس لکیر کے سوا دونوں چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھے البتہ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینہ

زَالَ قَلْعًا يَخْطُو تَكَفِّيًا وَيَمْشِي هَوْنًا ذَرِيعَ الْمِشْيَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ يَبْدَءُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبِ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ

کے بالائی حصے پر قدرے بال تھے کلائیاں دراز، ہتھیلی فراخ تھی ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھیں، پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے قدم ہموار اور ان پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا جب چلتے تو قوت سے چلتے، جھک کر پاؤں اٹھاتے اور دبے پاؤں کشادہ قدم چلتے، جب چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا بلندی سے اتر رہے ہیں جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح متوجہ ہو کر دیکھتے آپ نیچی نگاہ والے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ ملحوظ رکھتے۔ آپ کا زیادہ تر دیکھنا آنکھ کے کنارے سے ہوتا تھا۔ صحابہ کرام کو پہلے روانہ فرماتے خود پیچھے تشریف لاتے اور جب کسی سے ملتے تو پہلے سلام کرتے۔

سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھیں فراخ اور سرخی مائل اور ایڑیاں مبارک دبلی پتلی تھیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چودھویں رات میں دھاری دار سرخ رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں (کبھی) آپ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔ (یعنی چہرہ مبارک لمبا نہیں تھا بلکہ قدرے گول تھا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے گویا کہ چاندی کو ڈھالا گیا ہو اور آپ کے بال کسی قدر سیدھے گھنگریالے تھے۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انبیاء کرام دکھلائے گئے جب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ درمیانہ قد قبیلہ شنوءۃ کے مردوں سے معلوم ہوتے تھے۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے افراد میں سے تو ان سے زیادہ مشابہ

مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهُ الْکَرِیْمَةَ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْیَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

عَنْ سَعِیْدٍ الْجُرَیْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَیْلِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَقِیَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ رَاٰهُ غَیْرِیْ قُلْتُ صِفْهُ لِیْ قَالَ وَکَانَ اَبْیَضَ مَلِیْحًا مُقَصَّدًا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ اِذَا تَکَلَّمَ رُءِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاهُ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاْسِیْ وَدَعَا لِیْ بِالْبَرَکَةِ وَتَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَی الْخَاتَمِ الَّذِیْ بَیْنَ کَتِفَیْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ الْخَاتَمَ بَیْنَ کَتِفَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَآءَ مِثْلَ بَیْضَةِ

عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ مشابہ تھے۔ اور میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہ تھے

حضرت سعید جریری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سنا انہوں نے (حضرت ابوطفیل) نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ کو دیکھا اور میرے سوا زمین پر دوسرا کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے آپ کو دیکھا ہو۔ میں (سعید جریری) نے کہا مجھ سے حضور کی صفت بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کشادہ تھے۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔

مہر نبوت

حضرت جعد بن عبدالرحمان رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے (سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو) میری خالہ حضور صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا بھانجا بیمار ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی پیا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر مہر نبوت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ تو وہ مسہری کی گھنڈی کی طرح تھی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کی طرح سرخ غدود

ف: (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مستعمل پانی بیماریوں کو

www.alahazratnetwork.org

الْحَمَامَةِ.

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ رُمَيْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشَاءُ اَنْ اُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهٖ لَفَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَ قَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا زَيْدٍ اُدْنُ مِنِّيْ فَامْسَحْ ظَهْرِيْ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهٗ فَوَقَعَتْ اَصَابِعِيْ عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهَا فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهٖ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

دیکھی۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہم اپنی دادی حضرت رمیثہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے (حضرت رمیثہ نے) فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حالانکہ میں حضور کے اتنے قریب تھی کہ اگر چاہتی تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو بوسہ دے دیتی۔ آپ نے سعد بن معاذ کے بارے میں فرمایا جس دن ان کا انتقال ہوا (ان حضرت سعد) کے لیے اللہ تعالیٰ کا عرش حرکت میں آگیا (خوشی سے جھوم اٹھا)

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے پوتے فرماتے ہیں۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے تھے (پھر حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری حدیث بیان کی اور فرمایا) آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو زید! میرے قریب ہو اور میری پشت پر ہاتھ پھیر۔ میں نے آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت پر جا لگیں۔ میں (عمرو بن اخطب کے شاگرد) نے پوچھا مہر نبوت کیا ہے تو فرمایا کچھ اکٹھے بال تھے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد مکرم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے پاس تازہ کھجوروں کا دستر خوان تھا جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا آپ کے لیے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اٹھالو ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ راوی کہتے ہیں آپ نے (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے) خوان اٹھالیا دوسرے دن پھر اسی طرح کی کھجوریں لاکر بارگاہ

مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ ابْسُطُوْا ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْخَاتَمِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَكَانَ لِلْيَهُوْدِ فَاشْتَرَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلٰى اَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ نَخِيْلًا فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْهِ حَتّٰى تُطْعِمَ فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا۔

عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَقَالَ كَانَ فِيْ ظَهْرِهٖ بَضْعَةٌ نَاشِزَةٌ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَدُرْتُ هٰكَذَا مِنْ خَلْفِهٖ فَعَرَفَ الَّذِيْ اُرِيْدُ فَاَلْقَى الرِّدَاءَ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَاَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلٰى كَتِفَيْهِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خِيْلَانٌ كَاَنَّهَا ثَاٰلِيْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰى اسْتَقْبَلْتُهٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَلَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ اَسْتَغْفَرَ لَكَ

بکس پناہ میں پیش کیں تو آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا ہاتھ بڑھاؤ (یعنی کھاؤ) پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت کو دیکھی اور آپ پر ایمان لائے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کچھ درہموں سے اس شرط پر خریدا کہ آپ ان کے لیے (یہودیوں کے لیے) کھجور کے درخت لگائیں اور ان کے پھلدار ہونے تک حفاظت کرتے رہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام درخت اپنے دست مبارک سے لگائے

، صرف ایک درخت حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگایا۔ اس ایک کھجور کے علاوہ باقی تمام درخت اسی سال پھل لائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درخت کو کیا ہوا! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ درخت میں نے لگایا ہے اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ پودا اکھیڑا اور خود لگایا تو وہ اسی سال (پھل لایا)

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ کی پشت مبارک پر ابھرا ہوا گوشت تھا۔

◆ ◆ ◆

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پیچھے گھوما تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری مراد سمجھ گئے اور چادر مبارک اپنی پشت سے ہٹائی۔ میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مٹھی کی طرح تھی جس کے گرد تل ہوں گویا کہ وہ مسے ہیں (پستان کا سرا) پھر میں نے مہر نبوت کو بوسہ دیا اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ نے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَکُمْ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی نِصْفِ اُذُنَیْہِ۔

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ وَکَانَ لَہٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّۃِ وَ دُوْنَ الْوَفْرَۃِ۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِیْدَ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ وَکَانَتْ جُمَّتُہٗ تَضْرِبُ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ

عَنْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَیْفَ کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَکُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ کَانَ یَبْلُغُ شَعْرُہٗ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ۔

عَنْ اُمِّ ھَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا مَکَّۃَ قَدْمَۃً وَّلَہٗ اَرْبَعُ غَدَآئِرَ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْدُلُ

فرمایا اور تجھے بھی صحابہ کرام نے فرمایا (اے عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے بخشش کی دعا فرمائی! آپ نے فرمایا ہاں اور تمہارے لیے بھی اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اپنے خاصوں

موئے مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے بیان میں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے نصف تک پہنچتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے (اور درمیان میں پردہ ہوتا تھا) اور آپ کے بال کندھوں سے کچھ اوپر اور کانوں سے قدرے نیچے ہوتے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد کے تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا) اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے! انہوں نے فرمایا (آپ کے بال مبارک) نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے (تو میں نے دیکھا کہ) آپ کے چار گیسو مبارک تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے درمیان تک تھے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (شروع شروع میں) اپنے

شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ.

بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے (کیونکہ) مشرکین اپنے سروں کی مانگ نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب اپنے بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہل کتاب کے موافقت فرماتے تھے جن میں کوئی مستقل احکم نازل نہ ہوا۔ بعد میں آپ اپنے سرمبارک کی مانگ نکالتے تھے۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ أَرْبَعٍ

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک چار حصوں میں تقسیم دیکھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَجُّلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگھی کرنا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتَّى كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اکثر سرمبارک کو تیل لگاتے تھے، اور داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے اور آپ اکثر دستار مبارک کے نیچے ایک اچھوٹا سا رومال رکھتے تھے یہاں تک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، طہارت فرماتے، کنگھی استعمال فرمانے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے

◆ ◆ ◆

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا.

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار کنگھی کرتے تھے۔

◆ ◆ ◆

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَيْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سفید بال

www.alahazratnetwork.org

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِيْ صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا آپ (کے بال) خضاب کی حد کو پہنچے ہی نہیں تھے صرف آپ کی کنپٹیوں میں کچھ سفیدی تھی لیکن حضرت ابوبکر نے مہندی اور وسمہ سے خضاب لگایا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهِ إِلَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی میں صرف چودہ بال سفید شمار کیے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسْئَلُ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْبٌ فَإِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ شَيْءٌ.

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب آپ سر مبارک میں تیل لگاتے تو سفیدی نظر نہ آتی اور جب تیل نہ لگاتے تو کچھ (سفیدی) نظر آتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)، آپ پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہوگئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورہ ہود واقعہ مرسلات عم یتساءلون اذا الشمس کورت کی تلاوت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَأَخَوَاتُهَا.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم (کیا وجہ ہے) آپ میں بڑھاپا دیکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے سورۂ ہود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ تَيْمِ الرِّبَابِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنٌ لِّيْ قَالَ فَأُرِيْتُهُ فَقُلْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ هٰذَا نَبِيُّ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ أَحْمَرُ.

حضرت ابورمثہ تمیمی (قبیلہ تیم رباب سے) فرماتے ہیں میں اور میرا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جب میں نے آپ کو دیکھا تو کہا یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ پر اس وقت دو سبز کپڑے تھے اور آپ کے بالوں پر سفیدی نمایاں تھی جو سرخ رنگ کی تھی۔

www.alahazratnetwork.org

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْبٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْبٌ إِلَّا شَعَرَاتٌ فِيْ مَفْرِقِ رَأْسِهٖ إِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُنَّ الدُّهْنُ.

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں سفید بال تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی مانگ میں صرف چند بال سفید تھے جب آپ تیل لگاتے تو وہ چھپ جاتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب (مہندی) لگانا

عَنْ أَبِيْ رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِيْ فَقَالَ ابْنُكَ هٰذَا فَقُلْتُ نَعَمْ اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُ الشَّيْبَ أَحْمَرَ.

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تیرا بیٹا یہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ گواہ رہیں آپ نے فرمایا اس کا وبال تجھ پر نہیں اور تیرا وبال اس پر نہیں یعنی عربوں کی جاہلانہ رسم کے مطابق بیٹے کے جرم میں باپ اور باپ کے جرم میں بیٹا نہیں پکڑا جائے گا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا؟ آپ نے فرمایا ہاں (کبھی کبھار آپ سر میں درد کی وجہ سے مہندی لگاتے تھے) کو

عَنِ الْجَهْدَمَةِ امْرَأَةِ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ يَنْفُضُ رَأْسَهٗ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَأْسِهٖ رَدْعٌ أَوْ قَالَ رَدْغٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِيْ هٰذَا الشَّيْخُ.

بشیر بن خصاصیہ کی زوجہ حضرت جہدمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خانۂ اقدس سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا آپ نے غسل فرمایا تھا اور آپ سر مبارک جھاڑ رہے تھے اور آپ کے سر مبارک میں خوشبو کا اثر تھا یا مہندی کا اس میں (راوی کے) استاد کو شک ہوا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا قَالَ حَمَّادٌ وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَخْضُوْبًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک خضاب لگے ہوئے دیکھے حضرت حماد فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن عقیل کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگا ہوا بال مبارک دیکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كُحْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمہ لگانا۔

www.alahazratnetwork.org

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ وَكَانَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لِبَاسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْقَمِيْصُ۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور (پلکوں کے) بال پیدا کرتا ہے اور انہوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اس میں سے آپ ہر رات، تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں لگاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے قبل دونوں آنکھوں میں تین تین مرتبہ سیاہ سرمہ لگاتے تھے اور یزید بن ہارون نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک (تمہارا) سب سے اچھا سرمہ سیاہ سرمہ ہے جو آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

لباس مبارک کے بیان میں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ لباس قمیص (کرتا) تھی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں، پسندیدہ ترین لباس جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے، قمیص تھی۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک آستین، کلائی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ.

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ لِنُبَايِعَهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقٌ أَوْ قَالَ زِرُّ قَمِيصِهِ مُطْلَقٌ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْحِبَرَةُ. عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ أُرَاهَا حِبَرَةً.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ جُمَّتُهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ.

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ

مبارک تک تھی،

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں قبیلہ مزینہ کے ایک گروہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کھلی تھی یا راوی نے کہا قمیص کا بٹن کھلا تھا۔ فرماتے ہیں پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کے کرتے کے گریبان میں ڈال کر مہر نبوت کو چھوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور آپ پر یمنی منقش چادر تھی جسے آپ نے دونوں کاندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے پگڑی، کرتہ یا چادر۔ پھر فرماتے "اے اللہ اس کپڑے کے پہنانے پر تیری تعریف ہے میں تجھ سے اس کی اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس چیز کے شر کی پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے، یمنی منقش چادریں تھیں۔ حضرت عون اپنے والد ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں (ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا آپ پر سرخ جوڑا تھا گویا کہ میں اب بھی آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضرت سفیان کہتے ہیں میرے خیال میں وہ یمنی چادریں تھیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دھاری دار) سرخ جوڑے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کاندھوں کے قریب پہنچتے تھے۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو سبز

www.alahazratnetwork.org

أَخْضَرَانِ.

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتْهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ لِيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ.

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ.

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ.

چادریں تھیں۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو پرانی چادریں تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں اور اب رنگ کا اثر زائل ہو چکا تھا (اس حدیث میں اور بھی لمبا واقعہ ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے ضرور پہنو، تمہارے زندہ بھی پہنیں اور مردوں کو بھی یہی کفن دو کیونکہ یہ سفید کپڑے بہترین کپڑے ہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود بھی سفید کپڑے پہنو اور مردوں کو بھی ان ہی سے کفن پہناؤ کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور ستھرے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے اور (اس وقت) آپ پر سیاہ بالوں کا ایک کمبل تھا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (حضرت مغیرہ نے) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ پہنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِي أَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرَى

معیشتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان پر گیرو سے رنگے ہوئے کتان کے دو کپڑے تھے۔ آپ نے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا "واہ واہ" ابوہریرہ کتان میں ناک صاف کرتا ہے (اور پھر فرمایا) میں نے دیکھا کہ میں منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ کے درمیان غش کھائے ہوئے گرا پڑا ہوں، ایک آدمی آیا اور اس نے مجنون سمجھ کر میری گردن پر پاؤں رکھ دیا حالانکہ مجھے جنون نہیں تھا بلکہ

www.alahazratnetwork.org

اَنَّ بِیْ جُنُوْنًا وَمَابِیْ جُنُوْنٌ وَمَاھُوَ اِلَّا الْجُوْعُ.

وہ حالت صرف بھوک ہی کی وجہ سے تھی۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَا لَحْمٍ اِلَّا عَلٰی ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ فَقَالَ اَنْ يَّتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ.

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی روٹی یا گوشت پیٹ بھر کر نہیں کھایا البتہ ضفف (جماعت کے ساتھ) کی حالت میں ایسا کرتے، حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک دیہاتی سے پوچھا ضفف کیا ہے؟ تو اس نے کہا لوگوں کے ساتھ مل کر کھانا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ خُفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موزہ مبارک

عَنْ اَبِیْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِیَّ اَهْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ اور سادے موزے تحفۃً بھیجے آپ نے ان کو پہنا پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَهْدٰی دِحْيَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَآئِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰی تَخَرَّقَا لَا يَدْرِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَكِیٌّ هُمَا اَمْ لَا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ دو موزے پیش کیے آپ نے انہیں پہنا اور اسرائیل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک جبہ بھی (پیش کیا) آپ نے انہیں پہنا یہاں تک کہ وہ (پرانے ہو کر) پھٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بتایا گیا تھا کہ وہ ذبح کئے ہوئے جانور کے ہیں یا نہیں؟

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ نَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نعلین مبارک

عَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا ان میں (نعلین مبارک میں) دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّی شِرَاكُهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے جو دوہرے تھے۔

عَنْ عِيْسَی بْنِ طَهْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت

www.alahazratnetwork.org

قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو بالوں بغیر چمڑے کی جن پر بال نہیں تھے، نکال کر دکھائے (یعنی کسی صندوق وغیرہ سے) راوی کہتے ہیں مجھ سے حضرت ثابت نے بیان کیا اور ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک تھے۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا.

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا وجہ ہے میں آپ کو بغیر بالوں والی جوتیاں پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے نعلین پاک پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ انہی میں وضو فرماتے تھے اور میں بھی (وہی) نعلین پہننا پسند کرتا ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں تسمے لگے ہوئے تھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ.

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (دو دوہرے) سلے ہوئے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے یا دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

❖ ❖ ❖

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ يَعْنِي الرَّجُلَ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے (کھانا) کھانے اور ایک جوتے میں چلنے سے منع فرمایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے پس دایاں پہننے میں اول اور اتارنے میں آخر ہونا چاہیے۔

www.alahazratnetwork.org

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے، جوتا پہننے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں طرف سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے اور ایک تسمہ لگانے والے پہلے شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی کا تھا (حبش کے عقیق وغیرہ کا تھا)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ وَلَا يَلْبَسُهٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس سے مہر لگاتے تھے اور پہنتے نہیں تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَفَصُّهٗ مِنْهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کا نگینہ (دونوں) چاندی کے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی بادشاہوں کی طرف خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو بتایا گیا کہ عجمی لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں (راوی) کہا آپ کی ہتھیلی مبارک میں اس کی سفیدی اب بھی دیکھ

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا ایک سطر "محمد" ایک سطر "رسول" اور ایک سطر "اللہ"۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی طرف

النَّجَاشِيِّ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةٌ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔

خط لکھا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ (عجمی بادشاہ) مہر کے بغیر خط قبول نہیں کرتے تو آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا حلقہ (گھیرا) چاندی کا تھا اور اس میں "محمد رسول اللہ" نقش کیا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو انگوٹھی اتار لیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَتّٰى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی پھر (بالترتیب) حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہم) کے ہاتھوں میں رہی اور بعد ازاں اریس کے کنوئیں میں گر گئی اس کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے کے بیان میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابو رافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ اور حضرت عبداللہ بن جعفر نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ أَبِي الصَّلْتِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ

حضرت ابو الصلت ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے

www.alahazratnetwork.org

اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا أَخَالُهُ إِلَّا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

ہیں:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور میرا یہی خیال ہے کہ انھوں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی آپ، اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے، اور اس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا اور آپ نے دوسروں کو یہ نقش کھدوانے سے منع فرمایا اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو معیقیب (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خادم) کے ہاتھ سے اریس (نامی کنوئیں) میں گر گئی۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا.

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِي يَسَارِهِ وَهُوَ حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ أَيْضًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (یہ حدیث صحیح بھی نہیں ہے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَلْبَسُهُ فِي يَمِينِهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کو دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (آپ کو دیکھ کر) لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار پھینکا اور فرمایا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تلوار مبارک

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا

www.alahazratnetwork.org

مِنْ فِضَّةٍ.

(بنا ہوا تھا)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ.

حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

عَنْ هُودٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً.

حضرت عبداللہ بن سعید کے لڑکے حضرت ہود اپنے دادا حضرت سعید (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی چڑھے ہوئے تھے۔ طالب (راوی کہتے ہیں میں نے (ہود سے) چاندی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار سمرہ بن جندب کی تلوار کی طرح بنوائی اور سمرہ نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز پر بنوائی ہے اور وہ (تلوار) بنو حنیف قبیلہ (کی تلواروں) کی ساخت پر تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دِرْعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زرہ مبارک

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ.

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں۔ آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن (زرہوں کی کثرت کے سبب) آپ نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر جا بیٹھے (راوی کہتے ہیں) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہیں ایک دوسری کے اوپر پہنی ہوئی تھیں۔

....

www.alahazratnetwork.org

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

خود مبارک

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَیْهِ مِغْفَرٌ فَقِیْلَ لَهٗ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود تھا آپ سے عرض کیا گیا یہ ابن خطل (مرتد) کعبہ شریف کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کرو۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ قَالَ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ یَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ہی) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا۔ (راوی کہتا ہے) جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر بتایا یہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کردو" ابن شہاب کہتے ہیں" مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عِمَامَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

دستار مبارک

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح (مکہ) کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (اس وقت) آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی۔

۲ (فتح مکہ کے دن سرانور پر سیاہ عمامہ اور اس کے اوپر خود تھا بعض حضرات نے خود پہنے ہوئے دیکھا اور بعض نے خود اتارے ہوئے عمامہ شریف کے ساتھ دیکھا لہٰذا روایات میں کوئی تعارض نہیں۔ مترجم)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ عَلٰی رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَآءَ۔

حضرت جعفر اپنے والد حضرت عمرو بن حریث (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ دستار دیکھی۔

www.alahazratnetwork.org

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَیْنَ كَتِفَیْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ وَرَاَیْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمًا یَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَیْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَآءُ.

اور انہی (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ (کے سر) پر سیاہ دستار تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دستار باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم ابن محمد اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ پر سیاہ دستار تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ اِزَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَآءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِیْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَیْنِ.

عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِیْ تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَیْنَمَا اَنَا اَمْشِیْ بِالْمَدِیْنَةِ اِذَا اِنْسَانٌ خَلْفِیْ یَقُوْلُ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهٗ اَتْقٰی وَاَبْقٰی فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِیَ بُرْدَةٌ مَلْحَآءُ قَالَ اَمَا لَكَ فِیَّ اُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اِزَارُهٗ اِلٰی نِصْفِ سَاقَیْهِ.

تہبند مبارک

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (ہمیں دکھانے کے لیے) ایک پیوند لگی چادر اور ایک موٹا تہبند نکال لائیں اور فرمایا ان دونوں کپڑوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا اور انھوں نے اپنے چچا سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں۔ میں مدینہ طیبہ میں چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک ایک آدمی پیچھے سے کہہ رہا ہے "اپنا تہبند اونچا کر کیونکہ یہ نہایت پرہیزگاری ہے اور کپڑا بھی دیر تک باقی رہتا ہے" میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ایک معمولی چادر ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے لیے میرا عمل نمونہ نہیں ہے۔ تب میں نے دیکھا تو آپکا تہبند پنڈلیوں کے نصف تک تھا۔

www.alahazratnetwork.org

عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَأْتَزِرُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَتْ إِزْرَةُ صَاحِبِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ایاس اپنے والد سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پنڈلی کے نصف تک تہبند باندھتے تھے۔ اور فرمایا اسی طرح میرے آقا یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند مبارک تھا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا موٹا گوشت پکڑا اور فرمایا یہ تہبند کی جگہ ہے۔ اگر یہ نہیں تو کچھ نیچے اور اگر یہ بھی نہیں تو تہبند کو ٹخنوں پر لٹکانے کا کوئی حق نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رفتار مبارک

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوٰى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ آپ کے چہرہ انور میں سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا تھا اور میں نے آپ سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لیے زمین سمیٹی جاتی تھی۔ ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بے تکلف چلتے تھے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ۔

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے) فرماتے ہیں:- حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو (یوں معلوم ہوتا) گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَنُّعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

قناع (رومال) مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دستار مبارک کے نیچے چھوٹا رومال رکھتے تھے اور وہ کپڑا تیل سے بھیگا ہوا ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ۔

نشست مبارک

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بغلوں میں ہاتھ دبائے دوزانو بیٹھے دیکھا (آپ فرماتی ہیں) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر عاجزی سے بیٹھا دیکھ کر میں ہیبت اور خوف سے کانپ اٹھی۔

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبٰى بِيَدَيْهِ۔

* * *

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پاؤں رکھے چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ (اگر ایسی صورت میں لیٹنے سے ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ممنوع ہے ورنہ جائز)

حضرت ربیح اپنے والد عبدالرحمٰن کے واسطے سے اپنے دادا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انہوں (حضرت ابوسعید خدری) نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنے باندھ لیتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تُكَأَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ

تکیہ مبارک

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر اپنی بائیں جانب سہارا لیے ہوئے دیکھا۔

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے

www.alahazratnetwork.org

أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے (بھی) بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالٰے کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور کہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اور جھوٹی گواہی بھی یا فرمایا جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواتر یہی کلمہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم کہہ اٹھے کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

حضرت علی بن اقمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے دیکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّكَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تکیہ لگانا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى أُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی حالت میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے گھر سے باہر تشریف لائے اس وقت آپ نے یمنی منقش چادر دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور (اس وقت) آپ کے سر مبارک

www.alahazratnetwork.org

فِيهِ وَعَلَى رَأْسِهِ عِصَابَةٌ صَفْرَاءُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا فَضْلُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اشْدُدْ بِهٰذِهِ الْعِصَابَةِ رَأْسِي قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَامَ وَدَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

پر زرد رنگ کی پٹی (لپٹی ہوئی) تھی میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے فضل! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ پٹی میرے سر پر زور سے باندھ۔ حضرت فضل فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا (یعنی پٹی باندھی) پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھ کر کھڑے ہوئے اور مسجد میں داخل ہو گئے اس حدیث میں اور بھی لمبا قصہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَكْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھانا تناول فرمانا

عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ ثَلَاثًا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلٰثِ وَيَلْعَقُهُنَّ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے اور (پھر) ان کو چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَرَأَيْتُهُ يَأْكُلُ وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوعِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کھجور پیش کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

....

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خُبْزِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روٹی مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے (کبھی) دو دن متواتر پیٹ بھر کر جو کی روٹی (بھی) نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ.

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ میں نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جو کی روٹی (بھی) نہیں بچا کرتی تھی۔

(یعنی روٹی کم ہوتی تھی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کئی راتیں متواتر بھوکے گزارتے تھے۔ (اور) شام کا کھانا نہ پاتے اور عام طور پر آپ کے ہاں جو کی روٹی ہوتی تھی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَقِيْلَ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ فَقِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَعْجِنُهُ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید میدہ کی روٹی کھائی؟

حضرت سہل نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک سفید میدہ نہیں دیکھا پوچھا گیا (حضرت سہل سے) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں تمہارے پاس چھلنیاں ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں نہیں تھیں پھر پوچھا گیا! تم جو کے آٹے کو کیا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونکتے اس سے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر ہم اسے پکا لیتے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو چوکی پر رکھ کر (کھانا) کھایا، نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے چپاتی پکائی گئی راوی کہتے ہیں میں نے حضرت

مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ.

عَنْ مَسْرُوْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ.

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ اِدَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ حَدِيْثِهٖ نِعْمَ الْاُدُمُ اَوِ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ

قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو پھر آپ کھانا کس پر رکھ کر کھاتے تھے تو انھوں نے فرمایا اس (چمڑے کے) دستر خوان پر۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا جب میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی ہوں تو رو دیتی ہوں (حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ تو انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپ نے ایک دن میں دو مرتبہ نہ روٹی سیر ہو کر تناول فرمائی نہ گوشت۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :- رسول اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک تک (کبھی) دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

....

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سادگی پسند فرمائی اور فقر کو خود اختیار فرمایا)

سالن مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :- بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے "حضرت عبداللہ بن عبدالرحمان اپنی روایت میں کہتے ہیں" اچھے سالن" یا "اچھا سالن" سرکہ ہے۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا :- "کیا تم لوگ اپنے کھانے پینے کی پسندیدہ چیزیں نہیں تناول کرتے؟ بے شک میں نے تمہارے نبی صلی

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

بَطْنَهٗ.

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی بھی خشک کھجور نہیں تھی جسے آپ سیر ہو کر کھاتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سرکہ بہترین سالن ہے"۔

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَالَكَ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا نَتْنًا فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا آكُلَهَا قَالَ ادْنُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ.

حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا حاضرین میں سے ایک آدمی دور ہٹ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو گندی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم کھائی کہ اسے نہیں کھاؤں گا اس پر آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى.

حضرت ابراہیم بن عمر اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت سفینہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباریٰ (چکور) کا گوشت کھایا۔

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهٗ وَقُدِّمَ فِيْ طَعَامِهٖ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهٗ مَوْلٰى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ مُوْسٰى أُدْنُ فَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْهُ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُهٗ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا أَطْعَمَهٗ أَبَدًا.

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ جب آپ کا کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا حاضرین مجلس میں ایک شخص سرخ رنگ قبیلہ بنو تیم اللہ سے تھا گویا کہ وہ رومی غلام ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ (کھانے سے) کنارہ کش ہو گیا تو اس سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریب ہو (اور کھا) کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو کچھ چیز (نجاست) کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس لیے اس کو مکروہ جانتے ہوئے قسم کھائی ہے کہ اسے کبھی نہ کھاؤں گا۔

عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھایا کرو اور

كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ اَوْ دُعِيَ لَهٗ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ فَاَضَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا اَعْلَمُ اَنَّهٗ يُحِبُّهٗ۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ عِنْدَهٗ دُبَّاءً يُقَطَّعُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَنَا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيْدٌ۔

بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے اسی طرح کا قول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے پس جب آپ کے لیے کھانا لایا گیا یا آپ کھانے کے لیے بلائے گئے تو میں تلاش کرکے کدو آپ کے سامنے رکھتا تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ تو میں نے آپ کے پاس کدو دیکھے جنہیں آپ کاٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہم [۱] اس سے کھانا زیادہ کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا۔ آپ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور (رنگ لگا کر) سکھایا ہوا گوشت تھا حاضر کیا گیا

www.alahazratnetwork.org

قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَی الْقَصْعَۃِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَوْمَئِذٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اس دن سے مسلسل کدو پسند کرتا ہوں۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَرَّبَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَمَا تَوَضَّاَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (بکری کا) بھنا ہوا پہلو پیش کیا آپ نے اس سے کھایا اور پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

....

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَکَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِی الْمَسْجِدِ۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَاُتِیَ بِجَنْبٍ مَشْوِیٍّ ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَۃَ فَجَعَلَ یَحُزُّ لِیْ بِہَا مِنْہُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُہٗ بِالصَّلٰوۃِ فَاَلْقَی الشَّفْرَۃَ فَقَالَ مَالَہٗ تَرِبَتْ یَدَاہُ قَالَ وَکَانَ شَارِبُہٗ قَدْ وَفٰی فَقَالَ لَہٗ اُقُصُّہٗ لَکَ عَلٰی سِوَاکٍ اَوْ قُصَّہٗ عَلٰی سِوَاکٍ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی کا) مہمان ہوا۔ آپ کے سامنے بھنا ہوا پہلو پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری لے کر اس سے میرے لیے کاٹنا شروع کیا اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر نماز کے وقت کی اطلاع دی تو آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا اسے کیا ہوا اس کے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں (یہ محبت بھرا کلمہ ہے بددعا نہیں) راوی کہتے ہیں میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا لاؤ میں مسواک رکھ کر کاٹ دوں یا تم خود مسواک رکھ کر کاٹ لو۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَہَسَ مِنْہَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ کو شانہ (بازو) پیش کیا گیا اور یہ آپ کو مرغوب تھا آپ نے اسے دانتوں سے توڑ کر کھایا۔

www.alahazratnetwork.org

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يُرٰى اَنَّ الْيَهُوْدَ سَمُّوْهُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو (بکری کا) بازو مرغوب تھا راوی کہتے ہیں اور آپ کو اسی میں زہر ملا کر دیا گیا، صحابہ کا گمان تھا کہ یہودیوں نے آپ کو زہر دیا تھا۔

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي الذِّرَاعَ بَعْدَ ذِرَاعٍ مَا دَعَوْتُ.

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہانڈی پکائی آپ بازو پسند فرماتے تھے میں نے آپ کو بازو دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو، میں نے دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں (یعنی دو ہی بازو ہوتے ہیں اور وہ میں نے آپ کو پیش کر دیئے)، تو آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں تجھے کہتا رہتا تو دیتا رہتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَتِ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَكَانَ يَعْجَلُ اِلَيْهَا لِاَنَّهَا اَعْجَلُهَا نُضْجًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بازو کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا (ان کے خیال کے مطابق) لیکن چونکہ آپ کبھی کبھی گوشت پاتے تھے اور بازو جلدی پک جاتا ہے اس لیے آپ اس کی طرف جلدی فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :- میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "بے شک پشت کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے"۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :- بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سرکہ اچھا سالن ہے"۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَقُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تیرے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے میں نے عرض کیا صرف خشک روٹی اور سرکہ ہے آپ نے فرمایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- نبی

www.alahazratnetwork.org

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر (گوشت اور روٹی ملاکر جو مجموعہ تیار ہوتا ہے اسے ثرید کہتے ہیں)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى الطَّعَامِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ ثُمَّ رَاٰهُ اَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو فرمایا (صرف ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہا جاتا ہے اور وضو نہیں فرمایا اس لیے یا تو آپ نے صرف ہاتھ مبارک دھوئے، یا یونہی ہی تازہ وضو فرمایا) پھر دوبارہ دیکھا کہ آپ نے بکری کے بازو کا گوشت کھایا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِتَمْرٍ وَسَوِيْقٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (سے شادی) پر کھجوروں اور ستو سے ولیمہ کیا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰى اَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَتَوْهَا فَقَالُوْا لَهَا اصْنَعِيْ لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ اَكْلَهٗ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَا تَشْتَهِيْهِ الْيَوْمَ قَالَ بَلٰى اِصْنَعِيْهِ فَقَامَتْ فَاَخَذَتْ شَيْئًا مِنَ الشَّعِيْرِ فَطَحَنَتْهُ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِيْ قِدْرٍ وَصَبَّتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَدَقَّتِ الْفُلْفُلَ وَالتَّوَابِلَ فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هٰذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ اَكْلَهٗ۔

حضرت عبید اللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمٰی سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت امام حسن، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے اور کہا ہمارے لیے وہ کھانا تیار کریں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ اور اسے آپ چاہت سے تناول فرماتے تھے انھوں (حضرت سلمٰی) نے فرمایا اے میرے بیٹے! آج تو وہ کھانا خوشی سے نہیں کھائے گا۔ عرض کیا کیوں نہیں (یعنی ضرور کھائیں گے) آپ ہمارے لیے وہ (کھانا) پکائیں اس پر حضرت سلمٰی نے تھوڑے سے جو لے کر ان کو پیسا اور ہنڈی میں ڈال دیا پھر اس میں کچھ زیتون کا تیل ڈالا۔ اور کچھ سیاہ مرچ مصالحے کوٹ کر اس میں ڈالے۔ اور پھر (یہ کھانا) ان کے قریب کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ کھانا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے اور خوشی سے کھاتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلِنَا فَذَبَحْنَا لَهٗ شَاةً فَقَالَ كَاَنَّهُمْ عَلِمُوْا اَنَّا نُحِبُّ اللَّحْمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے بکری ذبح کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (اپنے صحابہ کرام سے) فرمایا گویا کہ یہ (گھر والے) جانتے ہیں کہ ہمیں گوشت پسند ہے اس حدیث میں اور بھی واقعہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِّنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا آپ ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے تو اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی۔ آپ نے اس سے کچھ کھایا پھر وہ آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے بھی کچھ کھایا اور پھر ظہر (کی نماز) کے لیے وضو فرمایا اور نماز پڑھی جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ انصاری عورت آپ کی خدمت میں بکری کا بقیہ گوشت لائی آپ نے اسے کھایا اور دوبارہ (وضو)

عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُّعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهٗ يَاْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّشَعِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ۔

حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے! ہمارے ہاں کھجور کے کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں کھانی شروع کردیں جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے تو آپ نے فرمایا اے علی! تو نہ کھا کیونکہ تو ابھی تک کمزور ہے۔ (یعنی آپ کا معدہ ابھی اسے قبول نہیں کرتا) (حضرت ام منذر کا بیان ہے) کہ پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے (راویہ کہتی ہیں) پھر میں نے ان کے لیے چقندر اور جو کو لایا تو آپ نے فرمایا اے علی! اس سے کھائیں کیونکہ تمہارے لیے بہت موافق ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانَا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (کچھ دن چڑھے) تشریف لاتے اور فرماتے کیا تیرے پاس اس وقت کا کھانا ہے (آپ فرماتی ہیں) میں عرض کرتی نہیں تو آپ فرماتے

يَوْمًا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ فَاَكَلَ.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ الطَّعَامُ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ.

وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيْلَ لَهٗ اَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ اُصَلِّيْ فَاَتَوَضَّأَ.

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰىةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے روزے کی نیت کرلی تھی۔ پھر ایک دن آپ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کہیں سے تحفہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ کھجور کا حلوہ۔ آپ نے فرمایا میں صبح سے روزہ دار ہوں پھر

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ کھجور اس کا (روٹی کا) سالن ہے اور پھر تناول فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثفل پسند تھا۔ حضرت عبداللہ (راوی) کہتے ہیں (ثفل سے مراد) ہنڈیا کا بقیہ ہے

کھانا کھانے کے لیے وضو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے (باہر) تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس وقت وضو کا حکم ہے جب میں نماز کا ارادہ کروں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے (باہر) تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں کہ وضو کروں؟

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ (کھانا) کھانے کے بعد وضو کرنے میں برکت ہے یہ بات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی

ف:۔ اس سے معلوم ہوا کہ نفل روزے کی نیت زوال سے پہلے سے کی جا سکتی ہے۔

ف:۔ نفلی روزہ ضرورت کے تحت توڑا جا سکتا ہے اور پھر اس کی قضا واجب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

وَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ۔

اور جو کچھ تورات میں پڑھا تھا آپ کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاتے سے پہلے اور بعد وضو کرنا (یعنی ہاتھ دھونا) کھانے کی برکت ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْهُ۔

کلمات شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد

عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَكَةً فِي اٰخِرِهِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ حِيْنَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ میں اس جیسا آغاز کے لحاظ سے بہت بابرکت اور آخر کے لحاظ سے نہایت بے برکت کھانا (کبھی) نہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا جب ہم نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی (لیکن) پھر اسے آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی چنانچہ اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِيَ اَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى طَعَامِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو (جب یاد آئے) یہ الفاظ کہے "بسم اللہ اولہ وآخرہ" میں اس کھانے کے اول و آخر میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ فَقَالَ اُدْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کے پاس کھانا (رکھا ہوا) تھا آپ نے فرمایا بیٹے! قریب ہو جا اور اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھا۔

عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات) فرماتے۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا پانی پلایا اور مسلمان بنایا)

www.alahazratnetwork.org

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دستر خوان اٹھا دیا جاتا (یعنی آپ کھانے سے فارغ ہوجاتے) تو آپ فرماتے "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اور مبارک جسے نہ چھوڑا جائے اور نہ اس سے بے پرواہی برتی جائے اور وہ ہمارا رب ہے"

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الطَّعَامَ فِیْ سِتَّةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام (کی مجلس) میں کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس (کھانے کو) دو لقموں میں ہی کھا گیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہوتا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے پر (بھی) اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قَدَحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیالہ مبارک

عَنْ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيْظًا مُّضَبَّبًا بِحَدِيْدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکڑی کا ایک موٹا پیالہ لا کر دکھایا جس میں لوہے کے پترے لگے ہوئے تھے اور فرمایا اے ثابت! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَآءَ وَالنَّبِيْذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس پیالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی نبیذ (جس پانی میں کھجوریں ڈالی گئی ہوں)، شہد اور دودھ پلایا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ فَاكِهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھل تناول فرمانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تر کھجور کے ساتھ خربوزہ

www.alahazratnetwork.org

القثاء بالرطب.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاؤُا بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَفِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ.

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ اَجْرٍ مِنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَاَتَيْتُهُ بِهِ وَعِنْدَهُ حِلْيَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَا يَدَهُ مِنْهَا فَاَعْطَانِيْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَاَجْرٍ

تناول فرمایا کرتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، ترکھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزہ اور ترکھجور (کھانے میں) جمع کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ترکھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے۔ آپ اسے لے کر یہ دعا کرتے، اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما ہمارے مدینہ، صاع اور مد میں برکت دے۔ (صاع اور مد غلے کا وزن کرنے کے دو پیمانے ہیں) اے اللہ! بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ طیبہ کے لیے اتنی جتنی انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور اس کی مثل، دعا کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں) آپ پھر کسی چھوٹے بچے کو جو سامنے نظر آتا، بلا کر وہ پھل دے دیتے۔

حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں: مجھے (میرے چچا) معاذ بن عفراء نے تازہ کھجوروں کا ایک تھال دے کر بھیجا جس کے اوپر روئیں دار خربوزے رکھے ہوئے تھے۔ میں یہ تھال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئی کیونکہ آپ کو خربوزے پسند تھے۔ آپ کے پاس اس وقت بحرین سے آئے ہوئے بہت سے زیور رکھے ہوئے تھے۔ اس میں سے آپ نے ہاتھ بھر کر مجھے دیا۔ حضرت ربیع بنت معو رضی

زُغبٍ فَأَعْطَانِي مِلْأَ كَفِّهِ حُلِيًّا أَوْ قَالَتْ ذَهَبًا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شُرْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ

اللہ عنہا سے فرماتی ہیں:۔ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک تھال جس کے اوپر چھوٹے چھوٹے روئیں والے خربوزے تھے، لے کر آئی تو آپ نے مجھے ہاتھ بھر کر زیورات دیئے یا (راوی نے کہا کہ) سونا دیا۔

مشروبات مبارکہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا۔

☆ ☆ ☆

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے۔ آپ، دودھ کا ایک برتن لائیں جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ میں (حضرت ابن عباس) آپ کی دائیں جانب تھا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب۔ آپ نے مجھ سے فرمایا "پینے کا حق تیرا ہے لیکن اگر تو چاہے تو حضرت خالد کو ترجیح دے سکتا ہے"۔ میں نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے بقیہ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دوں گا"۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو وہ یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس میں برکت پیدا فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔ (پھر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ کے سوا اور کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی (دونوں کی جگہ) کفایت کرتی ہو۔

☆ ☆ ☆

پانی نوش فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

وَهُوَ قَائِمٌ.

کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا.

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے (دونوں حالتوں میں) پانی پیتے دیکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پیش کیا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ وَّهُوَ فِي الرَّحْبَةِ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهٗ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

حضرت نزال بن سبرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دار القضاء میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس پانی کا ایک کوزہ لایا گیا۔ آپ نے اس سے چلو بھر کر ہاتھوں کو دھویا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں اور سر مبارک کا مسح کیا اور پھر باقی پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا یہ اس شخص کا وضو ہے جسے وضو نہ ہو اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا إِذَا شَرِبَ وَيَقُوْلُ هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوٰى.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تین سانس لیتے اور فرماتے یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے دو مرتبہ سانس لیتے۔ ف؛

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ كَبْشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابو عمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتی ہیں) "حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر میں نے مشکیزے کا منہ کاٹ کر بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا۔

ف: پانی کی کمی یا زیادتی کی بنا پر یا بیان جواز کے لیے کبھی ایسا کرتے ورنہ عادت مبارک تین مرتبہ سانس لینے کی تھی اور یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے درمیان والے دو سانس مراد لیے اس لیے روایات میں کوئی تعارض نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا۔

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ (پانی پیتے وقت) تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَهُوَ قَائِمٌ فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَأْسِ الْقِرْبَةِ فَقَطَعَتْهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اور آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر مشکیزے کا منہ کاٹ لیا۔

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) کھڑے ہو کر پانی نوش فرماتے تھے۔ (الف)

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعَطُّرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خوشبو لگانا

عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا۔

حضرت موسیٰ اپنے والد حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے فرمایا) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ۔

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو (کے تحفے) سے انکار نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا تحفہ) رد نہیں کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین چیزیں

الف) ضرورت کے تحت اور بیان جواز کے لیے کبھی کبھی کھڑے ہو کر پانی پیے ورنہ آپ کا معمول، بیٹھ کر پانی پینا تھا (مترجم)

www.alahazratnetwork.org

لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَالطِّيبُ وَاللَّبَنُ.

یعنی تکیہ، تیل و خوشبو اور دودھ لینے سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ.

حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ریحان (خوشبو) دی جائے تو انکار نہیں کرنا چاہیئے،

کیونکہ وہ جنت سے آئی ہے:

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عُرِضْتُ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَلْقَى جَرِيرٌ رِدَاءَهُ وَمَشَى فِي إِزَارٍ فَقَالَ لَهُ خُذْ رِدَاءَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلْقَوْمِ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ صُورَةً مِنْ جَرِيرٍ إِلَّا مَا بَلَغَنَا مِنْ صُورَةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں) پھر حضرت جریر نے اپنی چادر اتار دی اور صرف تہبند میں چلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے (چادر کو) لے لو اور ساتھ ہی قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا میں نے حضرت جریر سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا البتہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ہمیں جو خبر ملی ہے۔ (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام سے مقابلہ نہیں)

بَابُ كَيْفَ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اندازِ گفتگو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تمہاری طرح لگاتار گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ (ایسا) صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔

....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک) بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ وہ آپ سے سمجھی جا سکے

www.alahazratnetwork.org

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ ابْنَ أَبِي هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا فَقُلْتُ صِفْ لِي مَنْطِقَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهُ فَصْلٌ لَا فُضُولٌ وَلَا تَقْصِيرٌ لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهِينِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ وَلَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَ لَهُ لَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنٰى بَطْنَ إِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔

حضرت حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ سے خوب واقف تھے، آپ کی گفتگو کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت غمگین اور متفکر رہتے اور آپ کو (کسی وقت بھی) چین نہیں ہوتا تھا۔ آپ کی خاموشی دراز تھی اور بغیر ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ آپ کے کلام کی ابتداء اور انتہا منہ بھر کر (یا مکمل) ہوتی اور جامع کلام فرماتے۔ آپ کا کلام مفصل ہوتا (لیکن) نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم۔ آپ نہ تو سخت طبیعت تھے اور نہ دوسروں کو ذلیل کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر فرماتے اگرچہ تھوڑی ہی ہو۔ آپ کسی نعمت کو برا نہیں سمجھتے تھے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی نہ تو برائی کرتے اور نہ تعریف۔ آپ کو دنیا اور اس کا مال ومتاع غضب ناک نہیں کرتا تھا۔ جب (کہیں) حق بات سے تجاوز کیا جاتا تو کوئی چیز آپ کے غصے کو ٹھنڈا نہ کر سکتی جب تک آپ اس کا انتقام نہ لے لیتے۔ آپ اپنی ذات کے لیے نہ ناراض ہوتے اور نہ انتقام لیتے۔ آپ پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو ہاتھ الٹ لیتے جب گفتگو فرماتے تو دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پیٹ پر مارتے۔ جب آپ کو غصہ آتا تو منہ پھیر لیتے اور کنارہ کش ہو جاتے جب آپ خوش ہوتے آنکھ مبارک بند فرما لیتے آپ کی ہنسی عام طور پر مسکراہٹ ہوتی اور اولوں کی طرح سفید اور چمکدار دانت مبارک ظاہر ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَحِكِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تبسم فرمانا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں میں قدرے باریکی تھی۔ اور آپ کی ہنسی مبارک صرف تبسم ہوتی تھی جب میں آپ

www.alahazratnetwork.org

إِلَّا تَبَسُّمًا فَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ.

عَنْ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَثِيْرًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ ضِحْكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا.

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَآخِرَ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَتُخَبَّأُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا فَيُقَالُ أَعْطُوْهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً فَيَقُوْلُ إِنَّ لِيْ ذُنُوْبًا مَا أَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ.

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ إِلَّا ضَحِكَ.

عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ إِلَّا

کو دیکھتا تو آپ کی چشمہائے مبارک سرمہ لگائے بغیر سرمگیں معلوم ہوتیں۔

حضرت عبدالحارث بن جزء فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تبسم فرمانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں، سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے آدمی کو بھی جانتا ہوں اور اس کو بھی جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ قیامت کے دن ایک آدمی (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) کو لایا جائے گا حکم ہوگا۔ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور کبیرہ گناہ چھپائے جائیں۔ پھر اسے کہا جائے گا کیا تو نے فلاں دن، ایسا ایسا عمل کیا ہے؟ وہ بغیر کسی انکار کے اقرار کرے گا اور کبیرہ گناہوں (کے سبب) سے ڈر رہا ہوگا۔ پھر حکم ہوگا اس کو ہر برائی کے بدلے ایک نیکی دو وہ کہے گا میرے کچھ اور گناہ بھی ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس بات پر) ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب سے میں اسلام لایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں حاضر ہونے سے) نہیں روکا جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب سے میں مسلمان ہوا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں بھی حاضر ہونے) سے نہیں روکا اور آپ

www.alahazratnetwork.org

تَبَسَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ یَخْرُجُ مِنْھَا زَحْفًا فَیُقَالُ لَہٗ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ قَالَ فَیَذْھَبُ لِیَدْخُلَ الْجَنَّۃَ فَیَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ فَیُقَالُ لَہٗ اَتَذْکُرُ الزَّمَانَ الَّذِیْ کُنْتَ فِیْہِ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَہٗ تَمَنَّ قَالَ فَیَتَمَنّٰی فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ الَّذِیْ تَمَنَّیْتَ وَعَشَرَۃَ اَضْعَافِ الدُّنْیَا قَالَ یَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّیْ وَاَنْتَ الْمَلِکُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ.

عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ شَھِدْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُتِیَ بِدَابَّۃٍ لِیَرْکَبَھَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَہٗ فِی الرِّکَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَھْرِھَا قَالَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثَلٰثًا وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثَلٰثًا سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِکَ فَقُلْتُ لَہٗ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ کَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِکَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ

جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا ایک آدمی سرینوں کے بل باہر آئے گا اس سے کہا جائے گا جا جنت میں داخل ہو جا (آپ فرماتے ہیں) پھر وہ جنت میں داخل ہونے کے لیے جائے گا۔ جب دیکھے گا کہ لوگوں نے تمام جگہ پر کر لی ہے تو واپس آ کر عرض کرے گا اے رب! لوگوں نے اپنی اپنی جگہ سنبھال لی ہے۔ اس سے کہا جائے گا کیا تجھے اپنا گذشتہ زمانہ (دنیا) یاد ہے وہ کہے گا ہاں رب! کہا جائے گا تمنا کر (یعنی کچھ مانگ) (حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر وہ تمنا کرے گا تو اسے کہا جائے گا تجھے وہ ملے گا جو تو نے تمنا کی اور اس کے علاوہ دنیا کا دس گنا اور بھی۔ وہ عرض کرے گا (اے رب!) کیا تو مجھ سے استہزا فرماتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے؟ (حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں) میں نے دیکھا

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس ایک چارپایہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ آپ نے رکاب میں پاؤں رکھتے وقت "بسم اللہ" پڑھی جب اس کی پیٹھ پر سوار ہو گئے تو فرمایا "الحمد للہ" پھر آپ نے فرمایا "وہ ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کیا حالانکہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں" پھر آپ نے تین مرتبہ "الحمد للہ" اور تین بار "اللہ اکبر" پڑھا پھر کہا "اے اللہ! تو پاک ہے بیشک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں" پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسکرائے (راوی فرماتے ہیں) میں نے پوچھا اے امیر المومنین! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ حضرت علی

ضحكت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن ربك ليعجب من عبده إذا قال رب اغفر لي ذنوبي يعلم أنه لا يغفر الذنوب أحد غيري.

عن عامر بن سعد قال قال سعد رضي الله عنهما لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك يوم الخندق حتى بدت نواجذه قال قلت كيف كان ضحكه قال كان رجل معه ترس وكان سعد راميا وكان يقول كذا وكذا بالترس يغطي جبهته فنزع له سعد بسهم فلما رفع رأسه رماه فلم يخطئ هذه منه يعني جبهته وانقلب وشال برجله فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه قلت من أي شيء ضحك قال من فعله بالرجل.

مرتضیٰ رضی اللہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں کر ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے اے رب میرے گناہ بخش دے" (کیونکہ) وہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (جنگ) خندق کے دن دیکھا آپ (اتنے) ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے" (حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا" اس ہنسنے کی کیا وجہ تھی انہوں نے فرمایا ایک آدمی (کافر) کے پاس ڈھال تھی اور وہ ڈھال کو ادھر ادھر کر کے اپنا چہرہ چھپاتا تھا (چونکہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ تیر انداز تھے (اس لیے) آپ نے ایک تیر نکالا اور جونہی اس نے سر اٹھایا، اسے دے مارا (تیر) اس کی پیشانی پر لگا وہ الٹا گیا اور اس کی ٹانگ اٹھ گئی (اس واقعہ) پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے والے دانت مبارک نظر آنے لگے (حضرت عامر بن سعد) نے پوچھا کس بات سے آنحضرت صلی اللہ

باب ما جاء في صفة مزاح رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ۳۶ خوش طبعی

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال إن النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا ذا الأذنين قال محمود قال أبو أسامة يعني يمازحه.

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال إن كان النبي صلى الله عليه وسلم ليخالطنا حتى يقول لأخ لي صغير يا أبا عمير ما فعل النغير.

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے دو کانوں والے"! حضرت محمود بن غیلان (راوی) کہتے ہیں حضرت ابو اسامہ (راوی) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش طبعی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اتنا میل جول رکھتے تھے کہ آپ نے میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا اے ابوعمیر! تیرے بلبل کو کیا ہوا؟ (ابوعمیر کے پاس بلبل کا ایک بچہ تھا جو مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ نے از راہ خوش طبعی دریافت فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" صحابہ کرام

www.alahazratnetwork.org

قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا تُدَاعِبُنَا يَعْنِي تُمَازِحُنَا.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ إِلَّا النُّوقُ.

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَلَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا أَرْسِلْنِي فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُو مَا أَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَرَفَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْعَبْدَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا وَاللهِ تَجِدُنِي كَاسِدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ أَوْ قَالَ أَنْتَ عِنْدَ اللهِ غَالٍ

نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں۔
(یعنی باوجود مزاح کے جھوٹی بات نہیں کہتا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرتا ہوں اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ، اونٹنی ہی سے تو پیدا ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی، جس کا نام زاہر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگل کا تحفہ لایا کرتا تھا۔ جب وہ واپس جانے لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) اسے سامان عطا فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت کرتے تھے (حالانکہ وہ (بظاہر) بدصورت تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ (حضرت زاہر رضی اللہ عنہ) سامان بیچ رہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیچھے سے اس طرح بغل گیر ہوگئے کہ وہ آپ کو نہیں دیکھ رہے تھے انہوں نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے! (اسی اثنا میں) مڑکر دیکھا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر انہوں نے نہایت اہتمام سے اپنی پیٹھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے برکت کے لیے ملنا شروع کردیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ کی قسم آپ مجھے کم قیمت پائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں یا آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیش قیمت ہو۔

www.alahazratnetwork.org

عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَتْ عَجُوْزٌ اَلنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّدْخِلَنِیَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ یَا اُمَّ فُلَانٍ اِنَّ الْجَنَّۃَ لَا یَدْخُلُھَا عَجُوْزٌ قَالَ فَوَلَّتْ تَبْکِیْ فَقَالَ اَخْبِرُوْھَا اَنَّھَا لَاتَدْخُلُھَا وَھِیَ عَجُوْزٌ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّا اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰھُنَّ اَبْکَارًا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھی عورت نے بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے آپ نے فرمایا اے فلاں کی ماں! جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی (حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) وہ عورت روتی ہوئی واپس ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو جا کر بتاؤ کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بے شک ہم نے ان کو (عورتوں کو) ایک خاص طریقے سے پیدا کیا اور انہیں کنواریاں بنایا"

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صِفَۃِ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۷ شعر گوئی

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قِیْلَ لَھَا ھَلْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَمَثَّلُ بِشَیْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ کَانَ یَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَۃَ وَیَتَمَثَّلُ بِقَوْلِہٖ وَیَقُوْلُ ؎

وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدٖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کے شعر پڑھا کرتے تھے اور کبھی یہ مصرعہ بھی پڑھتے تھے "وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدٖ (اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جس کو تو نے اجرت نہیں دی)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْدَقَ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ ؎

اَلَاکُلُّ شَیْءٍ مَّاخَلَا اللّٰہَ بَاطِلٗ

وَکَادَ اُمَیَّۃُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُّسْلِمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک بہت سچی بات جو شاعر نے کہی وہ لبید بن ربیعہ کا یہ شعر ہے ؎

"سن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

اور قریب تھا کہ امیہ بن ابوالصلت اسلام لے آئے"

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْیَانَ الْبَجَلِیِّ قَالَ اَصَابَ حَجَرٌ اِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَمِیَتْ فَقَالَ ؎

ھَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ

وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کو ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے خون جاری ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔

"تو ایک خون آلودہ انگلی ہی تو ہے

اور تو نے یہ تکلیف اللہ تعالیٰ کے راستے میں پائی ہے"

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مجھ سے) ایک شخص نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا

www.alahazratnetwork.org

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا عُمَارَۃَ فَقَالَ لَا وَاللّٰہِ مَا وَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ سَرْعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْہُمْ ھَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِہٖ وَاَبُوْ سُفْیَانُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ بِلِجَامِھَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ؎

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

تم (جنگ حنین میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ نہیں پھیرا بلکہ جلد باز لوگ (بھاگ گئے) کیونکہ وہ ہوازن قبیلہ کے تیروں کی زد میں آ گئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر مبارک پر تھے اور حارث بن عبد المطلب کے بیٹے سفیان نے اس کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے "میں نبی ہوں" اس (بات) میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں حضرت عبد المطلب کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ فِیْ عُمْرَۃِ الْقَضَآءِ وَابْنُ رَوَاحَۃَ یَمْشِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَھُوَ یَقُوْلُ ؎

خَلُّوْا بَنِی الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ
اَلْیَوْمَ نَضْرِبْکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ
ضَرْبًا یُزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَقِیْلِہٖ
وَیُذْھِلُ الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِہٖ

فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا ابْنَ رَوَاحَۃَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَرَمِ اللّٰہِ تَعَالٰی تَقُوْلُ شِعْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْہُ یَا عُمَرُ فَلَھِیَ اَسْرَعُ فِیْہِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی قضا کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے آگے آگے حضرت رواحہ یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے۔ "اے کفار کی اولاد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ آج ہم قرآن پاک کے حکم کے مطابق تمہیں ایسی مار ماریں گے جو سروں کو اپنے مقام سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن رواحہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف میں تو شعر پڑھتا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اسے کہنے دو بے شک یہ شعر (کافروں کو) تیر برسانے سے بھی زیادہ تیزی سے لگتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَالَسْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرَ مِنْ مِّائَۃِ مَرَّۃٍ وَکَانَ اَصْحَابُہٗ یَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَیَتَذَاکَرُوْنَ اَشْیَآءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ وَھُوَ سَاکِتٌ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَھُمْ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں سو بار سے بھی زیادہ بیٹھا۔ آپ کے صحابہ کرام (آپ کے سامنے) شعر پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں (ایک دوسرے سے) بیان کرتے آپ خاموش بیٹھے رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ ؎

اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْشَدْتُهٗ مِائَةَ قَافِیَةٍ مِنْ قَوْلِ اُمَیَّةَ بْنِ الصَّلْتِ كُلَّمَا اَنْشَدْتُهٗ بَیْتًا قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیْهِ حَتّٰی اَنْشَدْتُهٗ مِائَةً یَعْنِیْ بَیْتًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَادَ لَیُسْلِمُ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْهِ قَائِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ یُنَافِحُ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا یُنَافِحُ اَوْ یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّمَرِ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ نِسَاءَهٗ حَدِیْثًا فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ كَاَنَّ الْحَدِیْثَ حَدِیْثُ خُرَافَةَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا خُرَافَةُ اِنَّ خُرَافَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کا بہترین کلام، لبید بن ربیعہ کا یہ قول ہے۔

"سن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ فانی ہے"

حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو میں نے آپ کو امیہ بن خلف کے کلام سے ایک سو بیت سنائے، جب میں ایک بیت سناتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے ایک سو بیت سنائے۔ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تھا کہ وہ (امیہ بن صلت) ایمان لاتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے جس پر آپ کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل فخریہ (کفار سے مدافعت کرتے ہوئے) بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح قدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) کے ذریعے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کرتا ہے۔ جب تک وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دیتے ہیں۔

❖ ❖ ❖

باب ۳۸ رات کے وقت قصہ گوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک (عجیب) قصہ سنایا ان میں سے ایک بی بی نے عرض کیا گویا یہ خرافہ کا قصہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم خرافہ کے واقعہ سے واقف ہو (پھر خود ہی

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

كَانَ رَجُلًا مِنْ عُذْرَةَ أَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الْإِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا رَأَى فِيهِمْ مِنَ الْأَعَاجِيبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ خُرَافَةَ.

حَدِيثُ أُمِّ زَرْعٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَتْ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا فَقَالَتْ قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقَى قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أُثِيرُ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَلَا بُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ

فرمایا خرافہ قبیلہ عذرہ کا ایک شخص تھا جسے زمانۂ جاہلیت میں جنات نے قید کر لیا۔ وہ ان میں کافی مدت ٹھہرا رہا پھر انسانوں میں واپس آیا اور وہ تمام عجائبات لوگوں کو سنائے جو اس نے جنوں میں دیکھے پھر لوگ (ہر عجیب بات کو) کہتے یہ تو خرافہ کی بات ہے۔

ام زرع کی حدیث:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گیارہ عورتوں نے مل بیٹھ کر آپس میں پختہ معاہدہ کیا کہ وہ اپنے خاوندوں کے حالات (ایک دوسرے سے) نہیں چھپائیں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پہلی عورت نے کہا میرا خاوند، دشوار گزار پہاڑی پر دبلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے نہ تو وہ پہاڑ اتنا آسان ہے کہ اس پر چڑھا جا سکے اور نہ ہی وہ گوشت اتنا موٹا ہے کہ محنت سے لایا جائے (یعنی میرا خاوند ناکارہ ہے) دوسری عورت نے کہا میرا خاوند ایسا ہے کہ میں اس کا حال ظاہر نہیں کر سکتی۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ نہ دوں۔ اگر میں اس کا حال بیان کروں تو تمام عیوب بیان کروں گی (یعنی میرے خاوند کے حالات ناقابل بیان ہیں) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند بے تکا لمبا ہے اگر میں کچھ کہوں تو مجھے طلاق دی جاتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو لٹکائی جاتی ہوں (یعنی کسی طرف کی نہیں رہتی) چوتھی عورت نے کہا میرا خاوند، مکہ مکرمہ کی رات کی طرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ خوف اور نہ رنج (یعنی میرا خاوند معتدل مزاج ہے) پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند گھر آئے تو چیتا اور باہر جائے تو شیر ہے۔ وہ گھریلو معاملات کی تحقیق نہیں کرتا۔ چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند جب کھانا کھاتا تو سب کچھ سمیٹ لیتا ہے، پانی پیئے تو سب چڑھا لیتا ہے جب لیٹتا ہے تو کپڑا خوب لپیٹ لیتا ہے اور میرے کپڑے میں ہاتھ ڈال کر (میرے) رنج و راحت کو معلوم نہیں کرتا (یعنی لاپرواہ ہے) ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند سست

www.alahazratnetwork.org

الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ
أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ
قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ
الْعِمَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ طَوِيلُ
النِّجَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ
قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ
وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ
لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ
قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ
صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ
هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ
عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا
أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ
وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَ
بَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي
وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ
فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَ
أَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ
أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ
فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَمَّحُ
أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ
وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ
فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ
شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ
بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ
طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ
كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ
أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي
زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا

ہے (یا اس عورت نے کہا) ناکارہ بیوقوف ہے وہ ہر بیماری میں مبتلا ہے تجھے زخمی کردے یا تیری ہڈی توڑ دے یا تیرے لیے دونوں جمع کردے (یعنی وہ بیوقوف اور ناکارہ شخص ہے) آٹھویں عورت نے کہا میرے خاوند کو ہاتھ لگانا خرگوش کو ہاتھ لگانے کے برابر ہے (نہایت ملائم بدن والا ہے) اور وہ زعفران کی طرح خوشبودار ہے۔ نویں عورت نے کہا میرا خاوند اونچے ستونوں والا (عالی نسب) بہت بڑی راکھ والا (سخی) لمبے پرتلے والا (دراز قد) اور اس کا گھر مشورہ گاہ کے قریب ہے (یعنی معتبر آدمی ہے) دسویں عورت نے کہا میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیسا مالک! وہ مالک اس (نویں عورت کے خاوند) سے بہتر ہے وہ اونٹوں کا مالک ہے اور اس کے اونٹ اکثر باڑے میں رہتے ہیں اور بہت کم چراگاہ میں جاتے ہیں، جب وہ (اونٹ) گانے بجانے کی آواز سنتے ہیں (مہمانوں کے استقبال سے کنایہ ہے) تو اپنے ذبح ہونے کا یقین کرلیتے ہیں۔ (یعنی یہ شخص امیر بھی ہے اور مہمان نواز بھی) گیارہویں عورت نے کہا میرا خاوند ابوزرع ہے اور ابوزرع کیسا ہے؟ اس نے زیورات سے میرے کان ہلا دیئے اور چربی سے میرے بازو بھر دیئے (خوب کھلایا پلایا) اس نے مجھے خوش کیا تو میں اپنے آپ سے خوش ہوئی۔ اس نے مجھے تھوڑی سی بکریوں والوں (غریب خاندان) میں پایا تو مجھے ان میں لے آیا جہاں اونٹوں اور گھوڑوں کی آوازیں آتی ہیں اور گاہنے والے بیل اور بھوسہ جدا کرنے والے آدمی ہیں (یعنی مالدار سسرال) میں بات کرتی ہوں تو برا نہیں منایا جاتا جب میں سوتی ہوں تو صبح تک سوتی رہتی ہوں اور پیتی ہوں تو سیراب ہو کر پیتی ہوں ابوزرع کی ماں بھی کیسی (باکمال) عورت ہے اس کے برتن بڑے بڑے ہیں اور اس کا گھر کشادہ ہے ابوزرع کے بیٹے کی شان بھی عجیب ہے اس کا پہلو کھجور کی بے پھل ٹہنی کی طرح ہے اور اسے صرف بکری کے بچے کا ایک بازو سیر کردیتا ہے ابوزرع کی بیٹی بھی کیا ہی (لائق تعریف) ہے ماں باپ کی فرمانبردار اور چادر کو بھرنے والی ہے (یعنی موٹی تازی) اور اپنی ہمسایہ

تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ حَضْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ.

عورت (یعنی سوکن) کو جلانے والی ہے۔ ابوزرع کی لونڈی بھی کیا ہی (قابل ستائش) ہے نہ ہمارے راز ظاہر کرتی ہے نہ ہمارا غلہ چوری لے جاتی ہے اور نہ ہی ہمارے گھر کو کوڑے کرکٹ سے بھرتی ہے۔ ام زرع نے کہا کہ ابوزرع گھر سے نکلا اس وقت دودھ کی مشکیں بلوئی جا رہی تھیں (یعنی دودھ سے مکھن نکالا جا رہا تھا) اس نے ایک عورت سے ملاقات کی جس کے ساتھ اس کے پہلو میں دو اناروں (اس کے) چیتے کی طرح دو بچے سے کھیل رہے تھے۔ (اس کے بعد) ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور پھر میں نے بھی ایک ایسے سردار سے شادی کر لی جو گھوڑے پر سوار ہوتا، ہاتھ میں خطی نیزہ ہوتا (مقام خط جو بحرین کی بندرگاہ کے پاس ہے، کا نیزہ خطی نیزہ کہلاتا ہے) اور سہ پہر کو وہ میرے پاس کثرت سے چوپائے لے آتا اس نے مجھے ان چوپایوں میں سے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا اے ام زرع! تو خود بھی کھا اور اپنے اقارب کو بھی غلہ دے (اس کے باوجود) اگر میں اس کے دیئے ہوئے تمام عطیات جمع کروں تو (پھر بھی) ابوزرع کے چھوٹے چھوٹے برتن کے برابر نہیں ہوں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے عائشہ!) میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسا ابوزرع، ام زرع کے لیے تھا یعنی نہایت شفیق اور مہربان

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نَوْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۹ آرام فرمانا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَقَالَ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دائیں ہتھیلی کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور (بارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے اے رب! مجھے (اس دن کے) عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دعا مانگتے "اے اللہ! مجھے تیرے ہی نام سے موت آئے گی اور تیرے نام سے ہی زندہ رہتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے فرماتے "تمام تعریفیں اللہ کو سزاوار

www.alahazratnetwork.org

أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِمَا وَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا کہ جب رات کے وقت بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہاتھوں کو دعا کے انداز میں اکٹھا فرما کر ان میں پھونک مارتے اور سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ الناس پڑھتے پھر دونوں ہاتھوں کو جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے اور ابتدا سر انور، چہرۂ مبارک اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ آپ تین مرتبہ ایسا کرتے۔

⁂ ⁂ ⁂

....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا اور آپ نے معمولی خراٹے لیے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی آرام فرماتے معمولی خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر نماز کی خبر دی آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی (حالانکہ آپ نے وضو نہیں فرمایا اس حدیث میں اور بھی قصہ ہے۔ف)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو فرماتے "تمام تعریفوں کے لائق اللہ ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا، ہمیں کفایت کی اور جگہ دی کیونکہ (دنیا میں) ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ہی جگہ دینے والا۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر میں پڑاؤ کرتے وقت) رات کو اترتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے (کچھ وقت) پہلے اترتے تو (دائیں) کلائی کھڑی کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھتے۔

ف: نیند سے بیداری کے بعد وضو نہ کرنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ مترجم)

www.alahazratnetwork.org

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ عِبَادَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ قَالَ فَقِيْلَ لَهُ تَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ جَاءَكَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ يُصَلِّيْ حَتّٰى يَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَاِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهُ فَاِذَا كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اَلَمَّ بِاَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

باب ۴۰ عبادت فرمانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدموں پر ورم آگئے عرض کیا گیا آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالٰے نے آپ کے سبب آپ کے تمام اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جاتے آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے پہلوں اور پچھلوں (سب کے) گناہ بخش دیئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) میں اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ سے عرض کیا جاتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے پہلوں اور پچھلوں (سب کے) گناہ بخش دیئے آپ فرماتے کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے پھر (نماز کیلئے) کھڑے ہو جاتے پھر جب اذان سنتے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

www.alahazratnetwork.org

وَثَمَّ فَاِنْ کَانَ جُنُبًا اَفَاضَ عَلَیْہِ مِنَ الْمَاءِ وَاِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ بَاتَ عِنْدَ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا وَھِیَ خَالَتُہٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَۃِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْقَبْلَہٗ بِقَلِیْلٍ اَوْبَعْدَہٗ بِقَلِیْلٍ فَاسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْہِہٖ ثُمَّ قَرَءَ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ الْخَوَاتِیْمَ مِنْ سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ مِنْہُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رَاْسِیْ ثُمَّ اَخَذَ بِاُذُنِی الْیُمْنٰی فَفَتَلَہَا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ قَالَ مَعْنٌ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ جَاءَہُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا لَمْ

اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگرد، ابوکریب کو بتایا کہ ایک دن آپ (حضرت ابن عباس) اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے آپ فرماتے ہیں میں بستر کی چوڑائی کی جانب لیٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لمبائی کی جانب آرام فرما ہوئے (لیٹے ہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی نصف رات سے کچھ پہلے یا بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے چہرے سے نیند (کے اثرات) دور فرمانے لگے پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں۔ پھر آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے خوب اچھی طرح وضو فرمایا اور نماز شروع کر دی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں (بھی اٹھ کر) آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مروڑنا شروع کر دیا پھر آپ نے کئی مرتبہ دو دو رکعتیں نماز (تہجد) ادا فرمائی۔ حضرت معن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چھ مرتبہ۔ پھر آپ نے وتر پڑھے آخری دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملا کر تین رکعت وتر پڑھے) پھر موذن کے آنے پر آپ اٹھ کھڑے ہوئے دو ہلکی رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر (مسجد میں) تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند یا اونگھ کے غلبہ کی وجہ سے

www.alahazratnetwork.org

يُصَلِّ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

رات کو نماز (تہجد) نہ پڑھتے تو دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو تو دو ہلکی رکعتوں کے ساتھ اپنی نماز شروع کرے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ اَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ چنانچہ میں آپ کے دروازے یا خیمے کی چوکھٹ سے تکیہ لگا کر کھڑا ہو گیا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں نہایت طویل پڑھیں، پھر چار مرتبہ دو، دو رکعتیں پڑھیں، ہر پچھلی دو رکعتیں پہلی دو کی نسبت سے مختصر ہوتیں۔ پھر آپ نے وتر پڑھے اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيْدَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا۔
ام المومنین نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں تیرہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (پہلے) چار پڑھتے اور تو ان کی عمدگی اور لمبائی کے بارے میں مت پوچھ پھر چار رکعتیں پڑھتے وہ بھی نہایت عمدہ

www.alahazratnetwork.org

رضی الله عنها قلت یا رسول الله صلی الله علیک وسلم أتنام قبل أن توتر فقال یا عائشة (رضی الله عنها) إن عینیّ تنامان ولا ینام قلبی.

عن عائشة رضی الله عنها أن رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی من اللیل إحدی عشرة رکعة یوتر منها بواحدة فإذا فرغ منها اضطجع علی شقه الأیمن.

وعنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل تسع رکعات.

عن حذیفة بن الیمان رضی الله عنه أنه صلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من اللیل قال فلما دخل فی الصلوة قال الله أکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة قال ثم قرأ البقرة ثم رکع فکان رکوعه نحوا من قیامه وکان یقول سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم ثم رفع رأسه فکان قیامه نحوا من رکوعه وکان یقول لربی الحمد لربی الحمد ثم سجد فکان سجوده نحوا من قیامه وکان یقول سبحان ربی الأعلی سبحان ربی الأعلی ثم رفع رأسه فکان ما بین السجدتین نحوا من السجود وکان یقول رب اغفر لی حتی قرأ البقرة وآل عمران والنساء والمائدة أو الأنعام شعبة

اور دراز ہوتی تھیں پھر تین رکعتیں پڑھتے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وتر پڑھنے سے قبل آرام فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے (یعنی دو رکعتوں کے ساتھ تیسری رکعت ملا کر وتر بناتے نہ یہ کہ صرف ایک رکعت ادا کرتے) جب آپ فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (یعنی کبھی کبھی)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں (حضرت حذیفہ) نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے نماز شروع کی تو فرمایا "اللہ بہت بڑا ہے جو بادشاہت، حکومت بڑائی اور بزرگی والا ہے"

پھر آپ نے سورہ بقرہ تلاوت فرمائی اور قیام جتنا رکوع فرمایا آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھتے تھے۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر رکوع کے برابر قومہ کیا اور "لربی الحمد" بار بار پڑھا۔

پھر آپ نے قیام جیسا سجدہ کیا آپ سجدے میں "سبحان ربی الاعلی" پڑھتے تھے۔ پھر سر انور اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان سجدے جیسا جلسہ فرمایا اور آپ "رب اغفرلی" پڑھتے رہے۔ پھر آپ نے سورہ بقرہ، آل عمران، النساء، مائدہ یا سورۂ انعام تلاوت فرمائی۔ حضرت شعبہ (راوی) کو شک ہے کہ سورہ مائدہ تھی یا سورۂ

www.alahazratnetwork.org

الَّذِیْ شَکَّ فِی الْمَائِدَۃِ وَالْاَنْعَامِ۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاٰیَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَیْلَۃً۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ لَیْلَۃً مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَزَلْ قَائِمًا حَتّٰی ھَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قِیْلَ لَہٗ وَمَا ھَمَمْتَ بِہٖ قَالَ ھَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَدَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَءُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَءَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ شَقِیْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِہٖ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَلَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَءَ وَھُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَءَ وَھُوَ جَالِسٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ جَالِسٌ۔

عَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سُبْحَتِہٖ قَاعِدًا وَیَقْرَاُ بِالسُّوْرَۃِ

انعام۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی (نماز تہجد میں) قرآن پاک کی ایک آیت بار بار تلاوت فرماتے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی، آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے ایک نامناسب ارادہ فرمایا؛ آپ نے جواب دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا رہنے دوں اور خود بیٹھ جاؤں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی حالت میں قراءت فرماتے اور تیس چالیس آیات کا اندازہ قراءت رہ جاتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے۔

پھر رکوع اور سجدہ فرماتے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے۔

٭　٭　٭

حضرت عبداللہ ابن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو رات کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور کبھی اتنا ہی وقت بیٹھ کر جب آپ کھڑے کھڑے قراءت فرماتے تو اسی صورت میں رکوع اور سجدہ کے لیے بھی جاتے اور جب بیٹھ کر قراءت فرماتے تو رکوع وسجدہ بھی اسی

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے اور (کوئی) سورۃ نہایت ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ سورت اپنے سے لمبی سورتوں سے بھی بڑھ جاتی۔

www.alahazratnetwork.org

وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلِ مِنْهَا.

(یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں (نفل نماز) اکثر بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کاشانۂ مبارکہ میں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھیں۔

❖ ❖ ❖

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِيْ قَالَ اَيُّوْبُ اُرَاهُ قَالَ خَفِيْفَتَيْنِ.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب صبح ہوتی اور موذن اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔ ایوب (راوی) کہتے کہ میرے خیال کے مطابق حضرت نافع نے "خفیفتین" یعنی ہلکی سی بھی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِرَكْعَتَيِ الْغَدَاةِ وَلَمْ اَرَاهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی نماز) سے یاد ہے کہ آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہ (آپ کی ہمشیرہ) رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو رکعتیں بھی بیان کیں لیکن میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

••••••••••••••

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ آپ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء

www.alahazratnetwork.org

وَالْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ.

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاقَ مِنَّا ذٰلِكَ صَلّٰى فَقَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى أَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

کے بعد اور دو رکعتیں صبح سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ (راوی کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (عاصم کہتے ہیں) ہم نے کہا جو ہم میں سے پڑھ سکے گا پڑھے گا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا جب سورج ادھر (مشرق) میں اس طرح ہوتا جس طرح عصر کے وقت ادھر (مغرب) میں ہوتا ہے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب سورج ادھر مشرق میں، اس طرح ہوتا جس طرح۔ ظہر کے وقت ادھر (مغرب میں) ہوتا ہے تو آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ آپ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے ہر دو رکعتوں کے درمیان (مقرب فرشتوں، انبیاء کرام اور ان کے متبعین مسلمانوں اور ایمانداروں پر) اسلام کے ساتھ جدائی کرتے۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

باب ۱۴۱ نماز چاشت

عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت یزید رشک سے مروی کہ میں نے حضرت معاذ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت ادا فرماتے تھے آپ (ام المومنین رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ہاں! چار رکعتیں! جتنی زیادہ اللہ چاہتا، ادا فرماتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، چاشت کے وقت چھ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا أَخْبَرَنِيْ أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا

حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا، کے کسی نے نہیں بتایا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن آنحضرت

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے آپ نے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں اتنی مختصر پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اس وقت کے علاوہ اس طرح پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ رکوع اور سجدہ پورا فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهِ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز پڑھتے تھے۔ انھوں نے فرمایا نہیں (پڑھتے تھے) البتہ جب سفر سے واپس تشریف لائیں (تو پڑھتے تھے)

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) اس کثرت سے نماز چاشت ادا فرماتے کہ ہم سمجھتے اب کبھی نہیں ترک فرمائیں گے اور (کبھی اس طرح) چھوڑ دیتے کہ ہم سمجھتے (شاید) اب نہیں پڑھیں گے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْمِنُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّكَ تُدْمِنُ هٰذِهِ الْأَرْبَعَ الرَّكَعَاتِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَآءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰى تُصَلَّى الظُّهْرُ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ قُلْتُ أَفِيْ كُلِّهِنَّ قِرَآءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے وقت چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمیشہ زوال شمس کے وقت چار رکعتیں پڑھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا کہ سورج ڈھلنے کے وقت آسمان کے دروازے کھلتے ہیں (یعنی قبولیت کا وقت ہے) اور نماز ظہر تک بند نہیں ہوتے (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میری کوئی بڑی نیکی اوپر کو (خدا کے حضور) چڑھے۔ میں نے عرض کیا، کیا ہر رکعت میں قرأت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہاں! پھر میں نے عرض کیا کیا ان کے درمیان سلام

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَآءِ فَأُحِبُّ أَنْ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں (نفل) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی اچھا عمل اوپر

بَعْدَهَا لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ.

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا عِنْدَ الزَّوَالِ وَيَمُدُّ فِيهَا.

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنْ

کو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے اور فرماتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے وقت (بعد) یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اس میں کافی دیر فرماتے تھے۔

باب ۴۲ گھر میں نفل۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بارے میں، گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا (یعنی گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں) آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے پھر بھی میں مسجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں البتہ اگر فرض نماز ہو۔ (یعنی فرض نماز ہو تو مسجد میں پڑھنا بہتر ہے اور نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔)

باب ۴۳ روزے رکھنا

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس قدر مسلسل روزے رکھتے کہ ہم خیال کرتے (شاید اب) روزے ہی رکھتے جائیں گے اور کبھی (اس طرح مسلسل) افطار فرماتے کہ ہم سمجھتے (شاید اب نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان شریف کے علاوہ کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم،

www.alahazratnetwork.org

الشهر حتى نرى أن لا يريد أن يفطر منه ويفطر منه حتى نرى أن لا يريد أن يصوم منه شيئا وكنت لا تشاء أن تراه من الليل مصليا إلا رأيته مصليا ولا نائما إلا رأيته نائما.

کبھی (کسی مہینے میں اس تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ ہمیں گمان ہوتا شاید اب (آپ کا) افطار کا ارادہ نہیں اور کبھی مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور اگر (اے مخاطب!) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہے تو اسی حالت میں دیکھے گا اور آرام فرمانے کی حالت میں دیکھنا چاہے تو آرام فرماہی۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول ما يريد أن يفطر منه ويفطر حتى نقول ما يريد أن يصوم وما صام شهرا كاملا منذ قدم المدينة إلا رمضان.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) مسلسل روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم سمجھتے اب نہیں چھوڑیں گے اور کبھی (مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور آپ نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان کے علاوہ کبھی بھی پورا مہینہ روزے نہ رکھے۔

عن أم سلمة رضي الله عنها قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين إلا شعبان ورمضان.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ کبھی دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا (شعبان کے مہینے میں اکثر اور رمضان کے مہینے میں کل روزے)۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم في شهر أكثر من صيامه في شعبان كان يصوم شعبان إلا قليلا بل كان يصوم كله.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا، آپ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزے رکھتے (ام المومنین نے اکثر پر کل کا حکم دیا)۔

عن عبد الله رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلاثة أيام وقل ما كان يفطر يوم الجمعة.

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور بہت کم جمعۃ المبارک کا روزہ چھوڑتے۔

عن معاذة قالت قلت لعائشة رضي الله عنها أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم ثلاثة أيام من كل شهر قالت نعم قلت من أيه كان يصوم قالت كان لا يبالي من أيه صام.

حضرت معاذہ کہتی ہیں میں نے (ام المومنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کن دنوں میں؟ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں کی تعیین کی پرواہ نہیں کرتے تھے (یعنی جن

www.alahazratnetwork.org

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ قصداً رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان شریف سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیر اور جمعرات کو اعمال (خداوند تعالیٰ کے حضور) پیش کئے ہوتے ہیں پس (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثَّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے، ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور کسی مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا يَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةُ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دورِ جاہلیت میں قریش، عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (بھی) آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ (لیکن) جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو رمضان ہی فرض رہا اور عاشورہ (کا فرض روزہ) چھوڑ دیا گیا۔ جس نے چاہا عاشورہ کا روزہ (نفلی) رکھا اور جس نے چاہا نہ رکھا۔ (یعنی عاشورہ

عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن (روزہ رکھنے کے لیے) مقرر فرمایا؟

مِنَ الْاَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهٗ دِيْمَةً وَاَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْقُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ امْرَاَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبُّ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ.

عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِيْمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ.

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَاكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَبَدَاَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَاَلَ وَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهٖ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوْعِهٖ وَيَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک دائمی ہوتا تھا اور تم میں سے کون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح (عبادت کی) طاقت رکھتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ (اس وقت) میرے پاس ایک عورت تھی۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت ہے (یعنی نام لیا) جو رات بھر نہیں سوتی (یعنی عبادت کرتی ہے)، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ہی عمل کرو جتنی طاقت رکھتے ہو۔ قسم بخدا! اللہ تعالیٰ تنگ نہیں پڑتا (ثواب دینے میں) یہاں تک کہ تم (عمل سے) تنگ آجاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو زیادہ پسند کرتے تھے جس کا کرنے والا اس پر ہمیشہ قائم رہے (یعنی عمل چاہے تھوڑا ہو لیکن ہمیشہ کیا جائے، زیادہ پسندیدہ ہے)

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ ترین عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جس عمل کو ہمیشہ کیا جائے چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ نے مسواک کی، وضو فرمایا اور پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، میں بھی آپ کے ہمراہ کھڑا ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ اور پھر سورہ بقرہ کے ساتھ قرأت شروع کی جب آپ کسی آیت رحمت پر پہنچتے تو ٹھہر جاتے اور رحمت کا سوال کرتے اور جب آیت عذاب پر پہنچتے تو پناہ مانگتے پھر آپ نے بقدر قیام رکوع فرمایا اور پڑھا "حکومت، بادشاہت بڑائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے" پھر آپ نے بقدر رکوع، سجدہ فرمایا اور پڑھا "حکومت، بادشاہت بڑائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے" پھر آپ نے دوسری رکعت میں، سورہ آل

www.alahazratnetwork.org

وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَءَ اٰلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَةً سُوْرَةً يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا.

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَءُ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً.

عمران پڑھی پھر (تیسری رکعت میں) سورۃ النساء اور (چوتھی رکعت میں) سورہ مائدہ پھر (باقی رکعتوں میں) آپ اسی طرح کرتے (یعنی پہلی رکعت کی طرح رکوع و سجود ہوتا)

باب۴۴ قرآت فرمانا

حضرت یعلی بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآت مبارکہ کے بارے میں پوچھا پس انہوں نے سنا کر ام المومنین رضی اللہ عنہا صاف صاف اور جدا جدا حروف (کی) قرآت بیان فرمانے لگیں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حروف کو جدا جدا کرکے پڑھتے تھے)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ حسب ضرورت (حروف کو) کھینچ کر پڑھتے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن پاک (کی آیات) جدا جدا کرکے پڑھتے، فرماتے "الحمد للہ رب العالمین" پھر وقف فرماتے اور پھر "الرحمٰن الرحیم" پھر آپ وقف فرماتے اور پڑھتے۔ "مالک یوم الدین"

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرآت فرماتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ دونوں طرح پڑھتے تھے کبھی آپ آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تعریف کے لائق ہے جس نے دین کے معاملے میں وسعت رکھی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِيْ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رات کے وقت (اپنے گھر کی) چھت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت سنا کرتی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقْرَءُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَقَرَءَ وَرَجَّعَ قَالَ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ لَوْ لَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لَاَخَذْتُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ الصَّوْتِ اَوْ قَالَ اللَّحْنِ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اونٹنی پر دیکھا آپ پڑھ رہے تھے " اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ الخ (بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ سبب آپ کے پہلے اور بعد والوں کے گناہوں کو بخش دے) آپ خوش آوازی سے قرأت فرماتے عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں (میرے استاد) معاویہ بن قرہ نے فرمایا اگر مجھے لوگوں کے جمع ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو تمہیں اسی آواز میں (یا کہا اسی لہجے میں) سنانا شروع کرتا۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا اِلَّا حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ لَا يُرَجِّعُ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو خوبصورت اور خوش آواز بنا کر بھیجا اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) خوب رو اور خوش آواز تھے۔ اور آپ قرأت میں (ہمیشہ) خوش الحانی نہیں فرماتے تھے۔ یعنی خوش الحانی سے پڑھنا آپ کی عادت مبارکہ نہیں تھی بلکہ کبھی کبھی آپ اس طرح پڑھتے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت (اتنی بلند ہوتی) کہ صحن میں بیٹھا ہوا آدمی سن لیتا حالانکہ آپ گھر کے اندر نماز پڑھ رہے ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بُكَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۴۵ آنسو مبارک

عَنْ مُطَرِّفٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت مطرف اپنے والد ماجد عبداللہ بن شخیر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمُلَانِ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيْهِمْ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ

پاس حاضر ہوا آپ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینہ مبارک سے ہنڈیاں کے جوش کی طرح رونے کی آواز آرہی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں دوسرے آدمی سے سننا چاہتا ہوں۔ پھر میں نے سورۂ نساء پڑھی اور جب میں "وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا" پر پہنچا (فرماتے ہیں) تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک دن سورج کو گہن لگ گیا (تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی (اتنا لمبا قیام کیا کہ) آپ رکوع کرنے والے نہیں معلوم ہوتے تھے، پھر آپ نے رکوع فرمایا (اور اتنا لمبا رکوع فرمایا) گویا کہ آپ رکوع سے سر انور نہیں اٹھائیں گے پھر نہایت لمبا قومہ کیا، اور پھر سجدہ فرمایا تو اس میں کافی دیر ٹھہرے رہے۔ دونوں سجدوں کے درمیان نہایت لمبا جلسہ فرمانے کے بعد آپ نے دوسرا سجدہ فرمایا (اور اس میں اتنی دیر ٹھہرے) گویا کہ آپ سجدہ سے سر مبارک نہیں اٹھائیں گے۔ سجدے کی حالت میں آپ کراہنے اور رونے لگے اور دعا فرمائی "اے میرے پروردگار! کیا تو نے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ جب تک میں ان میں ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ اے میرے پروردگار! کیا تیرا وعدہ نہیں کہ جب تک یہ لوگ بخشش مانگتے رہیں گے تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ (اے اللہ!) ہم تجھ سے بخشش کے طلب گار ہیں جب آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی تو سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ

www.alahazratnetwork.org

لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب ان کو گرہن لگے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پناہ چاہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً لَهٗ تَقْضِيْ فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبْكِيْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرَاكَ تَبْكِيْ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ اَبْكِيْ اِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِنَّ نَفْسَهٗ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کو جو نزع کی حالت میں تھی بغل میں لیا۔ اور پھر اپنے سامنے رکھ دیا۔ (چنانچہ) آپ کے سامنے ہی وہ انتقال فرما گئیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا (صدمے کی وجہ سے چیخ پڑیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ کے رسول کے سامنے روتی ہے ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ نہیں رو رہے آپ نے فرمایا میں رو نہیں رہا بے شک یہ (آنسو) رحمت ہیں اور یقیناً مومن تو ہر حال میں بھلائی پر ہوتا ہے۔ بے شک اس کی جان دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکال جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ وَعَيْنَاهُ تُهْرَاقَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کو بوسہ بھی دے رہے تھے اور رو بھی رہے تھے یا (راوی نے کہا) آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا قَالَ انْزِلْ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات جماع نہ کیا ہو۔ (تو) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اترو! پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر میں اترے (اور انہیں) دفن کیا۔

www.alahazratnetwork.org

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ.

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِكِ قَالَتْ مِنْ اٰدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ وَ سُئِلَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِكِ قَالَتْ مِسْحًا نَثْنِيْهِ ثِنْيَتَيْنِ فَيَنَامُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ لَوْ ثَنَيْتُهُ أَرْبَعَ ثِنْيَاتٍ كَانَ أَوْطَأَ لَهُ فَثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مَا فَرَشْتُمُوْنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ اِلَّا اَنَّا ثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ قُلْنَا هُوَ اَوْطَأُ لَكَ قَالَ رُدُّوْهُ لِحَالِهِ الْاُوْلٰى فَاِنَّهُ مَنَعَتْنِي وَطَاءَتُهُ صَلٰوتِيَ اللَّيْلَةَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَاضُعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ

باب ۴۶ بستر مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس بستر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے وہ چمڑے کا تھا۔ اور اس میں کھجور کی مونجھ بھری ہوئی تھی۔

حضرت جعفر بن محمد (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے حجرہ مبارکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسا تھا، ام المومنین نے فرمایا چمڑے کا بنا ہوا گدا تھا اور اس میں کھجور کی مونجھ بھری ہوئی تھی۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے ہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایک ٹاٹ تھی جس کو ہم دوہرا کر لیا کرتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرماتے۔ ایک رات میں نے سوچا کہ اگر میں اس ٹاٹ کی چار تہہ کر دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ نرم ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس کو چار تہہ کر دیا۔ صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے رات کو کونسا بستر بچھایا تھا (آپ فرماتی ہیں) ہم نے کہا بستر تو وہی تھا لیکن ہم نے اسکی چار تہیں کر دی تھیں (کیونکہ ہمارے خیال میں وہ آپکے لئے زیادہ نرم ہے) آپ نے فرمایا اسے پہلی حالت پر ہی بدل دو کیونکہ اسکی نرمی نے مجھے رات تہ

باب ۴۷ انکساری فرمانا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اس طرح (حد سے) نہ بڑھاؤ، جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو حد سے بڑھایا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، لہذا مجھے "اللہ کا بندہ"

وَرَسُوْلُهٗ.

اور اس کا رسول کہو۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِي فِي أَيِّ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ شِئْتِ أَجْلِسْ إِلَيْكِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے آپ سے ایک کام ہے آپ نے فرمایا تو مدینہ طیبہ کے جس راستہ میں چاہے چل کر بیٹھ میں بھی وہاں بیٹھتا ہوں۔ (یعنی جہاں چاہے مجھے اپنی ضرورت سے آگاہ کر دے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرْضٰى وَيَشْهَدُ الْجَنَائِزَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ مِنْ لِيْفٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت فرماتے جنازوں میں تشریف لے جاتے دراز گوش پر سوار ہوتے اور غلام کی (بھی) دعوت قبول فرماتے۔ (جنگ) بنی قریظہ کے دن آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے جس کی رسی اور پالان کھجور کی مونجھ کے تھے۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى إِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْإِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيْبُ وَلَقَدْ كَانَ لَهٗ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی اور کئی دن کی باسی پرانی چکنائی کی دعوت دی جاتی تو (بھی) قبول فرما لیتے آپکی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی لیکن آپ نے وصال فرمانے تک اسکو چھڑانے کے لئے کچھ نہ پایا (یہ فقر اختیاری کی شان تھی)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ لَا تُسَاوِي أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر جس پر ایک کمبل پڑا ہوا تھا، حج فرمایا، اس کمبل کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی۔ آپ نے دعا فرمائی "اے اللہ! اس کو ایسا حج بنا دے جس میں ریاکاری اور نمائش نہ ہو۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانُوْا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا حضرت انس فرماتے ہیں پھر بھی (جب) صحابہ کرام آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔

www.alahazratnetwork.org

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ أَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْتَهِيْ أَنْ يَّصِفَ لِيْ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ الْحَسَنُ فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا ثُمَّ حَدَّثْتُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ قَدْ سَبَقَنِيْ إِلَيْهِ فَسَأَلَهٗ عَمَّا سَأَلْتُهٗ عَنْهُ وَوَجَدْتُّهٗ قَدْ سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ مَدْخَلِهٖ وَعَنْ مَخْرَجِهٖ وَشَكْلِهٖ فَلَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُ أَبِيْ عَنْ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى مَنْزِلِهٖ جَزَّأَ دُخُوْلَهٗ ثَلٰثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْءًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءًا لِأَهْلِهٖ وَجُزْءًا لِنَفْسِهٖ ثُمَّ جَزَّأَ جُزْءَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَكَانَ مِنْ سِيْرَتِهٖ فِيْ جُزْءِ الْأُمَّةِ إِيْثَارُ أَهْلِ الْفَضْلِ بِإِذْنِهٖ وَقَسْمُهٗ عَلٰى قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِي الدِّيْنِ فَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ فَيَتَشَاغَلُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ کے بارے میں پوچھا، آپ (ہند بن ابو ہالہ) حلیہ مبارکہ سے زیادہ واقف تھے اور میں چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ کے بارے میں کچھ بیان کریں، انہوں (ہند بن ابی ہالہ) نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ذلیشان معزز تھے، اور آپ کا چہرہ مبارک چودہویں کے چاند کے طرح چمکتا تھا۔ پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کردی (مکمل حدیث صفوف پر گزر چکی ہے۔) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدت دراز تک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے چھپانے کے بعد (ایک مرتبہ) میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ (امام حسین رضی اللہ) پہلے ہی ان (اپنے ماموں ہند) سے پوچھ چکے ہیں اور جو کچھ مجھے معلوم ہوا اس سے وہ بھی آگاہ ہو چکے ہیں۔ (اور مجھے یہ معلوم ہوا) کہ انہوں نے اپنے والد ماجد (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے، باہر جانے اور آپ کے طور طریقوں کے بارے میں پوچھ لیا ہے۔ اور کوئی بات بھی (بلا تحقیق) نہیں چھوڑی، امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے والد ماجد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے (کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو اپنے گھر کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے ایک حصہ اللہ تعالیٰ (کی عبادت) کے لئے ایک حصہ گھر والوں کے (حقوق کی ادائیگی کے لئے) اور ایک حصہ اپنی ذات کے لئے پھر اپنا حصہ اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرماتے پس (اپنے فیوض و برکات) خاص صحابہ کرام کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچا دیتے اور ان سے کوئی چیز روک کر نہ رکھتے امت کے حصہ (وقت) میں آپکی عادت مبارکہ تھی کہ علم وفضل والوں کو (گھر کے اندر آنیکی) اجازت

www.alahazratnetwork.org

بِهِمْ وَيُشْغِلُهُمْ فِيْمَا يُصْلِحُهُمْ
وَالْأُمَّةَ مِنْ مَسْئَلَتِهِمْ عَنْهُ وَ
إِخْبَارِهِمْ بِالَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَ
يَقُوْلُ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ
وَأَبْلِغُوْنِيْ حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ
إِبْلَاغَهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سُلْطَانًا
حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ إِبْلَاغَهَا
ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَلَا يُذْكَرُ عِنْدَهُ إِلَّا ذٰلِكَ وَلَا
يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرَهُ يَدْخُلُوْنَ
رُوَّادًا وَلَا يَفْتَرِقُوْنَ إِلَّا عَنْ
ذَوَاقٍ وَيَخْرُجُوْنَ أَدِلَّةً يَعْنِيْ
عَلَى الْخَيْرِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ
مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيْهِ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْزُنُ لِسَانَهُ إِلَّا فِيْمَا
يَعْنِيْهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ
وَيُكْرِمُ كَرِيْمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيْهِ
عَلَيْهِمْ وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ
مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطْوِيَ عَنْ أَحَدٍ
مِنْهُمْ بِشْرَهُ وَلَا خُلُقَهُ وَيَتَفَقَّدُ
أَصْحَابَهُ وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي
النَّاسِ وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيْهِ
وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيُوَهِّيْهِ مُعْتَدِلُ
الْأَمْرِ غَيْرَ مُخْتَلِفٍ وَلَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ
أَنْ يَغْفُلُوْا أَوْ يَمِيْلُوْا لِكُلِّ حَالٍ
عِنْدَهُ عَتَادٌ وَلَا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ
وَلَا يُجَاوِزُهُ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ مِنَ
النَّاسِ خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ

فرماتے اور انکی دینی فضیلت کے اعتبار سے ان پر وقت تقسیم فرماتے۔ ان میں سے کسی کی ایک ضرورت ہوتی، کوئی دو ضرورتوں والا ہوتا، اور کسی کی بہت سی حاجتیں ہوتیں۔ آپ ان (کی ضروریات) میں مشغول ہوتے اور ان کو انکی اپنی اور باقی امت کی اصلاح سے متعلق کاموں میں مشغول رکھتے۔ ان سے ان کے مسائل کے بارے میں پوچھتے اور ان کے مناسب حال ہدایات فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، حاضر کو غائب تک رشتے ہوئے مسائل پہنچانے چاہئیں اور میرے پاس ایسے آدمی کی ضرورت بھی پہنچایا کرو جو خود نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کی حاجات، کسی صاحب اختیار کے پاس پہنچاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہی ضروریات کا ذکر کیا جاتا تھا۔ آپ اسکے خلاف (یعنی فضول بات) قبول نہیں فرماتے تھے۔ لوگ آپ کے پاس (علم وفضل) کی چاہت لے کر آتے اور جب واپس جاتے تو (علم وفضل کے علاوہ) کھانا وغیرہ بھی کھا کر جاتے اور بھلائی کے راہ نما بن کر جاتے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (اپنے والد ماجد سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لے جانے (کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو صرف بامقصد کلام کے لئے استعمال فرماتے صحابہ کرام کو باہم محبت سکھاتے اور ان کو جدا نہ ہونے دیتے، آپ ہر قوم کے معزز آدمی کی عزت کرتے اور اسے ان پر حاکم مقرر کرتے لوگوں کو (عذاب الٰہی سے) ڈراتے اور ان سے اپنی حفاظت فرماتے لیکن اس کے باوجود ہر ایک سے خندہ روئی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ اپنے صحابہ کرام کے حالات دریافت کرتے اور لوگوں کے حالات بھی معلوم فرماتے رہتے۔ آپ اچھے کو اچھا سمجھتے اور اس کی تائید فرماتے، برے کو برا سمجھتے اور اسے ذلیل و کمزور کرتے۔ آپ ہمیشہ میانہ روی اختیار فرماتے، اور صحابہ کرام سے بے خبر نہ رہتے کہ کہیں وہ

www.alahazratnetwork.org

أَعَمُّهُمْ نَصِيحَةً وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَمُوَازَرَةً قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ وَإِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَأْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ لَا يَحْسِبُ جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ أَوْ فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ عَنْهُ وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثَى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِينَ بَلْ كَانُوا يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ.

غافل یا سست نہ ہو جائیں۔ آپکے پاس ہر حالت کے لئے مکمل سامان ہوتا۔ آپ نہ تو حق سے قاصر رہتے اور نہ آگے بڑھتے (یعنی حق پر رہتے) لوگوں میں بہترین افراد آپ کے ہم نشین ہوتے۔ جو لوگوں کا زیادہ خیر خواہ ہوتا وہ آپ کے نزدیک افضل ہوتا اور جو شخص لوگوں پر زیادہ احسان کرتا اور ان سے اچھا برتاؤ کرتا، آپکے نزدیک وہ بڑے مرتبے والا ہوتا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان سے (اپنے والد ماجد سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ کے مجلس مبارک کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے جب آپ کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی تشریف رکھتے اور اسی بات کا حکم بھی فرماتے ہر بیٹھنے والے کو اس کا حق دیتے (یعنی سب سے برابر پیش آتے) کوئی بیٹھنے والا یہ نہ سمجھتا کہ اس سے کوئی زیادہ باعزت ہے۔ جب کوئی شخص آپکے پاس بیٹھتا یا آپ سے گفتگو کرتا تو جب تک وہ خود نہ چلا جاتا آپ اس کے پاس بیٹھے رہتے اور جو آپ کے سامنے اپنی ضرورت پیش کرتا آپ اسکی حاجت پوری فرماتے یا نرمی سے جواب دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش مزاجی اور حسن اخلاق عام تھا چنانچہ آپ لوگوں کے لئے باپ کی طرح تھے اور تمام لوگوں کے حقوق آپکے نزدیک برابر تھے آپکی مبارک مجلس، صبر و بار کا حیا، صبر، اور امانت کی مجلس ہوتی تھی، نہ تو وہاں آوازیں بلند ہوتیں اور نہ ہی کا (معزز) لوگوں کی عزتوں پر عیب لگایا جاتا۔ اس مجلس مبارک کی غلطیاں (بالفرض کسی سے کچھ بھی ہو جائے) پھیلائی نہیں جاتی تھیں (اہل مجلس آپس میں برابر ہوتے تھے، (ایک دوسرے پر فخر نہیں کرتے تھے) صرف تقویٰ کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے۔ (اہل مجلس) عاجزی کرتے، بڑوں کی عزت کرتے اور چھوٹوں پر رحم کرتے، حاجتمندوں کو ترجیح دیتے اور مسافر کے حقوق کا خیال رکھتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا پایہ "تحفۃً" دیا جائے تو میں قبول کروں اور اگر اس کی دعوت (بھی) دی جائے تو (پھر) بھی قبول کروں۔

www.alahazratnetwork.org

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ ہی ترکی گھوڑے پر، بلکہ پیدل تشریف لائے جو آپکی تواضع کا واضح ثبوت ہے۔

عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْسُفَ وَأَقْعَدَنِيْ فِيْ حِجْرِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِيْ۔

حضرت عبداللہ بن سلام کے صاحبزادے حضرت یوسف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا اور مجھے اپنی گود میں بٹھا کر میرے سر پر دست اقدس پھیرا۔ (یعنی بچپن میں)

◆ ◆ ◆

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَقَطِيْفَةٍ كُنَّا نَرٰى ثَمَنَهَا أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ لَا سُمْعَةَ فِيْهَا وَلَا رِيَاءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر (جو اونٹنی پر تھا) اور ایک کمبل پر (جو اس پالان پر تھا) جس کی قیمت ہمارے خیال میں چار درہم تھی، حج فرمایا جب آپ اونٹنی پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا میں ایسے حج کے لئے پکارتا ہوں جو شہرت اور نمائش سے پاک ہے۔

◆ ◆ ◆

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهٗ ثَرِيْدًا عَلَيْهِ دُبَّاءٌ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) يَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِيْ طَعَامٌ أَقْدِرُ عَلٰى أَنْ يُصْنَعَ فِيْهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپ کے سامنے ثرید (روٹی اور گوشت) جس میں کدو (بھی) لاکر رکھے (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کدو لے لے کر کھاتے (کیونکہ) آپ کدو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ثابت فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد جب بھی میرے لئے کھانا تیار کیا جائے تو میں جہاں تک ممکن ہوتا اس میں کدو ڈالتا ہوں۔

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر یلو معمولات کے بارے میں پوچھا گیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے

فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَيَحْلِبُ شَاتَهٗ وَيَخْدِمُ نَفْسَهٗ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا اُحَدِّثُكُمْ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكُنَّا اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِيْثِهٖ عَلٰى اَشَرِّ الْقَوْمِ يَتَاَلَّفُهُمْ بِذٰلِكَ وَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِيْثِهٖ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنِّيْ خَيْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَا خَيْرٌ اَوْ اَبُوْبَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَا خَيْرٌ اَمْ عُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَا خَيْرٌ اَمْ عُثْمَانُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

فرمایا آپ انسانوں میں ایک انسان تھے اپنے کپڑوں میں خود جوئیں دیکھتے، بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے کام خود کرتے (آپ نہایت پاکیزہ تھے اسکے باوجود جوئیں دیکھنا اسوجہ سے تھا کہ کہیں سے لگ گئی ہو۔

باب ۴۸ اخلاق حسنہ

حضرت خارجہ بن زید (بن ثابت) رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ چند آدمی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ کے حالات مبارکہ بتائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں کیا بتاؤں، میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔ اور جب (آپ پر) وحی نازل ہوتی مجھے بلا بھیجتے اور میں (وحی) لکھ لیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر کرتے، جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ان باتوں میں شریک ہو جاتے پس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تمام سیرت تم سے بیان کرتا ہوں۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے شریر آدمی کی طرف بھی متوجہ ہوتے اور اس سے باتیں کرتے تاکہ اس (طریقے) سے ان کا دل (نیکیوں کی طرف) نرم ہو جائے، اور آپ میری طرف توجہ فرماتے اور باتیں کرتے یہاں تک کہ میں اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرتا۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا میں بہتر ہوں یا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا! ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا میں بہتر ہوں یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا! عمر بن خطاب! میں نے پوچھا کیا میں بہتر ہوں یا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، آپ نے فرمایا عثمان غنی! چونکہ میرے پوچھنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی بات بتادی (اس لئے) کاش! میں آپ سے نہ پوچھتا (آنحضرت

www.alahazratnetwork.org

قَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَدَقَنِيْ فَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ سَأَلْتُهُ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكَادُ يُوَاجِهُ أَحَدًا بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ لَوْ قُلْتُمْ لَهُ يَدَعُ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَ

صلی اللہ علیہ کا حسن سلوک ہر ایک سے برابر تھا اس لئے ہر آدمی یہی سمجھتا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ مقرب ہوں)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دس سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے، آپ نے مجھے کبھی "اُف" تک نہیں فرمایا نہ کسی کام کے کرنے پر مجھے فرمایا کہ تو نے کیوں کیا؟ اور نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کہ تو نے کیوں چھوڑا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے زیادہ ملائم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی نہ تو ریشم ملا کپڑا، نہ خالص ریشمی کپڑا اور نہ دوسری کوئی چیز، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے نہیں سونگھی نہ کوئی مشک اور نہ ہی کوئی عطر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جس (کے کپڑوں) پر زعفران کا (کچھ) رنگ تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو (بھی) منہ پر ایسے بات نہیں فرماتے تھے جو اسے ناپسند ہو (اس لئے) جب وہ چلا گیا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم اسے اس زردی کے چھوڑنے کا کہتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعی طور پر فحش کہنے والے تھے، اور نہ بہ تکلف فحش گو تھے، (اسی طرح) آپ بازاروں میں چلانے والے بھی نہیں تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ معاف کردیتے

www.alahazratnetwork.org

يَصْفَحُ

اور درگزر فرماتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کے اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا۔ اور آپ نے نہ تو کسی خادم کو پیٹا، اور نہ ہی کسی عورت کو۔

* * *

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِيْ ذٰلِكَ غَضَبًا وَلَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات پر ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، جب تک کہ اللہ تعالےٰ کے محارم کو نہ توڑا جائے (یعنی شریعت کی خلاف ورزی) اور جب اللہ تعالےٰ کے محارم کو توڑا جاتا (یعنی شرعی پابندیوں سے کوئی تجاوز کرتا) تو اس بارے میں (سب سے) زیادہ غضب ناک ہو جاتے اور جب آپ کو دو کاموں میں (سے ایک کا) اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار فرماتے (بشرطیکہ) وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ وَأَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر (گھر) آنے کی اجازت مانگی، میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھی آپ نے فرمایا (یہ) اپنے قبیلے کا بڑا بیٹا اور بڑا بھائی (بُرا) ہے) پھر آپ نے اجازت فرمائی، اور جب وہ داخل ہو تو آپ نے نہایت نرمی سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) پہلے تو آپ نے وہ بات فرمائی اور پھر نرمی سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) بیشک لوگوں میں سے وہ شخص زیادہ شریر ہے جس کو لوگ اس کی بدزبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

www.alahazratnetwork.org

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَأَلْتُ أَبِيْ عَنْ سِيْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُلَسَائِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا صَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مُشَاحٍ يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِيْ وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ وَلَا يُجِيْبُ فِيْهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ الْمِرَاءِ وَالْإِكْبَارِ وَمَا لَا يَعْنِيْهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يُعِيْبُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيْمَا رَجَا ثَوَابَهُ وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ وَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا لَا يَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ الْحَدِيْثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ أَنْصَتُوْا لَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ حَدِيْثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيْثُ أَوَّلِهِمْ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُوْنَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيْبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِيْ مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ حَتّٰى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ وَيَقُوْلُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوْهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلٰى أَحَدٍ حَدِيْثَهُ حَتّٰى يَجُوْزَ فَيَقْطَعَهُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد (رضی اللہ عنہ) سے ہم نشینوں کے بارے میں حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کشادہ رو، نرم خو، نرم مزاج رہتے تھے، آپ نہ بدخو تھے، نہ سخت دل، نہ چلّانے والے، نہ بدگو، نہ عیب جو اور نہ ہی تنگی کرنے والے، آپ جس چیز کی خواہش نہ رکھتے، اس سے خود تو چشم پوشی فرماتے لیکن دوسروں کو مایوس نہ کرتے اور خود اس کی دعوت قبول نہ فرماتے۔ آپ نے اپنے آپ کو تین چیزوں، جھگڑے، تکبر اور بے مقصد باتوں سے دور رکھا ہوا تھا اور تین (ہی) چیزوں کو لوگوں سے بچا رکھتے (یعنی) نہ تو کسی کی برائی کرتے نہ کسی کو عیب لگاتے اور نہ (ہی) کسی کا عیب تلاش کرتے۔ آپ صرف وہی کلام کرتے جن میں ثواب کی امید رکھتے، جب آپ گفتگو فرماتے آپکے ہم نشین سر جھکا لیتے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے (بیٹھے ہوئے) ہیں اور جب آپ خاموش ہو جاتے تو (اہل مجلس) گفتگو کرتے اہل مجلس آپکے سامنے کسی بات پر نہ جھگڑتے اور جب کوئی شخص آپ کے سامنے (آپ کی اجازت سے) بات کرتا تو باقی لوگ خاموش رہتے جب تک کہ وہ فارغ نہ ہو جاتا۔ ان سب کی گفتگو آپکے نزدیک پہلے آدمی کی گفتگو کیطرح ہی ہوتی (یعنی سب کی گفتگو ایکطرح سماعت فرماتے) جس بات سے باقی لوگ ہنستے آپ بھی تبسم فرماتے اور جس بات پر دوسرے تعجب کرتے آپ بھی متعجب ہوتے کسی اجنبی آدمی کی (سوال کرنے میں) بدتمیزی اور بیباکی کو برداشت فرماتے یہانتک کہ صحابہ کرام پردیسی آدمیوں کو آپکے پاس لے آتے تاکہ انکی بے تکلف گفتگو سے وہ بھی فائدہ اٹھائیں آپ فرمایا کرتے تھے جب کسی حاجتمند کو طلب حاجت میں دیکھو تو اسے دیدیا کرو آپ اپنی تعریف صرف اسی آدمی سے قبول کرتے جو احسان کے بدلے میں تعریف کرتا۔ آپ کسی کی گفتگو کو نہ کاٹتے البتہ اگر وہ حد سے بڑھ جاتا

www.alahazratnetwork.org

بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَإِذَا لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ أَنْ يُعْطِيَهٗ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَإِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ أَعْطَيْتَهٗ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) أَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ

تو اسے روک دیتے یا اٹھ کر تشریف لے جاتے۔

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی (بھی) کسی چیز کے مانگنے پر "لا" (یعنی نہیں") نہیں فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں سب سے بڑھ کر سخی تھے، اور آپ کی یہ سخاوت رمضان کے مہینے میں سب سے زیادہ ہوتی تھی۔ آپ کے پاس (رمضان شریف میں) حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے اور آپ انکو قرآن پاک سناتے، جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کے وقت آپ تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز جمع کر کے نہیں رکھتے تھے،

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر کچھ مانگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس وقت) میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے نام پر خرید لو جب میرے پاس کچھ آئے گا تو ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) (ایک بار) آپ اس کو دے چکے ہیں اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بنایا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات پسند نہ آئی، ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ خرچ فرمائیں اور عرش والے سے محتاجی کا فکر نہ کریں (اس پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ

www.alahazratnetwork.org

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِیْ وَجْھِہٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ قَالَ بِھٰذَا اُمِرْتُ۔

وسلم مسکرا اٹھے اور انصاری کی اس بات سے آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَاَجْرٍ زُغْبٍ فَاَعْطَانِیْ مِلْأَ کَفِّہٖ حُلِیًّا وَذَھَبًا۔

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیع (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوروں اور چھوٹے چھوٹے بالوں والے خربوزوں کا ایک تھال لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے مجھے مٹھی بھر کر زیورات اور سونا دیا۔

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّۃَ وَیُثِیْبُ عَلَیْھَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَیَآءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۴۹ حیاء مبارک

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَآءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِیْ خِدْرِھَا وَکَانَ اِذَا کَرِہَ شَیْئًا عُرِفَ فِیْ وَجْھِہٖ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے والی) کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء فرماتے تھے اور جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے آثار آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہو جاتے۔

عَنْ مَّوْلًی لِعَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَ قَالَتْ عَآئِشَۃُ مَا نَظَرْتُ اِلٰی فَرْجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک (آزاد کردہ) غلام سے روایت ہے کہ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے (کبھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر کی طرف نظر نہیں کی یا آپ نے فرمایا میں نے (کبھی بھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کی طرف نہیں دیکھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حِجَامَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۵۰ سنگی لگوانا

عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ کَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُوْ طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ.

علیہ وسلم نے ابوطیبہ (غلام) سے سنگی لگوائی اور اس کے لئے دو صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا۔ نیز آپ نے انکے مالکوں سے سفارش کرکے کچھ خراج (جو اس نے اپنے مالک کو دینا ہوتا تھا) کم کروایا اور آپ نے فرمایا بے شک تمہارا بہترین علاج سنگی لگوانا ہے یا (فرمایا) تمہاری بہترین دوا سنگی لگوانا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَمَرَنِيْ فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ.

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور میں نے آپ کے حکم پر سنگی لگانے والے کو اجرت دی۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَظُنُّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ.

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن مبارک کی دو جانب کی رگوں میں اور دونوں کندھوں کے درمیان سنگی لگوائی اور سنگی لگانے والے کو اجرت عطا فرمائی۔ اگر یہ (اجرت) حرام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَأَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلٰثَةُ آصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگانے والے کو بلایا اور پوچھا کہ تمہارے ذمہ کتنا خراج ہے! اس نے کہا تین صاع (صاع ناپنے کا ایک پیمانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسکے مالک سے سفارش فرماکر) ایک صاع کم کرادیا اور پھر اسکو اس کی اجرت (بھی) دیدی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانب کی رگوں اور کندھے میں سنگی لگوایا کرتے تھے اور آپ سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سنگی لگوایا کرتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَكٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام ملل میں بحالت احرام پاؤں کی پشت پر سنگی

عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ۔

گُزرائی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَسْمَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ۔

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا نَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ وَاَنَا الْمُقَفّٰی وَاَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِیُّ الْمَلَاحِمِ۔

باب۵۱ اسماءِ مبارکہ

حضرت محمد بن جبیرؓ اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے کئی نام (القاب) ہیں میرا نام "محمد" ہے "احمد" ہے اور میرا نام "ماحی" ہے کہ میرے ذریعے اللہ تعالےٰ کفر کو مٹا دے گا اور میرا نام "حاشر" ہے یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر (میرے بعد) اٹھائے جائیں گے اور میرا نام "عاقب" (سب سے پچھلا) ہے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تو آپ نے فرمایا (اے حذیفہ!) میں "محمد" اور "احمد" ہوں۔ نبی رحمت اور نبی توبہ ہوں اور میں مُقفّی (سب سے پیچھے آنے والا) ہوں، میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں نبی ملاحم (خدا کی راہ میں جنگ کرنے والا) ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عَیْشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بَطْنَهٗ۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ کُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ نَمْکُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا

باب۵۲ گزر اوقات

حضرت سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) کو فرماتے ہوئے سُنا (اے لوگو!) کیا تم اپنی پسند کے مطابق کھانے اور پینے کی چیزیں نہیں حاصل کرتے ہو۔ بے شک میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپکے پاس اتنی ردی کھجوریں بھی نہیں تھیں جن سے آپ سیر ہو جاتے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا، اضطراری نہ تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) ایک ایک مہینہ (گھر میں) آگ نہیں جلاتے تھے اور صرف کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہوتا تھا۔

www.alahazratnetwork.org

التَّمْرُ وَالْمَآءُ.

عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَیْنِ.

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَةٍ لَا یَخْرُجُ فِیْهَا وَلَا یَلْقَاهُ فِیْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْبَکْرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ یَا اَبَا بَکْرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ فِیْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِیْمِ عَلَیْهِ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَآءَ عُمَرُ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ یَا عُمَرُ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ الْجُوْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ) فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُّ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰی مَنْزِلِ اَبِی الْهَیْثَمِ بْنِ التَّیْهَانِ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ رَجُلًا کَثِیْرَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالشَّآءِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ خَدَمٌ فَلَمْ یَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهٖ اَیْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ انْطَلَقَ یَسْتَعْذِبُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں پر باندھے ہوئے ایک ایک پتھر سے کپڑا اٹھا کر دکھایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم مقدس سے کپڑا اٹھا کر دو پتھر (باندھے ہوئے) دکھائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی کوئی آپ سے ملاقات کرتا تھا۔ (یعنی معمول نہیں تھا) (اسی اثنا میں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! کیوں آئے ہو؟ عرض کیا (یارسول اللہ! صلے اللہ علیہ وسلم) آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اور اس لئے (تاکہ) آپ کی زیارت کروں اور سلام عرض کروں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی آنے کا سبب پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) بھوک کی وجہ سے آیا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بھی کچھ کچھ (بھوک) محسوس کی ہے پھر (تینوں حضرات) حضرت ابوالہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے، حضرت ابوالہیثم، بہت سی کھجوروں (درختوں) اور بکریوں کے مالک تھے (لیکن) آپ کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا۔ حضرت ابوالہیثم (اس وقت) گھر پر نہیں تھے چنانچہ ان کے بارے میں ان کی زوجہ محترمہ سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں حضرت ابوالہیثم تشریف لے آئے آپکے

ف:۔ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اہل بیت میں شامل ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

لَنَا الْمَآءَ فَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَآءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَآءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيْهِ بِاَبِيْهِ وَ اُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَآءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَآءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ

پاس ایک مشک تھی جس کو آپ نے بمشکل اٹھایا ہوا تھا۔ آتے ہی (پانی رکھ کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور عرض کرنے لگے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر ان تینوں حضرات کو اپنے باغ میں لے گئے، ان کے لئے فرش (کوئی کمبل وغیرہ) بچھایا پھر گئے اور کھجور کا ایک پورا خوشہ لاکر حاضر کر دیا نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان میں سے ہمارے لئے پختہ کھجوریں کیوں نہیں چن کر لایا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے چاہا کہ آپ خود حسب مرضی پختہ یا کچی کھجوریں منتخب فرمالیں پھر ان تمام حضرات نے کھجوریں کھائیں اور اس پانی میں سے پیا (جو وہ لائے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم بخدا! یہ ٹھنڈا سایہ، تازہ و عمدہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا پھر حضرت ابوالہیثم (گھر) تشریف لے جانے لگے تاکہ کھانا تیار کرکے لائیں تو (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے دودھ والی بکری ہرگز نہ ذبح کرنا چنانچہ انہوں نے بکری کا بچہ ذبح کیا (نر یا مادہ) پھر مہمانوں نے کھایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس خادم ہے؟ عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا (پھر کچھ عرصہ بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف دو غلام آئے جن کے ساتھ تیسرا نہیں تھا۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک پسند کرلو۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ خود ہی منتخب فرمالیں (اس پر) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جس آدمی سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہی ہوتا۔ تو اس (غلام) کو لے جا کیونکہ میں نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تجھے اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ پھر

www.alahazratnetwork.org

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَأَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ امْرَاَتُهٗ. مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ حَقَّ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِاَنْ تُعْتِقَهٗ قَالَ فَهُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ يُّوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ۔

حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے گھر جا کر اپنی زوجہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سنایا تو آپ کی بیوی نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے جو حقوق پورا کرنے کا حکم دیا ہے تم ہرگز پورے نہیں کر سکتے البتہ تم اسے آزاد کر دو (اس پر) حضرت ابوالہیثم نے فرمایا وہ آزاد ہے (یعنی آزاد کر دیا) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (خبر ملنے پر) فرمایا بیشک اللہ تعالٰی نے ہر نبی اور ہر خلیفہ کے لئے دو باطنی مشیر مقرر کئے ہیں ایک (باطنی) مشیر اس کو نیکی کا حکم دیتا ہے۔ اور برائیوں سے روکتا ہے، اور ایک (باطنی) مشیر، تباہ کرنے میں کمی نہیں کرتا۔ (اس لئے) جو شخص برے مشیر سے بچایا گیا وہ (ہر قسم کی برائیوں سے) محفوظ رکھا گیا۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ اَشْدَاقُنَا حَتّٰى اَنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ يُعَزِّرُوْنَنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ۔

حضرت قیس بن ابوحازم روایت کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں (اس امت میں) پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں (کسی کافر کا) خون بہایا اور اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والا (بھی) میں ہوں، میں اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت میں جہاد کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں صرف درختوں کے پتے اور خاردار درختوں کے پھل کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے اور جب ہم سے کوئی ایک تقاضائے حاجت کرتا تو بکری اور اونٹ کی طرح مینگنیاں باہر آتیں (اس کے باوجود) اب قبیلہ بنو اسد مجھ کو دین کے معاملے میں طعنہ دیتے ہیں (اگر ایسا ہے) تو پھر میں ضرور ہی نقصان میں ہوں اور میرے اعمال ضائع ہو گئے (معاذ اللہ یہ ممکن نہیں)۔

www.alahazratnetwork.org

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسٍ أَبِي الرُّقَادِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) وَقَالَ انْطَلِقْ أَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي أَقْصٰى أَرْضِ الْعَرَبِ وَأَدْنٰى بِلَادِ أَرْضِ الْعَجَمِ فَأَقْبَلُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوْا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوْا مَا هٰذِهٖ قَالُوْا هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوْا حَتّٰى إِذَا بَلَغُوْا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيْرِ فَقَالُوْا هٰهُنَا أُمِرْتُمْ فَنَزَلُوْا فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنِّيْ لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ أُولٰئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ أَمِيْرُ مِصْرٍ مِّنَ الْأَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

حضرت خالد بن عمیر اور شُوَیس (ابو الرقاد) (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو (لشکر کا سردار بنا کر) بھیجا اور فرمایا تم اور تمہارے ساتھی جاؤ اور جب سرزمین عرب کے آخر اور عجمی شہروں کے قریب پہنچو تو وہاں قیام کرو) پھر وہ تمام روانہ ہوئے اور جب مربد (جہاں اب بصرے کی بیرونی آبادی ہے) کے مقام پر پہنچے تو وہاں انہوں نے نرم و سفید پتھر پائے (وہاں کے لوگوں سے) پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ بصرہ (نامی پتھر) ہیں اور جب (دجلہ کے) چھوٹے پل کے برابر پہنچے تو (آپس میں) کہنے لگے تمہیں اسی جگہ کا حکم دیا گیا ہے پھر وہاں اتر گئے (پھر راوی نے سارا واقعہ بیان کیا) راوی کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت میں (پہلے) سات (مسلمانوں) میں سے ایک تھا۔ ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درختوں کے پتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے پھر مجھے ایک (گری ہوئی) چادر ملی جسے میں نے اپنے اور حضرت سعد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ (اور اب) ہم ساتوں کسی نہ کسی شہر کے حاکم ہیں اور ہمارے بعد آنے والے حاکموں کا تم تجربہ کرو گے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوْذِيْتُ فِي اللهِ وَمَا يُؤْذٰى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ إِبْطُ بِلَالٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا اور ستایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا اور ستایا گیا اور بیشک مجھ پر (ایک دفعہ) تیس دن اور رات ایسے بھی گزرے کہ میرے اور حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھائے، صرف اتنی چیز جو حضرت بلال کی بغل میں آ جائے (یعنی سی تھوڑی سی چیز)

www.alahazratnetwork.org

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَجْتَمِعْ عِنْدَهٗ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰی ضَفَفٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْاَیْدِیْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں صبح یا شام کبھی بھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوتے مگر ہاں جب ضفف اجماع ہو حضرت عبداللہ کہتے بعض اہل لغت کے نزدیک "ضفف" سے مراد ہاتھوں کی کثرت ہے (یعنی کئی آدمیوں کا مل کر کھانا)

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِیَاسٍ الْهُذَلِیِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَنَا جَلِیْسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِیْسُ وَاِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ یَوْمٍ حَتّٰی اِذَا دَخَلْنَا بَیْتَهُ دَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَاُوْتِیْنَا بِصَحْفَةٍ فِیْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا یُبْكِیْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَشْبَعْ هُوَ وَاَهْلُ بَیْتِهٖ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ فَلَا اُرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَیْرٌ لَّنَا.

حضرت نوفل بن ایاس ہذلی کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہما) ہمارے ہم مجلس تھے۔ اور یہ بہترین ہم نشین تھے ایک دن وہ ہمیں اپنے ساتھ لے آئے جب گھر میں داخل ہوئے، غسل کیا اور پھر باہر تشریف لائے۔ پھر ہمارے پاس گوشت اور روٹی کا (ملا ہوا) بڑا پیالہ لایا گیا۔ جب پیالہ رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رو پڑے میں نے کہا اے ابو محمد! آپ کیوں روئے؟ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں وصال فرمایا کہ (کبھی) آپ اور آپ کے اہل بیت نے جو کی (روٹی) (بھی) پیٹ بھر کر نہیں کھائی پس میں نہیں خیال کرتا کہ ہم جس (خوش حالی) کے لئے پیچھے چھوڑے گئے ہیں وہ ہمارے لئے بہتر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۳ عمر مبارک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَكَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ سَنَةً یُوْحٰی اِلَیْهِ وَبِالْمَدِیْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبوت ملنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے۔ اور ترلیٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی

www.alahazratnetwork.org

(رضی اللہ عنہما) انہ سمعہ یخطب قال مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلاث وستین وابو بکر وعمر (رضی اللہ عنہما) وانا ابن ثلاث وستین سنۃ.

اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترلیسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور اسی عمر میں حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا بھی انتقال ہوا۔ اور اب میں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) بھی ترلیسٹھ برس کا ہوں۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مات وھو ابن ثلاث وستین سنۃ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ترلیسٹھ برس کی عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن خمس وستین.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ سال کی عمر میں ہوا (پیدائش اور وصال کے سالوں کو ملاکر ورنہ ترلیسٹھ سال)

عن دغفل بن حنظلۃ رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبض وھو ابن خمس وستین سنۃ.

حضرت دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔

عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن انس بن مالک رضی اللہ عنہما انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر و بالابیض الامہق ولا بالآدم ولا بالجعد القطط ولا بالسبط بعثہ اللہ تعالی علی راس اربعین سنۃ فاقام بمکۃ عشر سنین وتوفاہ اللہ تعالی علی راس ستین سنۃ ولیس فی راسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ بیضاء.

حضرت ربیعہ بن ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ تو بہت لمبا تھا اور نہ ہی بہت پست اور آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید (بغیر سرخی کے) تھا اور نہ بالکل گندم گوں (سیاہی مائل) تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے چالیس برس کی عمر میں آپ نے اعلانِ نبوت فرمایا پھر دس برس مکہ مکرمہ میں رہے دس سال مدینہ طیبہ میں اور پھر ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوگیا (عربی دستور کے مطابق کسر کو ذکر نہیں کیا گیا ورنہ آپ کی عمر مبارک ترلیسٹھ برس تھی) اور (وصال کے وقت) آپکے سرِ انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

www.alahazratnetwork.org

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهٖ كَأَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَكَادَ النَّاسُ أَنْ يَضْطَرِبُوْا فَأَشَارَ إِلَى النَّاسِ أَنِ اثْبُتُوْا وَأَبُوْبَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) يَؤُمُّهُمْ وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِيْ أَوْ قَالَتْ إِلَى حِجْرِيْ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُوْلَ فِيْهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ قَالَ عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب۵۳ وصال مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں نے آخری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس وقت دیکھا جب آپ نے سوموار کے دن (کھڑکی سے) پردہ ہٹایا میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا (تو ایسا معلوم ہوا) گویا کہ قرآن پاک کا ایک ورق ہے۔ اس وقت صحابہ کرام، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے قریب تھا کہ لوگوں میں حرکت پیدا ہوتی، آپ نے انھیں (اپنی جگہ) ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی امامت فرما رہے تھے پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اسی دن پچھلے پہر آپ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے یا (آپ نے فرمایا) میری گود سے ٹیک لگایا ہوا تھا۔ آپ نے پیشاب فرمانے کے لیے ایک برتن منگوایا اور اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر (کچھ دیر بعد دعا مانگتے مانگتے) آپ کا وصال مبارک ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا آپ اس میں دست مبارک ڈالتے اور چہرۂ انور پر ملتے پھر آپ نے دعا مانگی "اے اللہ! موت کی سختیوں پر یا آپ نے فرمایا) موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے کسی کی آسانی موت پر رشک نہیں آتا جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وصال کے وقت ان کی تکلیف دیکھ چکی ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ ادْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام میں آپ کے دفن کے معاملے میں اختلاف ہوا اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا ہے۔ جو مجھے (ابھی تک) نہیں بھولا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا وصال اسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے (لہذا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بستر ہی کی جگہ دفن کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَوَضَعَ فَمَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى سَاعِدَيْهِ وَقَالَ وَانَبِيَّاهُ وَاصَفِيَّاهُ وَاخَلِيْلَاهُ.

حضرت ابن عباس اور ام المومنین حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نے اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان اور اپنا ہاتھ آپ کی دونوں کلائیوں پر رکھا اور فرمایا ہائے نبی! ہائے برگزیدہ! ہائے دوست! (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا مِنَ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (انوار نبوت سے) ہر چیز روشن ہوگئی اور جس دن آپ کا وصال مبارک ہوا ہر چیز تاریک ہوگئی اور ابھی ہم نے (مرقد انور کی) مٹی مبارک سے ہاتھ جھاڑے بھی نہیں تھے اور ہم تدفین میں ہی مصروف تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی حالت بدلی معلوم ہوئی (شدت غم کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار کے دن ہوا۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت جعفر روایت کرتے ہیں کہ میرے

www.alahazratnetwork.org

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَثَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثُّلٰثَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهٗ سُمِعَ صَوْتُ الْمَسَاحِيْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ.

والد حضرت امام باقر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ سوموار کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا پھر اس دن اور منگل کی رات (انتظام خلافت وغیرہ کی وجہ سے) توقف کے بعد آئندہ رات (بدھ کی رات) آپ کو دفن کیا گیا سفیان (راوی) کہتے ہیں کہ امام باقر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ رات کے آخری حصہ میں کدالوں کی آواز سنی گئی۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے صاحبزادے حضرت ابوسلمہ (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک سوموار کو ہوا، اور منگل کو تدفین ہوئی۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَوْ قَالَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّ اَبِيْ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِذَا قَامَ ذٰلِكَ الْمَقَامَ بَكٰى فَلَا يَسْتَطِيْعُ فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَهٗ قَالَ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ اَوْ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ قَالَ فَاُمِرَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال میں غشی طاری ہوئی پھر آپ کو صحت ہوئی تو فرمایا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا ہاں یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ پر دوبارہ غشی طاری ہو گئی۔ پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو پوچھا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ حاضرین نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا حضرت بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں! (اس پر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے والد نرم دل ہیں جب وہ اس جگہ کے مقام (انور پر) کھڑے ہوں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ کیا اچھا ہوتا آپ کسی اور کو حکم فرماتے! پھر آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو پھر! فرمایا بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو (ازواج مطہرات) یوسف

بِلَالٌ فَاَذَّنَ وَاُمِرَ اَبُوْبَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً فَقَالَ انْظُرُوْا لِيْ مَنْ اَتَّكِئُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ بَرِيْرَةُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاتَّكَاَ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَهَبَ لِيَنْكُصَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ اَنْ يَّثْبُتَ مَكَانَهٗ حَتّٰى قَضٰى اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَّذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفِيْ هٰذَا قَالَ وَكَانَ النَّاسُ اُمِّيِّيْنَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهٗ فَاَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالُوْا يَا سَالِمُ انْطَلِقْ اِلٰى صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهُ فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَتَيْتُهٗ اَبْكِيْ دَهِشًا فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ لِيْ اَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَّذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفِيْ هٰذَا فَقَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَجَاءَ هُوَ وَالنَّاسُ قَدْ دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ السلام والی عورتوں کی مثل ہو راوی کہتے ہیں پھر حضرت بلال کو کہا گیا تو انہوں نے اذان پڑھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام پایا تو فرمایا میرے لیے ایسا شخص دیکھ لاؤ جس کا میں سہارا لوں چنانچہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) بریرہ اور ایک مرد آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا سہارا لیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے (لیکن) آپ نے اشارے سے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی۔ پھر رسول اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر کسی سے میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ لوگ لکھے پڑھے نہیں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ان کے پاس کوئی نبی بھی نہیں آیا تھا (اس لیے) لوگ (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے پر اس بات سے رک گئے پھر صحابہ کرام نے کہا اے سالم! جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار کو بلا لاؤ (آپ فرماتے ہیں) میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے میں حیرانگی (کی حالت) میں رو رہا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا؟ میں نے عرض کیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی سے یہ بات نہ سنوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا ورنہ میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو! چنانچہ میں آپ کے ہمراہ آیا اس وقت لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اندر) داخل ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

فقال یا ایها الناس افرجوا لی فافرجوا له فجاء حتی اکب علیه ومسه فقال انک میت وانهم میتون ثم قالوا یا صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم اقبض رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم فعلموا ان قد صدق قالوا یا صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم انصلی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم قالوا وکیف قال یدخل قوم فیکبرون ویدعون ثم یخرجون ثم یدخل قوم فیکبرون ویصلون ویدعون ثم یخرجون حتی یدخل الناس فقالوا یا صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم ایدفن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم قالوا این قال فی المکان الذی قبض الله فیه روحه فان الله لم یقبض روحه الا فی مکان طیب فعلموا ان قد صدق ثم امرهم ان یغسله بنو ابیه واجتمع المهاجرون یتشاورون فقالوا انطلق بنا الی اخواننا من الانصار ندخلهم معنا فی هذا الامر فقالت الانصار منا امیر ومنکم امیر فقال عمر بن الخطاب

اے لوگو! مجھے راستہ دو چنانچہ انہوں نے آپ کو راستہ دے دیا۔ آپ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر جھکتے ہوئے اسے چھوا اور پھر آپ نے آیت پڑھی "بے شک آپ بھی وصال فرمانے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں" پھر صحابہ کرام نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں! چنانچہ انہیں معلوم ہوگیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا اے یار غار رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم رسول اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھیں آپ نے فرمایا ہاں (پڑھو) پوچھا کیسے؟ آپ نے فرمایا ایک جماعت (اندر) داخل ہو تکبیریں کہیں دعا کریں درود شریف پڑھیں اور باہر آجائیں۔ پھر دوسری جماعت داخل ہو تکبیریں کہیں دعا کریں اور درود شریف پڑھتے ہوئے باہر آجائیں یہاں تک کہ (تمام) لوگ فارغ ہو جائیں۔ پھر صحابہ کرام نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفنایا جائے گا آپ نے فرمایا ہاں! پھر پوچھا کہاں؟ آپ نے فرمایا اس جگہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک کو قبض فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک، پاک جگہ پر قبض فرمائی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو معلوم ہوگیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے خاص برادری والے غسل دیں۔ ادھر مہاجرین جمع ہوکر (خلافت کے بارے میں) باہم مشورہ کرنے لگے۔ پھر انہوں نے (مہاجرین نے) آپ سے عرض کیا کہ آپ ہمارے ساتھ انصار بھائیوں کے پاس چلیں۔ تاکہ ہم ان کو بھی مشورہ میں شریک کریں۔ (جب وہاں گئے تو) انصار نے کہا ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ لَهٗ مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلٰثِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ يَدَهٗ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيْلَةً۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاكَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ اِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ اَحَدًا اَلْوَفَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطٌ لِاُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ

ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کس شخص میں یہ تین صفات ہیں (جو قرآن کی آیت میں مذکور ہیں) وہ دو میں سے دوسرا تھے جب وہ دونوں غار میں تھے جب انہوں نے اپنے ساتھی سے فرمایا غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔" پھر آپ نے فرمایا وہ دو کون ہیں؟ (یعنی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا اور ان کی (حضرت صدیق اکبر) بیعت کی اور لوگوں نے (شرائط خلافت کے لحاظ سے) نہایت عمدہ اور اچھی بیعت کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت (طبعی) تکلیف (جیسا کہ آپ کے شایاں شان تھی) پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہائے تکلیف! (یعنی آپ کو کس قدر تکلیف ہے) (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہیں آئے گی۔ تیرے والد ماجد کے پاس وہ چیز (موت) حاضر ہوئی جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ اب قیامت کے دن ملاقات ہوگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جس کے دو فرط (نابالغ بچے جو مر جائیں اور ماں باپ صابر شاکر ہوں) ہوں اسے اللہ تعالیٰ ان کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت سے وہ شخص جس کا ایک ہی نابالغ بچہ مر گیا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ہاں جس کا ایک نابالغ فوت شدہ بچہ ہوں (وہ بھی جنتی ہے) ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت میں سے جس کا ایک بھی بچہ فوت شدہ نہ ہو تو آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے لیے ذریعۂ نجات ہوں انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچتی جتنی مجھے پہنچتی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ فَقَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ وَلٰكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ.

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا جَاءَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَخْتَصِمَانِ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ أَنْتَ كَذَا أَنْتَ كَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَسَمِعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَالِ نَبِيٍّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ إِنَّا لَا نُورَثُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

باب ۵۵ وارثت

حضرت عمرو بن حارث، جو حضرت جویریہ (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) کے بھائی تھے اور انھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل تھا، فرماتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے وقت) صرف اپنے ہتھیار، خچر اور کچھ زمین چھوڑی جسے آپ نے (راہ خدا میں) ...

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا، (امیر المومنین) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپ کا وارث کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد (اس پر) خاتون جنت نے فرمایا (تو پھر) میں اپنے والد ماجد کی وارث کیوں نہیں ہوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہو سکتا (یعنی نبی کا وارث نہیں ہوتا) پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی خبر گیری کرتا رہوں گا جس کی خبر گیری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے اور جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے رہے، میں بھی خرچ کرتا رہوں گا۔

حضرت ابو البختری فرماتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما (خلافت فاروقی میں) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ دونوں ایک دوسرے سے فرما رہے تھے تو ایسا ہے، تو ایسا ہے! (اس پر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے البتہ جو اس نے (دوسروں کو) کھلا یا پلایا بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا۔ اس حدیث میں اور بھی واقعہ ہے۔

www.alahazratnetwork.org

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمَؤُنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری وراثت درہم اور دینار تقسیم نہیں ہوتے ہیں۔ اپنی ازواج مطہرات کے اخراجات اور اپنے عامل (خلیفہ) کے مصارف کے بعد جو کچھ بھی چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَجَآءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْشُدُكُمْ بِالَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا (اسی اثناء میں) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے (اور پھر) حضرت علی مرتضٰی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی آپس میں جھگڑتے ہوئے تشریف لے آئے ان سے (حاضر صحابہ کرام سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں (اور پوچھتا ہوں) جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں، صدقہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے۔ اے اللہ! ہاں (ہم جانتے ہیں) اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا قَالَ وَاَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ ہی بکریاں اور اونٹ (چھوڑے) (راوی کہتے مجھے شک ہے کہ (شاید آپ نے) غلام اور لونڈی کے بارے میں بھی فرمایا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

باب ۵۶ خواب میں زیارت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

www.alahazratnetwork.org

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من رآني في المنام فقد رآني فإن الشيطان لا يتمثل بي.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رآني في المنام فقد رآني فإن الشيطان لا يتصور أو قال لا يتشبه بي.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میری شبیہ نہیں بن سکتا نہیں اپنا سکتا یا۔ (راوی کو شک ہے کہ)

عن أبي مالك الأشجعي عن أبيه رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رآني في المنام فقد رآني.

حضرت ابومالک اشجعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (واقعی) مجھے ہی دیکھا۔

عن عاصم بن كليب قال حدثني أبي أنه سمع أبا هريرة (رضي الله عنهم) يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رآني في المنام فقد رآني فإن الشيطان لا يتمثلني قال أبي فحدثت به ابن عباس رضي الله عنهما فقلت قد رأيته الحسن بن علي رضي الله عنهما فقلت شبهته به فقال ابن عباس رضي الله عنهما إنه كان يشبهه.

حضرت عاصم بن کلیب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا (عاصم بن کلیب فرماتے ہیں) میرے والد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی۔ اور (یہ بھی) کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا ہے) اور آپ کو حضرت حسن بن علی کے مشابہ پایا (اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے۔

عن يزيد الفارسي رضي الله عنه وكان يكتب المصاحف قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام زمن ابن عباس رضي الله عنهما فقلت لابن عباس رضي الله عنهما إني رأيت رسول الله صلى

حضرت یزید فارسی رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پھر یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِيْ فَمَنْ رَآنِيْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِيْ هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَنْعَتَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِيْ رَأَيْتَهُ فِي النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ أَنْعَتُ لَكَ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرُ إِلَى الْبَيَاضِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الضَّحِكِ جَمِيْلُ دَوَائِرِ الْوَجْهِ قَدْ مَلَأَتْ لِحْيَتُهُ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ قَدْ مَلَأَتْ نَحْرَهُ قَالَ عَوْفٌ وَلَا أَدْرِيْ مَا كَانَ مَعَ هٰذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْيَقَظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هٰذَا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِيْ يَعْنِيْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِيْ قَالَ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

فرمایا کرتے تھے کہ شیطان میرے مشابہ نہیں ہو سکتا، (اس لیے) جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ (پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) کیا تو اس شخص کا حلیہ بیان کر سکتا ہے جسے تو نے خواب میں دیکھا۔ انہوں نے عرض کیا ہاں میں بیان کرتا اس کا جسم اور گوشت دو آدمیوں کے درمیان کا جسم تھا (نہ بہت فربہ نہ بہت پتلا نہ بہت لمبا اور نہ ہی بہت پست) گندم گوں سفیدی مائل رنگ سرگیں آنکھیں، دلپسند مسکراہٹ خوشنما کناروں والا چہرہ اور کانوں کے درمیانی حصے اور سینے کو پُر کرنے والی داڑھی حضرت عوف (راوی) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان صفات کے علاوہ اور کیا بیان کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تم بیداری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تو ان صفات سے زیادہ نہ بیان نہ کر سکتے۔

(یعنی واقعی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک ہے۔

حضرت ابن شہاب زہری اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ حضرت ابوقتادہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا یعنی واقعی مجھ ہی کو دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مثال نہیں بن سکتا۔ اور (یہ بھی) فرمایا کہ مومن کی خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

٭　٭　٭

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے

www.alahazratnetwork.org

قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ اِذَا ابْتُلِیْتَ بِالْقَضَاءِ فَعَلَیْکَ بِالْاَثَرِ.

ہیں میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ جب تو قاضی (منصف) بنایا جائے تو تجھے حدیث کی اتباع لازم ہے۔

عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ.

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ احادیث مبارکہ دین ہیں پس تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو۔ (یعنی دین دار اور دیانتدار آدمی سے حدیث لینی چاہیئے)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین کے وسیلہ جلیلہ سے آج بتاریخ ۳ رستمبر ۱۹۸۱ء ترمذی شریف کا ترجمہ مکمل ہوا۔

والحمد للہ علیٰ ذٰلک

بندہ نابکار: محمد صدیق ہزاروی متوطن موضع چھرہ ڈاک خانہ چھترپٹہ تحصیل و ضلع مانسہرہ (ہزارہ)

حال: مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور۔

www.alahazratnetwork.org

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ هَانِئٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءَى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ قَالَ لَنَا عَلَى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْحَسَنَاتِ وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ حِينَ الْكَرِيهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيمَ قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِينُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نماز فجر کے وقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی یہاں تک کہ قریب تھا ہم سورج کو دیکھ لیتے استنے میں آپ جلدی جلدی تشریف لائے، نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ سلام پھیرنے کے بعد ہمیں باواز بلند فرمایا اپنی صفوں پر ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا۔ فرمایا میں رات کو اٹھا، وضو کیا اور جس قدر نماز میرے لیے مقدر تھی پڑھی، نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتی کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی، اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے عرض کیا اے میرے رب! حاضر ہوں۔ فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں (اپنے آپ) نہیں جانتا تین مرتبہ کہا۔ فرمایا پھر میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی۔ تو میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے اسے (ہر چیز کو) پہچان لیا پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے رب! فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا ”کفارات میں“، فرمایا وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نیک اعمال کی طرف چلنا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضو کرنا، فرمایا کس چیز میں؟ میں نے عرض کیا کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یوں دعا مانگو ”اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں، اور یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ (موت دے دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری محبت، اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی

www.alahazratnetwork.org

وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ هٰكَذَا ذَكَرَ الْوَلِيْدُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَائِشٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عبد الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَائِشٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور فرمایا یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جیسے ولید بن مسلم نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر روایت کیا انہوں نے فرمایا ہم سے خالد بن لجلاج نے عبدالرحمٰن بن عائش حضرمی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آگے حدیث ذکر کی اور یہ غیر محفوظ ہے۔ اسی طرح ولید نے اپنی روایت میں عبدالرحمٰن بن عائش سے نقل کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور بشر بن بکر نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے یہ حدیث اسی سند سے روایت کی کہ عبدالرحمٰن ابن عائش نے حضور علیہ السلام سے سنا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن عائش کو حضور علیہ السلام سے سماعت حاصل نہیں ہے۔ ؎۔

؎ بعض معاند ناشرین نے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ جو احادیث مبارکہ ان کے باطل معتقدات کے مطابق نہیں ہوتیں انہیں کتاب سے ہی نکال دیتے ہیں۔ چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کے ساتھ بھی یہی حشر ہوا۔ چونکہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کلی علمِ غیب کا ذکر تھا (اشارۃً) اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے ہر چیز کو پیشِ نظر کر دیا اور آپ کو ان اشیاء کا عرفان ہوا۔ لہٰذا اس حدیث کو متن سے نکال کر اولاً حاشیہ میں لایا گیا اور پھر بالکل ہی غائب کر دیا گیا جب کہ یہ حدیث ترمذی شریف کے متن میں موجود ہے۔ حوالہ کے لیے دیکھئے۔

(صحیح الترمذی لبشرح الامام ابی بکر ابن العربی المالکی مطبوعہ مصر جلد ۱۲ ص ۱۶۴ تا ۱۷۱، اور تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص ۱۷۴/۱۷۵) ۱۲ مترجم۔